ملت اسلامیہ کے اتحاد کا علمبردار

ماہنامہ خلافتِ راشدہ فیصل آباد

واہ مولا! کیسی سزا ہے قتل حسینؓ کی
اپنا ہی سینہ پیٹتے ہیں عقیدت کے نام پر

تمام پریشانیوں اور ہر قسم کی گمراہی کا ایک ہی حل

سیرۃ مصطفی ﷺ

عالمگیر دائمی نمونہٴ عمل

انسانی تاریخ کے سب سے بڑے جرنیل

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (سیف اللہ)

125 جنگوں میں ایک بار بھی شکست نہ کھائی

قومی اسمبلی کا اجلاس بلا کر ہمارا موقف سنا جائے!

قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی

شریعت میں روایت حدیث کا مقام

سفیر ختم نبوت

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

پاکستانی تاریخ کا انوکھا واقعہ

نامزد دہشت گرد اعلیٰ عدالت کا جج بن گیا

جماعتوں پر پابندی مسئلے کا حل نہیں

بچے یتیم کرا سکتے ہیں مشن نہیں چھڑوا سکتے

CamScanner

تاریخ ....   ممبرشپ نمبر ....

محترم مکرم جناب .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہم سب سے پہلے آپ کو پیغام شہداء ہر گھر تک پہنچانے کی مہم میں معاونت کرنے کا عہد کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے جان لیا ہے کہ شہداء کا یہ پیغام ماہنامہ **خلافت راشدہ** کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اس پیغام کو آپ اپنی طرف سے آپ جس طبقے تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ وہاں یہ نشان لگائیں ✓

- ⦿ اعلیٰ حکومتی عہدیداروں تک
- ⦿ قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران تک
- ⦿ ملک بھر کے پرائمری اور ہائی سکولوں کے اساتذہ تک
- ⦿ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیکچررز اور پروفیسروں تک
- ⦿ دینی مدارس کے مہتممین اور معلمین تک
- ⦿ ملک بھر کی سیاسی مذہبی جماعتوں کے ذمہ داروں تک

یا آپ خود پتہ جات فراہم کر کے وہاں یہ پیغام رسالہ پہنچانا چاہتے ہیں تو آپ اس فارم کے ساتھ تمام ایڈریس بھی منسلک کر دیں۔ **خلافت راشدہ** کا سالانہ ہدیہ فی کس -/180 روپے ہے۔

آپ کتنے لوگوں تک پیغام شہداء پہنچانا چاہتے ہیں۔ (1) (5) (10) (50) (100) انکی کل رقم بالترتیب -/180، -/875، -/1700، -/8250، -/16000 روپے بنتی ہے۔ یہ رقم آپ کس ذریعہ سے بھیج سکتے ہیں۔

(دستی) (منی آرڈر) (بینک ڈرافٹ) یا آپ چاہیں تو ہمارا نمائندہ آپ کے پاس رسید پہنچا کر رقم وصول کر سکتا ہے۔

آپ کا مثبت جواب آنے کے بعد ان تمام لوگوں کے ایڈریس بھی آپ کو بھیج دیئے جائیں گے جنہیں آپ کی طرف سے **خلافت راشدہ** جاری کیا جائے گا۔

میں .... پتہ ....
....

مبلغ .... روپے بذریعہ .... دینا چاہتا ہوں رقم ملنے پر مجھے رسید بھیج دیں۔

تاریخ ....   دستخط ....

CamScanner

کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ملت اسلامیہ کے اتحاد کا علمبردار

ماہنامہ

خلافت راشدہ

انٹرنیشنل

فیصل آباد پاکستان

Email- Khelafaterashida@yahoo.co.uk

جون 2005ء بمطابق جمادی الاوّل 1426ھ

شمارہ نمبر 6 ======== جلد نمبر 16

چیف ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود
tahirengr@hotmail.com 0300-7916396

ایڈیٹر
عثمان فاروق ضیاء
0300-6661452

آئینہ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	اسمبلی میں ہمارا موقف!	7
2	نامزد دہشت گرد	9
3	مشن نہیں چھوڑیں گے!	11
4	سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ!	15
5	وقائع صحابہ کرامؓ	21
6	سیدنا خالد بن ولیدؓ	27
7	جماعتوں پر پابندی!	33
8	کیا فرماتے ہیں علمائے دین!	31
9	حضرت مولانا منظور چنیوٹیؒ	37
10	سد سکندری	39
11	بے قصور قیدی	41
12	شریعت میں روایت حدیث	43

بیرونی ممالک میں نمائندگان

حافظ عبدالحمید (ایڈنبرا)
ابو عادل عبدالرشید (سوڈان)
عبدالرؤف گکھڑوی (دمام)
محمد ریاض صدیقی (ریاض)
راشد محمود (ساؤتھ افریقہ)
سرفراز خان (لندن)
سونیز خاں (نیویارک)

محمد بلال جھنگوی (جدہ)
ابو محمد عمر (دبئی)
قاری محمد طیب قاسمی (ہانگ کانگ)
محمد عمر توحیدی (اولڈہم)
امتیاز بھٹی (شکاگو)
سعد خاں (امریکہ)
عبداللطیف نعمانی (کینیڈا)

قیمت 16 روپے

سالانہ 180 روپے

بدل اشتراک سالانہ

متحدہ عرب امارات 125 درہم، امریکہ 35 ڈالر
سعودی عرب 125 ریال، برطانیہ 18 پونڈ

ترسیل زر و خط و کتابت کیلئے

دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ، فیصل آباد
Ph:041-640024.
Web: www.khelafat-e-rashida.com

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ "خلافت راشدہ" ریلوے روڈ، فیصل آباد سے شائع کیا۔

CamScanner

فرمانِ الٰہی

جو لوگ (صحابہ کرامؓ) ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ تمام مخلوق سے بہترین ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ابدالآباد تک ان میں رہیں گے۔ جو ان (صحابہ) سے خوش ہیں اور وہ اللہ سے خوش ہیں یہ (صلہ) ان کیلئے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے۔ (پارہ 20)

فرمانِ رسولؐ

حضورؐ نے فرمایا: لوگو! میرے صحابہؓ کی عزت کرنا کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں اور جس کو جنت کا وسط پسند ہو تو وہ صحابہؓ کی جماعت سے منسلک ہو جائے۔ اس لئے کہ الگ رہنے والے کے ہمراہ شیطان ہوگا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 554)

اصحابِ رسولؐ

خدائی فیصلہ

آپ نے دیکھا جن لوگوں نے صحابہ کرامؓ کو بیوقوف کہا اللہ تعالیٰ نے خود انہی کو بیوقوف اور احمق قرار دیا اس قرآنی اصول کا تقاضا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو ان کے مخالفین جن الفاظ سے یاد کریں گے۔ ہم ان کو انہی لفظوں میں پکاریں گے۔ یہ خدائی سنت اور مقتضائے قرآن ہے صحابہ کرامؓ کو قدیم روافض نے صرف بیوقوف کہا لیکن جدید روافض اور خمینی کے پیروکاروں نے ان مقدس ہستیوں کو کافر، منافق، مرتد، جہنمی، شیطان العیاذ باللہ دنیا کی غلط سے غلیظ ترین گالیاں دی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم شیعہ کو انہی الفاظ سے یاد کرتے ہیں ہمارا یہ انداز ذاتی یا اختراع شدہ نہیں بلکہ قرآنی اور خدائی ہے صحابہ کرامؓ کو برا کہنے سے خدا کا سارا دین باطل ہو جاتا ہے۔ آنے والے ان حالات سے خدا سے زیادہ کون واقف تھا۔ اس ہستی نے 1400 سو سال قبل ہی منافقین مدینہ اور روافض قدیم کے اعتراضات کو صرف اسی جامع پیرائے میں آخری نکتے تک پہنچا دیا ہے کہ اگر قرآن عظیم میں صرف یہی آیت صحابہ کرامؓ کی متعلق میں نازل ہوتی اور اس کے علاوہ کوئی حکم ان کے تقدس پر شاہد نہ بھی ہوتا تب بھی ان کی عظمت و تقدس میں اس خدائی حکم کے بعد کسی مزید تاکید کی ضرورت نہ تھی۔ (از: اسلام میں صحابہؓ کی آئینی حیثیت)

فکرِ جھنگوی شہیدؒ

شاہ ولی کیسے کرتو اکیلا ہوتا ہے اور کوئی نہیں ہوتا۔ جس نے ناموس اصحاب رسولؐ کے موضوع پر محنت کی وہ بولا اور بولنے کا حق ادا کیا؟ محنت کی بھی شاہ ولی اللہ نے اس نے بولنے کا حق ادا کیا؟ محنت کی تھی اس عنوان پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے اس نے تحفہ اثنا عشری لکھ کر حق کو وہاں شہیت دیا جہاں سے اس نے جنم لیا تھا، محنت کی تھی اس عنوان پر امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنوی نے اس نے رفض کو لوہے کے چنے چبوا دیئے۔ محنت کی بھی اس عنوان پر علامہ دوست محمد قریشی نے اس نے دنیائے رفض کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا۔ محنت کی اس عنوان پر علامہ عبدالستار تونسوی نے دنیا اس کی تصدیق کرتی ہے دنیا اس کے علم و فہم کو مانتی ہے تو جس نے اس موضوع کو چھیڑا اس نے آواز اٹھائی جس نے نہیں پڑھا اس کا اپنا جرم ہے۔ وہ کیوں آواز نہیں اٹھاتا جو جانتا ہے اسے تو بولنا چاہیے۔ (اقتباس: جرنیلی خطاب شعور، جواب شعور، مظفر گڑھ)

علامہ فاروقی شہیدؒ نے فرمایا

امام احمد بن حنبلؒ، امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت نانوتویؒ، حضرت شیخ الہندؒ، حضرت دین پوریؒ، حضرت درخواستیؒ اور حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کی روحیں آج خوش ہونگی کہ ہم نے ان کے مشن اور نصب العین کا سودا نہیں کیا اور دنیوی عیش و آرام کے لئے صحابہ دشمنوں اور بے نظیر حکومت کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ علماء دیوبند کی تاریخ پر دھبہ نہیں لگایا۔ ایک بھی د۔۔۔ اسلامی فرزند کو شرمندہ نہیں کیا ہے۔

پابہ زنجیر کردیا دار پہ کھینچا ہم کو
ہم نے ہر دور کے آمر سے بغاوت کی ہے

(جرنیلی خطاب سے اقتباس)

فرمودات مولانا اعظم طارق شہیدؒ

ہم جب اسمبلی میں گئے، ہم نے فوری طور پر ناموس صحابہ بل پیش کیا۔ اسمبلی میں تو میں اکیلا ہوں لیکن جب اخلاص ہو، مشن ہو کوئی آدمی کارکن ہو، پھر وہ تنہا بھی ہو تو جرأت جیسا ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے موقف کو اسمبلی میں پیش کیا۔ پچھلی قومی اسمبلی میں 35 آدمیوں نے بل پر دستخط کئے تھے اور جب بل قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو پورے ایوان نے اسے متفقہ طور پر پاس کیا لیکن اسمبلی ٹوٹ گئی۔ اب جب موجودہ اسمبلی آئی اور یہ بل جو پہلے چند سطروں پر مشتمل تھا آج تین صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تفصیلی بل کو جب ہم نے اسمبلی میں پیش کیا تو 75 اراکین اسمبلی نے اس پر دستخط کئے۔ رافضی انقلابیہ کے لوگو! انقلاب میں گھسے رافضیوں کے کمانڈر تم ہمارا راستہ کہاں کہاں روکو گے؟ عوام ہمارے ساتھ ہیں، خدا ہمارے ساتھ ہے، میدانوں کی جنگ بھی ہم جیت چکے ہیں، ایوانوں کی جنگ بھی ہم جیت چکے ہیں۔ (از خطاب حق نواز شہیدؒ کانفرنس)

قرآن پاک کی بے حرمتی......

انتہا پسندی کی انتہاء

امریکہ کے ایک بڑے اخبار نیوز ویک کی طرف سے امریکی فوجیوں کی قرآن پاک کی بے حرمتی کے انکشاف نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو غم زدہ ہی نہیں بلکہ مشتعل کر دیا ہے۔ ایک اور امریکی اخبار نیو یارک کی تعداد اشاعت میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا بھر میں توہین قرآن کے خلاف موجودہ احتجاجی تحریک کا سارا کریڈٹ تحریک انصاف کے سربراہ جناب عمران خان کو جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہی سب سے پہلے اس مسئلہ پر اسلام آباد میں پرہجوم پریس کانفرنس میں نیوز ویک کا شمارہ لہرا کر صدر پاکستان پرویز مشرف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کی طرف سے امریکہ کی حمایت کا یہ صلہ ہے جو ہمیں قرآن پاک کی توہین کی صورت میں دیا گیا ہے۔ پاکستان کے معروف دانشور اور آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے برملا کہا کہ امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن کی توہین صرف فوجیوں ہی کا کام نہیں بلکہ یہ ایک سوچی سمجھی پالیسی کا حصہ ہے۔ جس سے اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں کی مذہبی حمیت کا اندازہ لگانا چاہتی ہیں۔ قرآن پاک کی توہین امت مسلمہ کے لئے ٹیسٹ کیس ہے۔ جنرل صاحب کی بات کی اہمیت کا اندازہ توہین قرآن کے واقعات کے پے در پے انکشافات سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ توہین قرآن کے یہ واقعات صرف گوانتا موبے کے قید خانے میں ہی وقوع پذیر نہیں ہوئے بلکہ ایسے واقعات کے شواہد..... افغانستان کے قندھار کابل ایئرپورٹ اور کراچی کے قید خانوں سے بھی ملے ہیں۔ اس کے علاوہ گوانتا موبے سے رہائی پانے والے متعدد قیدیوں نے اس کی پوری تفصیلات بیان کر دی ہیں۔ جو پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے سارے میڈیا کے ذریعے نشر بھی کی جا چکی ہیں۔ قیدیوں نے انکشافات کرتے ہوئے کہا کہ امریکی فوجی ہمیں ذہنی اذیت دینے کے لئے قرآن پاک زمین پر رکھ کر اوپر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قرآن پاک کے نسخوں کو کٹر میں پھینک دیتے ہیں اور قرآن پھاڑ کر ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک کی یہ توہین دیکھ کر مسلمان قیدی لوہے کے جنگلوں کے ساتھ اپنے سر ٹکراتے ٹکراتے بے ہوش ہو جاتے لیکن امریکی فوجیوں کو ترس نہ آتا۔ امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن کی توہین کے انکشاف کے بعد امریکہ کی اخلاقی اقدار جو کہ پہلے ہی زمین بوس ہو چکی تھی اب مزید پستیوں کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ امریکہ نے پوری دنیا کو مسلمانوں کے خلاف انتہا پسندی کا پروپیگنڈہ کر کے جس روشن خیالی کا علم بلند کیا تھا اس کی حقیقت توہین قرآن کے واقعات سے دنیا کے سامنے ظاہر ہو چکی ہے۔ کیا انتہا پسندی کی تعریف یہی نہیں ہے کہ دوسروں کے جذبات کا احترام نہ رکھا جائے۔ امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن پاک کی توہین انتہا پسندی کی بدترین مثال نہیں تو اور کیا ہے؟ امریکی روشن خیالی کے جال کا شکار ہمارے صدر محترم کو سوچنا چاہئے کہ قرآن پاک کی یہ توہین کیا انتہا پسندی کی انتہا نہیں ہے؟ اگر ہے تو پھر امریکہ کی اس انتہا پسندی پر اس کے خلاف انہوں نے کیا لائحہ عمل اختیار کیا ہے؟

سب مجھ سے کہتے ہیں کہ نیچی رکھ نگاہ اپنی ——— کوئی ان سے نہیں کہتا نہ نکلو یوں عیاں ہو کر

امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن پاک کی توہین پر مسلم لیگ کے صدر چوہدری شجاعت اور وزیراعظم پاکستان نے اس واقعہ کی بھرپور انداز میں مذمت کر کے پاکستانی عوام ہی نہیں..... بلکہ امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ جبکہ ہمارے صدر محترم نے بھرپور مذمت کے بجائے صرف ان الفاظ پر اکتفاء کیا ہے کہ "قرآن پاک کی بے حرمتی سے امریکہ کے خلاف نفرت بڑھے گی" اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ قرآن مجید کاغذ کے بے جان اوراق نہیں..... بلکہ یہ کتاب جو کلام بھی ہے اور ہمارے ایمان کی بنیاد اور عقیدہ اور نظریہ کا محور بھی ہے۔ اس کی عزت وتوقیر ہمیں اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو اس موقع پر ایسا لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے جس سے ایسے واقعات کا تدارک ہو اور آئندہ کسی ایسے فعل کی جرأت نہ ہو سکے۔

وفاق المدارس پاکستان کی تقریب .... تاریخ ساز کارنامہ

15 مئی 2005ء کو کنونشن سنٹر اسلام آباد میں وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے زیر اہتمام ملک بھر سے وفاق المدارس کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دینے کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں پاکستان مسلم لیگ کے صدر سابق وزیراعظم پاکستان چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق کے علاوہ پانچ ہزار علماء دانشور صحافی معروف قلم کار اور سیاسی مذہبی جماعتوں کے قائدین شریک ہوئے۔ اس تقریب کی صدارت بر اسلامی مکتبہ فکر کے لئے غیر معمولی احترام کی مستحق شخصیت استاذ العلماء جامعہ فاروقیہ کراچی کے مہتمم اور وفاق المدارس عربیہ کے صدر شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نے فرمائی۔ مذہبی سیاسی عسکری شخصیات قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن سینیٹر مولانا سمیع الحق جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد جنرل ریٹائرڈ حمید گل..... اہلحدیث مکتب فکر کے نامور عالم دین مولانا معین الدین لکھوی اور ملک بھر کے اہم دینی اداروں کے سربراہان نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس تقریب کے انتظامات میں نوجوان عالم دین جامع خیر المدارس ملتان کے مہتمم اور وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ کا کردار سب سے نمایاں رہا..... وفاق المدارس عربیہ پاکستان علماء دیوبند کے مکتبہ فکر کے مدارس عربیہ کا تعلیمی بورڈ ہے۔ جس کی سند کو پاکستان کی مروجہ تعلیم میں ایم اے کا درجہ حاصل ہے۔ وفاق المدارس سے ملحقہ مدارس کی مجموعی تعداد 8199 ہے۔ جن سے پنجاب 2206 سندھ 2023 سرحد 1101 بلوچستان 431 اسلام آباد 59 آزاد کشمیر میں طلباء اور طالبات کے 189 مدارس ہیں۔ جبکہ ان مدارس کی ذیلی شاخوں کی مجموعی تعداد 2190 ہے۔ اس طرح ان مدارس اور ذیلی شاخوں کی مجموعی تعداد 10389 میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کی تعداد 918788 ہے۔ اس تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کنونشن کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ سابق وزیراعظم جناب چوہدری شجاعت حسین نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے نواز شریف کی حکومت کے دوران وزارت داخلہ کے تحت تین سال تک ان مدارس عربیہ کی خفیہ طور پر تحقیقات اور چھان پھٹک کی..... لیکن کسی ایک مدرسہ میں بھی عسکری تعلیم یا دہشت گردی کی تربیت کا کوئی عمل نہیں پایا۔ ان کے بعد وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق نے بھی اپنے خطاب میں برملا طور پر کہا "مدارس عربیہ میں کسی بھی قسم کی انتہا پسندی یا دہشت گردی کی تربیت (تعلیم) نہیں دی جاتی۔ یہ مدارس بہت بڑے رفاہی ادارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جہاں طلبہ کو نہ صرف مفت تعلیم دی

جاتی ہے ملک کتا ہیں کھانا رہائش تک مفت فراہم کی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں پاکستان کے مدارس عربیہ کی ساجی اور فلاحی خدمت کی کوئی مثال موجود نہیں ہے"۔ بلا شبہ اس تاریخ ساز تقریب کے انعقاد اور اہم تحقیقی ذمہ داروں کے ریمارکس مدارس عربیہ سے وابستہ سینکڑوں علماء اور لاکھوں طلباء کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ جس سے نہ صرف مدارس کے خلاف امریکی پروپیگنڈہ دم توڑ گیا ہے بلکہ پاکستان میں غلط فہمیوں کے شکار وہ لوگ جو اپنے بچوں کو دینی اداروں میں تعلیم کے لئے بھیجنے سے گریزاں تھے ان کو بھی اس ضمن میں اپنی غلط فہمی دور کرنے میں مدد ملے گی۔ اس تقریب کے انعقاد پر جہاں وفاق المدارس کی پوری انتظامیہ مبارکباد کی مستحق ہے وہاں اس تقریب کے روح رواں نوجوان عالم دین حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ کو بھی خراج تحسین پیش نہ کرنا بہت بڑی زیادتی ہو سکتی ہے۔ مولانا محمد حنیف جالندھری سے بعض تحفظات اپنی جگہ...... لیکن اس تاریخ ساز تقریب پر مولانا حنیف جالندھری مبارکباد کے مستحق ہیں ان کا یہ کارنامہ تاریخی اہمیت کا حامل ہوگا۔

قرآن بورڈ کا قیام..................ایک مستحسن اقدام

پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب پرویز الٰہی چوہدری نے قرآن پاک کے اوراق کی حفاظت اور توہین قرآن کے تدارک کے لئے صوبہ پنجاب کی سطح پر ایک قرآن بورڈ قائم کیا ہے۔ جس کے تحت قرآن کے بوسیدہ اوراق کو زمین میں دفن کرنے کے بجائے شرعی قواعد کے مطابق تحلیل کرنے کا طریقہ طے کیا گیا ہے۔ پنجاب حکومت کے ایک آرڈر کے ذریعے کاغذ بنانے والے تمام فیکٹریوں کے مالکان کو پابند کر دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کے اوراق کی ری سائیکل نہیں کر سکیں گے...... صرف رجسٹرڈ فیکٹریوں کو اجازت ہوگی کہ وہ قرآن بورڈ کے ذمہ داران کے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ہی قرآنی اوراق کی ری سائیکلنگ کر سکیں گے۔ قرآن بورڈ کے ذمہ داران نے ری سائیکلنگ سے پہلے تمام اوراق سے مخصوص کیمیکل کے ذریعے لکھائی ختم کرنے کی تجویز پیش کی تھی...... اس سے قرآنی آیات کی توہین کے تمام پہلو ختم ہو سکیں گے۔ قرآن بورڈ کی شرائط کی پابندی کرنے والی فیکٹریاں ہی بوسیدہ قرآنی آیات کی ری سائیکلنگ کرنے کی مجاز ہوں گی۔ بلا شبہ حکومت پنجاب کا یہ اقدام حکمرانوں کی قرآن پاک سے محبت و عقیدت کا ثبوت ہے...... اور قرآن بورڈ کا قیام پنجاب حکومت کے مستحسن اقدامات سے ایک ہے۔

پی ٹی سی ایل کی نجکاری............ہوش مندی کی ضرورت

مواصلات کا شعبہ کسی بھی ملک کے استحکام کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری حکومت معاشی ترقی و استحکام کے سہانے خواب دکھا کر مزید کتنی دیر عوام کو بے وقوف بنا سکے گی...... جبکہ زمینی حقائق حکمرانوں کے دعووں کے بالکل برعکس جا رہے ہیں...... ایک دانشور کا قول ہے کہ "منافع بخش شعبوں کو قومی تحویل میں لینا بہت غلط کام ہے اور قومی ملکیت کے منافع بخش منعتی اداروں کی نجکاری اس سے بھی زیادہ غلط کام ہے۔ ہماری حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے ہمارے تجارتی خسارے کا گراف روز بروز بڑھ رہا ہے۔ سیلولر فون دنیا بھر میں ایک نفع بخش بزنس تسلیم کیا جاتا ہے۔ بعض ممالک کی پوری معیشت کا انحصار اس بزنس پر ہے۔ پاکستان میں بھی اس کے کروڑوں صارفین ہیں۔ بہترین پالیسی یہ ہوتی ہے کہ بیرون ملک آباد پاکستانیوں کو ملک میں موبائل فون بنانے کی دعوت دی جاتی۔ اس کے لئے ٹیکس کی چھوٹ اور مراعات کی آفر کی جاتیں اس طرح وطن عزیز کا نہ صرف زرمبادلہ بچتا بلکہ اس سے ہزاروں نوجوانوں کو روزگار ملتا اور حکومت کے محاصل میں اضافہ ہوتا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت 7000000 سے زیادہ موبائل فون استعمال ہو رہے ہیں۔ جن کی قیمت زرمبادلہ میں ادا کی گئی ہے جو کہ سات کھرب روپے سے تجاوز ہے۔ ہمارے ملک نے نہ صرف یہ زرمبادلہ ضائع کیا بلکہ آمدنی بڑھانے کا اچھا موقع بھی کھو دیا۔ موبائل ہی نہیں فکسڈ فون کی سہولیات خصوصاً اندرون اور بیرون ملک کال سروسز بھی غیر ملکی کمپنیوں کی فروخت کر دی گئی ہیں۔ وہ پاکستان صارفین سے منافع کما کر زرمبادلہ اپنے ملک کو بھیج رہی ہیں۔ ایک طرف ہماری بیرونی تجارت کا خسارہ 15 ارب ڈالر سے تجاوز کر رہا ہے دوسری طرف یہ لبرل پالیسی شکوک و شبہات کو جنم دے رہی ہے۔ حتیٰ کہ پی ٹی سی ایل ہی کو غیر ملکی کمپنیوں کو فروخت کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ حالانکہ پی ٹی سی ایل نے اس سال نو ماہ میں 22 ارب روپے کا منافع کمایا ہے اور سال کے آخر میں یہ منافع با آسانی 30 ارب روپے سے بڑھ جائے گا۔ اس منافع بخش ادارے کو خدا جانے کن خطوط پر غیر ملکی سرمایہ داروں کو بیچا جا رہا ہے۔ اس سے قبل حبیب بینک لمیٹڈ کو بھی آغا خان فاؤنڈیشن کے ہاتھوں کوڑیوں کے بھاؤ فروخت کر دیا گیا تھا جبکہ ملکی بولی میں ایک ارب گروپ حبیب بینک کو 15 ارب روپے زیادہ دیکر لینے پر تیار تھا۔ نجکاری کمیشن نے حبیب بینک کو صرف 22 ارب ڈالر میں آغا خان فاؤنڈیشن کے ہاتھوں فروخت کر کے قومی خزانے کو ایک منافع بخش کاروباری ادارے سے محروم کرنے کے ساتھ ساتھ 15 ارب ڈالر کم میں فروخت کر کے قومی خزانے کو 15 ڈالر کے نقصان سے دوچار کیا ہے۔ اگر ہماری حکومت نے منافع بخش سارے ادارے اسی طرح فروخت کر دیئے تو کل ہم حکومت کا کام چلانے کے لئے محاصل کہاں سے پیدا کریں گے؟ اس کے علاوہ مواصلات کی ملکی دفاع میں جو اہمیت ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پی ٹی سی ایل کے ملازمین کی جرأت و ہمت کو داد دینی چاہیے کہ جو پاکستان کے اہم منافع بخش ادارے کی نجکاری کے خلاف احتجاج کر کے اپنی حب الوطنی کا ثبوت دے رہے ہیں...... پاکستان کی تمام محب وطن سیاسی مذہبی جماعتوں کو پی ٹی سی ایل کے ملازمین کے ساتھ احتجاج میں شامل ہو کر اپنی حب الوطنی کا ثبوت دینا چاہیے۔ اس وقت المیہ یہ ہے کہ ایک فوجی حکمران کے دور میں اس اہم شعبہ کو غیروں کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے؟ کہیں یہ نجکاری بھی ایسٹ انڈیا کمپنیوں کی طرز پر پاکستان کے غیر ملکی قبضے کی پالیسیوں کا حصہ تو نہیں ہے؟ جبکہ ملکی وسائل کو فروخت کرنے اور کرائے پر دینے میں دوست دشمن کی تفریق بھی نہیں کی جا رہی ہے۔

قومی دفاع صحابہ کانفرنس جھنگ

5 جون 2005ء کو چرچ گراؤنڈ جھنگ میں اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام عظیم الشان دفاع صحابہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں قائد اہلسنت حجۃ الاسلام علامہ علی شیر حیدری مدظلہ قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مولانا محمد عالم طارق مدظلہ مولانا یحییٰ عباسی مسعود الرحمٰن عثمانی کے ساتھ ساتھ ملک بھر سے معروف علماء کرام دانشور تاجر اور وکلاء تشریف لائیں گے۔ یہ کانفرنس موجودہ نامساعد حالات میں مشن جھنگوی کے فروغ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس سے آنے والے بلدیاتی انتخابات پر اس کانفرنس کے دوررس نتائج مرتب ہوں گے۔ کانفرنس کے شرکاء اور قائدین کو چاہیے کہ دفاع صحابہ کانفرنس کے اس اہم موقع پر جب کہ ملک بھر سے مشن جھنگوی سے وابستہ افراد اس میں شریک ہوں گے تو ملک بھر کے لئے بلدیاتی انتخابات میں فعال کردار ادا کرنے کا اعلان کریں...... تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ کم سے کم تعداد میں بلدیاتی اداروں میں پہنچ سکیں۔ یہ توقعات کی گئے ہیں۔ جس سے اصحاب رسول کے عظمت اور تقدس کی عظمت و تقدس کے فروغ میں بہت مدد مل رہی ہے۔

اہلسنت والجماعت کی قیادت اور کانفرنس کی پوری انتظامیہ اس اہم کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد کی مستحق ہے۔

فرقہ وارانہ تشدد کے خاتمہ کیلئے

اسمبلی فورم میں ہمارا موقف سنا جائے

مولانا محمد احمد لدھیانوی

اہل سنت والجماعت سیدنا طلحہ یونٹ کے زیر اہتمام شافع محشر کانفرنس مدینہ ٹاؤن خواجہ چوک فیصل آباد میں ہوئی جس میں سابقہ روایات کے مطابق ہزاروں کی تعداد میں کارکن شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک سے آغاز کے بعد میواتی برادران نے ایمان افروز اور ولولہ انگیز نظمیں پیش کیں۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالرحیم چاریاری نے ادا کئے۔ مہمان خطباء میں جرنیل ملت اسلامیہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بھائی مولانا محمد عالم طارق نے کہا دشمن یہ نہ سمجھے کہ اعظم طارق کو شہید کر کے انہوں نے میدان مارلیا یہ ان کی بھول ہے آج سنی قوم کا بچہ بچہ اعظم طارق بن کر دشمنان اصحاب رسول کا راستہ روکنے کے لئے تیار کھڑا ہے، صرف ہماری قیادت کے ایک اشارے کی ضرورت ہے۔ مجھے اپنی قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ قیادت کے ہر فیصلے کی مکمل پابندی کروں گا، ان کے بعد نوجوان ابھرتے ہوئے خطیب مولانا محمد اورنگ زیب فاروقی نے شافع محشر کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ قائد اہلسنت مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ میں نے شیعہ نمائندے ساجد نقوی کو بارہا فرقہ وارانہ فسادات کے خاتمہ کی دعوت دی۔ انہوں نے حکومتی فورم پر بھی ہمارا سامنا کرنے سے انکار کر دیا۔ اب میرے پاس متحدہ مجلس عمل کا فورم باقی ہے۔ اگر متحدہ مجلس عمل کے قائدین شیعہ مسلم کشیدگی کا مستقل حل چاہتے ہیں تو اپنے حلیف کو ہمارے سامنے لائیں ان کے ساتھ ہماری بات چیت کروائی جائے۔ ہم متحدہ مجلس عمل کی ساری مسلم قیادت کو منصف ماننے کے لئے تیار ہیں ہمارا اور شیعہ کا نقطہ نظر سن کر جو فیصلہ کریں ہمیں قبول ہوگا۔ اگر متحدہ مجلس عمل کی قیادت نے ہمیں مطمئن نہ کیا تو پھر آئندہ الیکشن میں عوام کے سامنے شیعہ کے ساتھ اتحاد کا سارا پول کھول دیا جائے گا۔ قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ نے کہا کہ حکومت فرقہ وارانہ تشدد کے خاتمہ کے لئے 1974ء کی طرح قومی اسمبلی کا اجلاس بلائے، ہمارا اور ہمارے فریق مخالف کا تفصیلی موقف سنے۔ ہمارا موقف سننے کے بعد پارلیمنٹ جو فیصلہ کرے ہمیں منظور ہوگا۔ کانفرنس سے رانا ذوالفقار علی مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی، قاری محمد شفیع جھنگوی، مولانا یوسف صدیقی، عبدالغفار غفاری، قاری اکرم، قاری اسلم اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صدر فیصل آباد نے کہ آج کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے یہ مطالبات کرتا ہے:

☆ خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں۔ ☆ ملک کے اندر اصحاب رسولؐ کے خلاف شائع ہونے والے لٹریچر کو ضبط کیا جائے اور آئندہ کیلئے سخت سے سخت پابندی لگائی جائے۔ ☆ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے کے لئے سزائے موت مقرر کی جائے۔ ☆ قرآن کا عربی متن کے بغیر ترجمہ شائع کرنے والے کو سزا دی جائے اور آئندہ بغیر متن ترجمہ قرآن شائع کرنے پر پابندی لگائی جائے اور اس کی گستاخی کرنے والے کو سزا دی جائے۔ ☆ شہدائے ناموس صحابہ کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے سزا دی جائے۔ ☆ سپاہ صحابہؓ پر امن اور مذہبی جماعت ہے اس پر لگائی جانے والی پابندی اس کے ساتھ ناانصافی ہے اس کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔ ☆ آغا خان تعلیمی بورڈ کو سرکاری اور غیر سرکاری اداروں سے فی الفور ختم کیا جائے۔ ☆ روشن خیالی کا نام لے کر اسلام کی توہین کرنے والے افسران کو حکومتی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ ☆ ہمارے اسیران جو جیلوں کے اندر بند ہیں ان کو رہا کیا جائے۔ ☆ قادیانیوں اور شیعوں کی ایماء پر اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کو بند کیا جائے۔

قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب

کا دورہ پشاور

رپورٹ: ارشاد حیدری

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی علامہ علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم کو محرم الحرام کے مہینے میں مختلف پروگراموں کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ ایبٹ آباد، ہری پور، پشاور اور نوشہرہ میں پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ گذشتہ سال کی طرح فرشتوں کی حکومت میں پھر علامہ حق پر پابندی لگا دی گئی تھی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ دوسری بڑی پریشانی کی بات یہ تھی کہ شہزادہ اہلسنت حکیم محمد ابراہیم قاسمی کی طبیعت بھی اُن دنوں سخت خراب تھی اور بات کرنے کے قابل نہ تھے۔ اُدھر گورنر صوبہ سرحد جناب حاجی غلام مصطفی جدون مسلسل رابطے میں تھے کہ پابندی کے لئے صوبائی حکومت سے بات کی جائے تاکہ پروگرام صحیح طریقے سے ہوسکیں۔ ایم پی اے ابراہیم قاسمی سخت تکلیف کے باوجود صوبائی حکومت سے مسلسل رابطہ کی کوشش میں رہے اور یاد رہے کہ یہ وہی پروگرام تھا جو کہ گذشتہ سال ہری پور کے جلسے سے جناب مولانا احمد لدھیانوی صاحب مدظلہ کو روکا گیا تھا اور پھر اسمبلی کے اجلاس میں ابراہیم قاسمی صاحب نے زوردار احتجاج کیا تھا جس پر صوبائی حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کسی قسم کی پابندی نہیں ہوگی۔ لیکن ایک بار پھر MMA کی منافقت سامنے آئی، بہرحال مسلسل رابطوں کے باوجود جب مذاکرات کا خاطرخواہ نتیجہ نہ نکل سکا تو قاسمی صاحب خود بیماری کے باوجود وزیراعلیٰ ہاؤس چلے گئے۔ وہاں بھی جیسے ان سے توقع تھی گیٹ ہی سے واپس کر دیا گیا۔ پھر وہاں سے سراج الحق سینئر وزیر کے گھر گئے ان سے ملاقات کی اسی اثناء میں چنگیز بخت جہاں بھی آگئے ان سے تفصیلی گفت وشنید ہوئی۔ قاسمی صاحب نے کہا کہ جناب اگر اس جلسے کو روکا گیا تو حالات کی تمام ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی اور اگر اجازت نہیں دی گئی تو آئندہ اسمبلی اجلاس میں میں ایک بار پھر احتجاج کروں گا۔ جس پر انہوں نے یقین دہانی کروائی کہ ہم خود وزیراعلیٰ سے بات کرتے ہیں تاکہ حالات خراب نہ ہوں ادھر حاجی غلام مصطفی فون پہ فون کر رہے تھے پروگرام شروع تھا اور مذاکرات کے تمام راستے بند تھے۔ بہرحال پھر معلوم ہوا جمعیت علمائے اسلام (ف گروپ) کا اجلاس نوشہرہ میں جاری ہے اور سارے فرشتوں کے سردار وہاں موجود ہوں گے۔ بقول قاسمی صاحب کے مسلسل ایک ہفتے سے زبان بند تھی لیکن اس مذاکرات کے لئے اللہ تعالیٰ نے ٹھیک کر دیا۔ نوشہرہ پہنچے تو اجلاس میں چلے گئے۔ وہاں اجلاس سے شمس الرحمن شمسی مشیر وزیراعلیٰ کو بلایا انہیں تمام تفصیلات سے آگاہ کیا، انہوں نے بھی اپنے انداز میں قاسمی صاحب کو سمجھایا کہ حالات ٹھیک نہیں لیکن قاسمی صاحب نے بھی دوٹوک الفاظ میں کہا کہ اگر حکومت مولانا علی شیر حیدری کی گرفتاری کرے گی تو میں بھی احتجاجاً اپنی گرفتاری دوں گا۔ یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے محبوب قائد کو اکیلا چھوڑ دیں۔ ہم اپنی قیادت کے لئے کچھ بھی کرسکتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں وزیراعلیٰ سے بات کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ اس سے بات ہوئی تو ہری پور پروگرام کے لئے قاسمی صاحب روانہ ہوئے حالانکہ طبیعت بھی بہت ناساز تھی۔ حیدری صاحب نے راستے میں فون کیا معلوم ہونے پر انہوں نے سختی سے منع کیا کہ پروگرام کے لئے آپ نے بالکل نہیں آنا ہے۔ جس پر آدھے راستے سے قاسمی صاحب واپس ہوئے۔ بہرحال ہری پور کا خطبہ تو ہوگیا، علی شیر حیدری صاحب تو خطاب نہ کر سکے لیکن جناب مولانا احمد لدھیانوی صاحب نے وہاں خطاب کر کے کمی پوری کی۔ پھر ایبٹ آباد پروگرام میں آخری وقت میں ابراہیم قاسمی کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے اجازت مل گئی اور حیدری صاحب نے وہاں ولولہ انگیز خطاب کیا۔ اس کے بعد پشاور کے پروگرام کے لئے بھی معاملہ تھا پروگرام کے لئے تو اجازت مل گئی لیکن حضرت حیدری صاحب کی آمد پر آخری وقت تک پابندی لگی رہی اور DIG اور SSP مسلسل قاسمی صاحب سے رابطے میں رہے اور کہتے رہے کہ قاسمی صاحب خدا کے لئے حیدری صاحب کو اپنا مہمان بنالو اپنے گھر لے جاؤ، مہمان نوازی کر کے رخصت فرمادیں لیکن پروگرام نہ کروائیں، حالات خراب ہوجائیں گے، قاسمی صاحب نے کہا کہ جناب پروگرام ہر حال میں ہوگا امن وامان کا کوئی مسئلہ نہیں ہے میں خود ہی ایک ذمہ دار ہوں اور میں بذات خود ضمانت دیتا ہوں۔ قاسمی صاحب مسلسل قیادت کے ساتھ رابطے میں رہے۔ مولانا علی شیر حیدری، ڈاکٹر خالد نواز فاروقی، حاجی غلام مصطفی جدون ایبٹ آباد کے پروگرام کے بعد پشاور روانہ ہوئے تو قاسمی استقبال کیلئے GT روڈ پر پہنچے، وہاں سے ڈائریکٹ جلسہ گاہ پہنچے۔ راستے میں ہی SSP کا فون آیا کہ مہمان کہاں ہے، قاسمی صاحب نے کہا مہمان جیسے ہی پشاور پہنچے گے ہم اطلاع کر دیں گے۔ بہرحال علامہ علی شیر حیدری صاحب کا پشاور گور گھٹڑی حال تحصیل میں پرتپاک استقبال کیا گیا، پابندی کے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے اور لمحہ بھر میں علامہ علی شیر حیدری سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے۔

انہوں نے اپنے خطاب میں ایم پی اے ابراہیم قاسمی کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ پشاور کا یہ عظیم الشان پروگرام آج رکن سرحد اسمبلی شہزادہ اہلسنت کی محنت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے بیماری کے باوجود اپنی قیادت کے لئے شب وروز حکومت سے مذاکرات کئے اور بالآخر پروگرام کرانے میں کامیاب ہوئے اور ہمیں اپنے شہزادہ حکیم ابراہیم قاسمی پر مکمل اعتماد ہے۔ اس کے بعد حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب نے ایک انوکھے انداز میں پشاور کی تاریخ میں فاروق و حسین کے عنوان پر ایک تاریخی خطاب کیا۔

مبارک باد

حضرت اقدس جبل استقامت شہید ناموس صحابہؓ حضرت علامہ محمد اعظم طارق شہید کے گن مین سیکرٹری سپاہ صحابہ تحصیل اوکاڑہ معاون کوٹ ملت اسلامیہ تحصیل اوکاڑہ صاحبزادہ عتیق الرحمٰن عمر اسحاق R-16/1 سلامت والے ازدواجی زندگی میں منسلک ہوگئے، ان کو شادی کی پرمسرت خوشیوں پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، اس تقریب میں حضرت علامہ محمد اعظم طارق شہید کے اہل خانہ بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے خطبہ نکاح مسنونہ حضرت علامہ محمد احمد لدھیانوی نے ہمراہ دختر چوہدری محمد یٰسین بھٹہ آرائیں ساکن R-33/2 سے پڑھایا۔ علاقے کے تمام علماء کرام اور سماجی شخصیات بھی شریک ہوئیں۔ حضرت مفتی عبدالقیوم، حضرت مفتی علامہ غلام محمد انور، حضرت مولانا عبدالمنان عثمانی، ڈاکٹر اقبال رائے، جناب افتخار احمد بھٹی، قاری محمد اسحاق غازی، قاری مولانا افتخار احمد، مولانا اشرف اور حافظ اللہ یار شریک ہوئے۔ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ سے حضرت مولانا محمد اشفاق، مولانا غلام مرتضیٰ، قاری عبدالقیوم اور مولوی اللہ دتہ تشریف لائے اور جہادی مردوں سے نوید فاروقی، بشارت قادری قاری عبدالقیوم، نورالحق چوہدری اور جناب ناصر خان بلوچ شریک ہوئے۔ (رپورٹ: محمد یونس نقشی)

انسانی تاریخ کا انوکھا واقعہ

نامزد دہشت گرد...... اعلیٰ عدالت کا جج مقرر

اعظم حسین فاروقی کشمیری

شمالی علاقہ جات کے چیف کورٹ کے لئے دہشت گردی کے نامزد ملزم مظفر علی کو ممبر تعینات کر دیا گیا

شمالی علاقہ جات سطح سمندر سے ہزاروں فٹ بلند پاکستان کا ایک پہاڑی سلسلہ ہے جس کی سرحدیں شمال میں کشمیر اور چین سے ملتی ہیں پاکستان اور چین کو ملانے والی شاہراہ قراقرم بھی اس علاقہ میں واقع ہے۔ شمالی علاقہ جات پانچ اضلاع گلگت، سکردو، دیامر، غذر اور گانچھے پر مشتمل ہے۔ جس کا انتظام 24 ممبران پر مشتمل ایک کونسل کے سپرد ہے۔ جسے قانون ساز ادارے حیثیت حاصل ہے۔ اس کونسل میں ہر ضلع کو آبادی کے مطابق نمائندگی دی گئی ہے۔ شمالی علاقہ جات کی قانون ساز کونسل کے گذشتہ الیکشن میں رافضیوں نے 24 میں سے 13 نشستیں حاصل کرلی تھیں جبکہ موجودہ انتخابات میں شیعہ صرف 8 نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکے۔ موجودہ الیکشن کی سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ گلگت ایل اے ون کی سیٹ پر مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے کزن میر اختر خاں کے بھائی حمایت اللہ خان نے کالعدم تحریک جعفریہ کے مرکزی رہنما آغا جہانی ضیاء الدین کو بھاری اکثریت سے شکست دے کر کامیابی حاصل کی تھی۔ آغا ضیاء الدین گذشتہ ماہ پہلے قتل ہو چکا ہے۔ جس کی قبر سے سینہ طور پر کتے کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیتی رہی ہیں۔ اس الیکشن کی مکمل تفصیل اور کامیاب امیدواروں کی فہرست نومبر 2004ء کے خلافت راشدہ میں شائع ہو چکی ہے۔ 3 مئی 2005ء کو زین ملک کی زیرادارت لاہور سے شائع ہونے والے ایک نئے قومی اخبار "جناح" نے تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ وفاقی وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات فیصل صالح حیات نے سابق آئی جی پولیس شمالی علاقہ جات ثناء اللہ ترین اور محکمہ تعلیم کے سیکشن آفیسر محمد ایوب اور گلگت کے ممتاز شہری محمد ندیم کے قتل اور دہشت گردی کے مقدمات میں نامزد ملزم ممبر نادرن ایریا کونسل مظفر علی ایڈووکیٹ کو مرکزی حکومت کی طرف سے چیف کورٹ کا بطور ممبر برائے شمالی علاقہ جات باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

> شمالی علاقہ جات کی اعلیٰ عدالت کا جج آئی جی پولیس، سیکشن افسر تعلیم اور ایک ممتاز شہری کے قتل میں نامزد ملزم ہے

مظفر علی خان نامزد ممبر چیف کورٹ شمالی علاقہ جات کے خلاف آئی جی پولیس ثناء اللہ ترین کے قتل کی ایف آئی آر نمبر 37/2005ء بجرم ATA6/7، PPC109/427، 302/324 سیکشن آفیسر محمد ایوب کے قتل کی ایف آئی آر نمبر 22/2005ء بجرم ATA6/7، PPC109,302 بجکہ شہری محمد ندیم کے قتل کی ایف آئی آر 43/2005 بجرم ATA6/7، PPC109,302/324 تھانہ کینٹ گلگت میں درج ہیں۔ جس میں مظفر علی ایڈووکیٹ باقاعدہ نامزد ملزم کی حیثیت سے شامل ہے۔ تفصیلات کے مطابق شمالی علاقہ جات میں نصاب میں تبدیلی کی باقاعدہ تحریک کا باقاعدہ آغاز ضیاء الدین کے ساتھ مل کر مظفر علی ایڈووکیٹ نے کیا تھا۔ جس تحریک کی وجہ سے شمالی علاقہ جات میں فرقہ وارانہ فسادات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس نام نہاد تحریک کے آغاز میں مظفر علی ایڈووکیٹ نے شمالی علاقہ جات میں تعلیمی نصاب کی تبدیلی کی ایک فائل تیار کر کے اس وقت کی وزیر تعلیم زبیدہ جلال کو دی تھی۔ جس میں واضح طور پر لکھا گیا تھا کہ اصحاب رسولؐ کے نام نصاب سے خارج کئے جائیں۔ یہ فائل خلافت راشدہ اگست 2004ء کے شمارہ میں من وعن شائع کی جا چکی ہے۔ اس تعلیمی نصاب کی تبدیلی کی فائل کا انکشاف ہونے پر مولانا محمد اعظم طارق شہید نے حکومت کو وارننگ دی تھی کہ اگر شمالی علاقہ جات کے تعلیمی نصاب سے صحابہ کرامؓ کے نام خارج کئے گئے تو پورے ملک میں زبردست طوفان برپا کر دیا جائے گا۔ جسے کنٹرول کرنا حکومت کے بس میں نہیں ہوگا۔ تبدیلی نصاب کی یہ فائل مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے محترمہ زبیدہ جلال سے حاصل کر کے اسمبلی کے فلور پر بھی احتجاج کیا تھا۔ جس کے جواب میں حکومت نے یقین دلایا تھا کہ شمالی علاقہ جات کے نصاب سے صحابہ کرامؓ کے نام خارج نہیں کئے جائیں گے۔

> اعلیٰ حکومتی عہدیدار کی بیوہ کی فریادیں، معصوم یتیم بچوں کی چیخیں اور معزز شہریوں کی پکار بھی مظفر علی ایڈووکیٹ کی بطور جج نامزدگی نہ روک سکیں

> وفاقی وزیر شمالی علاقہ جات فیصل صالح حیات کی سفارش پر فرقہ وارانہ فسادات کے سرغنہ کو اعلیٰ عدالت جج مقرر کیا گیا

6 اکتوبر 2003ء میں مولانا محمد اعظم طارق شہید کی شہادت کے بعد مظفر علی ایڈووکیٹ اور آغا ضیاء الدین نے اپنا راستہ صاف دیکھتے ہوئے نصاب کی تبدیلی کی تحریک کا دوبارہ آغاز کر دیا۔ جس سے 2004ء میں مسلم شہید

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے گن مین کے بھائی

نے تحریک جعفریہ کے مرکزی عہدیدار کو الیکشن

میں شکست دیکر بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی

فسادات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ ان مسلم شیعہ فسادات کی وجہ سے سینکڑوں افراد کے خلاف اقدام قتل اور دہشت گردی کے ہزاروں مقدمات قائم ہوئے۔ جس کو نمٹانے کیلئے ناردرن ایریا کونسل نے وفاق سے کونسل کو اختیارات دینے کا مطالبہ کیا ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ شمالی علاقہ جات میں ایک بااختیار اعلیٰ عدالت قائم کی جائے جو فرقہ وارانہ مقدمات کا تیزی کے ساتھ فیصلہ کرے۔ تقریباً دو ماہ قبل وفاقی حکومت نے ناردرن ایریا کونسل سے اعلیٰ عدالت کے سربراہ یعنی چیف کورٹ اور اس کے ممبران جج کے لئے مجوزہ نام طلب کئے۔ ذرائع کے مطابق ناردرن ایریا کونسل کے ڈپٹی چیف ایگزیکٹو غضنفر علی جرال اور دیگر ذمہ داران کو چھ نام بھیجے گئے۔ چیف ایگزیکٹو ناردرن ایریا کونسل و وزیر امور کشمیر و شمالی علاقہ جات فیصل صالح حیات نے ان چھ ناموں میں رفیع جلال الدین کا نام بطور چیف کورٹ جبکہ نامزد دہشت گرد مظفر علی ایڈووکیٹ اور سابق سپیکر ناردرن ایریا کونسل صاحب خان کے نام بطور ممبران سفارش کے

> جوحکومت اپنے آئی جی پولیس کے نامزد قاتل کوانصاف کی کرسی پر بٹھادے اس سے انصاف کی کیا توقع ہوسکتی ہے؟

ساتھ حکومت کو بھیج دیے۔ وزیر اعظم سیکرٹریٹ نے فیصل صالح حیات کی سفارش پر اعتماد کرتے ہوئے منتخب کردہ بالا تینوں ناموں کی منظوری دے دی ہے۔ حکومت کی طرف سے چیف کورٹ کے تینوں ممبران کو باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا۔

حکومت کو ان اہم عہدوں پر تقرری سے پہلے ممبران کی باقاعدہ تحقیقات کرنی چاہیے تھی۔ نامزد شیعہ دہشت گرد مظفر علی ایڈووکیٹ کے جرائم کی فہرست بہت طویل ہے۔ اس کے تقرر سے پہلے صرف چار ماہ کے جرائم میں تین ایف آئی آر میں مظفر علی ایڈووکیٹ باقاعدہ نامزد ملزم ہے۔ جن کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔

چیف کورٹ کے ممبر مظفر علی ایڈووکیٹ کے خلاف درج ایف آئی آر میں عام شہری ہی قتل نہیں ہوئے بلکہ پولیس کے آئی جی ثنا اللہ ترین اور محکمہ تعلیم کے سیکشن آفیسر محمد ایوب شہید ہوئے ہیں، قتل کی ایف آئی آر میں جن میں محمد ایوب کی ایف آئی آر 8 مارچ 2005ء آئی جی پولیس ثنا اللہ کی ایف آئی آر 23 مارچ 2005ء کو تھانہ کینٹ گلگت میں درج ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ممتاز شہری محمد ندیم ولد عبدالخالق کے قتل کی ایف آئی آر ممبر چیف کورٹ مظفر علی ایڈووکیٹ کے خلاف 18 اپریل کو درج رجسٹرڈ ہوئی ہے۔

روزنامہ جناح نے لکھا ہے کہ انہیں دوران تحقیق پتہ چلا کہ 8 مارچ 2005ء کو محکمہ تعلیم کے سیکشن آفیسر محمد ایوب ولد عبدالقدیر جن کو چشمہ چوک گلگت میں 9 بجے صبح فائرنگ کرکے شہید کر دیا گیا تھا...... ان کی بیوہ، بچی ثمینہ ایوب اور بیٹوں مدثر ایوب اور مبشر ایوب کی طرف سے مظفر علی خان ایڈووکیٹ کو اعلیٰ عدالت برائے شمالی علاقہ جات کے ممبر (جج) بنائے جانے کے امکان کی اطلاعات کے بعد وزیر اعظم پاکستان شوکت عزیز کو اپنے دستخطوں سے ایک خط ارسال کیا تھا۔ جس کی کاپی صدر

> **وفاقی وزیر فیصل صالح حیات کو نامزد دہشت گرد کی سفارش کرنے پر فی الفور سبکدوش کیاجائے**

پاکستان، گورنر ناظر، راولپنڈی، وزیر قانون و انصاف اسلام آباد، سیکرٹری امور کشمیر و شمالی علاقہ جات ڈپٹی سیکرٹری امور کشمیر و شمالی علاقہ جات بھجوائی گئی تھیں۔ جس میں مظفر علی ایڈووکیٹ کی دہشت گردی سے یتیم ہو جانے والے مظلوم بچوں اور بیوہ کی طرف سے لکھا گیا تھا کہ مذکورہ بالا جرائم کے بعد شمالی علاقہ جات کونسل کے (شیعہ) ممبر مظفر علی ایڈووکیٹ کو مرکزی حکومت ممبر یا چیف کورٹ ناردرن ایریا لگانے کی تیاری کر رہی ہے۔ ان معصوم، مظلوم یتیم بچوں اور بیوہ کے خط میں اعلیٰ حکام سے اپیل کی گئی تھی کہ (شیعہ) دہشت گرد مظفر علی ایڈووکیٹ کو کسی صورت اعلیٰ عدالت برائے شمالی علاقہ جات کا ممبر (جج) یا چیف کورٹ نہ لگایا جائے ورنہ نہ صرف ہماری زندگیوں کو خطرہ ہو جائے گا بلکہ شمالی علاقہ جات کی پہلے سے بگڑی ہوئی صورت حال مزید ابتر ہو جائے گی۔

مذکورہ بالا حقائق سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ مرکزی حکومت انصاف کی کرسیوں پر بٹھائے اپنے ممبران کے کردار و عمل سے کس قدر غافل ہے۔

اس سلسلہ میں اعلیٰ حکومتی عہدیداروں کو چاہیے کہ سب سے پہلے ناردرن ایریا کونسل میں نامزد دہشت گرد کی سفارش کرنے پر وفاقی وزیر شمالی علاقہ جات فیصل صالح حیات کو برطرف کریں۔ اس کے بعد ان اسباب پر غور کرنا چاہیے کہ اعلیٰ حکومتی عہدیدار (سیکشن افسر تعلیم) کی بیوہ اور معصوم بچوں کی نشاندہی کے باوجود نامزد دہشت گرد مظفر علی کو چیف کورٹ کا جج مقرر کرنے کی کیا مجبوری تھی.....

آخر فسادات کے خاتمہ کے لئے ضروری ہے مظفر علی ایڈووکیٹ کو چیف کورٹس کے ممبر (جج) کے عہدہ سے فی الفور فارغ کیا جائے۔

خود ہی قاتل، خود ہی مخبر، خود ہی منصب ٹھہرے
میرے اقربا خون کا کریں دعویٰ کس پہ

بقیہ (سیرۃ مصطفیٰ ﷺ عالمگیر اور دوائی نمونہ عمل)

یہ ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے نگاہ جادو کا نشہ تھا۔

غور کا مقام ہے یہ وہی وحشی عرب وہی بت پرست عرب وہی بداخلاق عرب ہیں یہ کیا انقلاب ہو گیا تھا؟ ایک امی کی تعلیم جاہل عربوں کو عاقل، روشن دل، روشن دماغ کیونکر بنا گئی؟ ایک یتیم کا ولولہ تبلیغ کسمپرس عربوں کو سپہ سالار اور بہادر بنا کر نئے زور و قوت کا خزانہ کیسے عطا کیا گیا۔ جو خدا کے نام سے بھی آشنا نہ تھے وہ ایسے شب زندہ دار، عابد متقی اور اطاعت گزار کیونکر ہوگئے، درس گاہ محمدیؐ سے نکلنے والے طلبہ عالم بھی ہیں متقی بھی ہیں، فوجی بھی، قاضی بھی ہیں، حکام اور والی بھی ہیں زیب اور مسکین بھی ہیں۔ شاہ اور امیر بھی ہیں، غلام بھی ہیں راہ حق کے شہید بھی ہیں، ان طلبہ کو دیکھ کر اس کے سوا کیا فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات انسانی کمالات اور صفات حسنہ کا ایک کامل مجموعہ تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہم ـــــ حق تعالیٰ اتباع سنت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بچے یتیم کرا سکتے ہیں ...... مشن نہیں چھوڑیں گے!

ابھرتے ہوئے نوجوان خطیب حضرت مولانا اورنگ زیب فاروقی سے خصوصی انٹرویو

مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی طرح چھوٹا قد، دبلا بدن، مختصر جسم مگر شیر کی طرح گرجدار آواز، خطابت کے بے تاج بادشاہ، قیادت کے دھنی، اخلاق و کردار کے اعلیٰ معیار کے حامل، نڈر، بے خوف، باہمت انسان، مشن، موقف اور نظریہ پر پہاڑ سے مضبوط عزم اور چٹانوں سے زیادہ مضبوط دلائل رکھنے والے انسان کا نام مولانا اورنگ زیب فاروقی ہے۔ 26 اپریل کو فیصل آباد کے فعال نوجوان رانا ذوالفقار علی دفتر خلافت راشدہ تشریف لائے، اور کہا کہ 5 مئی کو "شافع محشر" کے عنوان سے مدینہ ٹاؤن میں ایک سیرۃ کانفرنس ہوگی، جس میں قائد محترم مولانا محمد احمد لدھیانوی کے ساتھ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے بھائی مولانا محمد عالم طارق اور کراچی کے نوجوان ابھرتے ہوئے مقرر مولانا اورنگ زیب فاروقی بھی تشریف لائیں گے۔
چیف ایڈیٹر صاحب نے 5 مئی کو رانا ذوالفقار علی کے مکان پر کانفرنس سے قبل حاضر ہونے کا وعدہ کرلیا۔ حسب وعدہ چیف ایڈیٹر اعظم حسین فاروقی کے ساتھ رانا ذوالفقار علی کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ مولانا اورنگ زیب فاروقی کے ساتھ جو بات چیت ہوئی وہ قارئین کی نذر کی جارہی ہے۔

ذاتی تعارف کے سوال پر مولانا اورنگزیب فاروقی نے کہا میری پیدائش 1975ء میں گکھڑ قوم کی ایک شاخ کیانی کی گوت راجہ کے ایک مذہبی خاندان میں ہوئی۔ میرا پیدائشی علاقہ ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں کے ایک پہاڑی گاؤں پلکوٹ کی چھوٹی سی بستی بجنی ہے۔ جہاں اس وقت تقریباً 70,69 گھر آباد تھے۔ میرے والد محترم دنیاوی تعلیم سے بالکل ناآشنا تھے۔ جبکہ دادا محترم علاقہ کے معزز ترین شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔ گاؤں کے چھوٹے موٹے جھگڑے دادا محترم نمٹاتے تھے۔ میرے نانا جان کا شمار بھی علاقہ کے معززین میں تھا۔ تایا جان پاکستان فوج میں ملازم تھے۔ میری عمر ابھی ایک سال بھی نہ ہوئی تھی کہ والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ ہم دو بھائی تھے۔ والد محترم، والدہ محترمہ کی وفات کے بعد ہم دونوں بھائیوں کو لے کر کراچی آگئے اور کراچی میں انہوں نے فروٹ کا کاروبار شروع کردیا۔
تعلیم کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے فرمایا ہمارے پورے خاندان میں کوئی عالم نہ تھا۔ جبکہ والد محترم کو دینی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ اس لئے انہوں نے ہم دونوں بھائیوں کو جامعہ عثمانیہ لانڈھی میں مولانا محمد اقبال اللہ کے پاس داخل کرادیا۔ یہیں پر مجھے تقریر کا شوق ہوا۔ اس شوق کی تحریک میں قاری محمد فیروز بخش نے اہم کردار ادا فرمایا، درجہ کتب کی ابتداء مدرسہ بنوری ٹاؤن کی ایک شاخ ملیر میں ہوئی جس کے نگران مولانا محمد سائک ربانی تھے۔ اسی دوران حالات کی مجبوری کی وجہ سے مجھے جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں داخلہ لینا پڑا جہاں سے ایک سال بعد دوبارہ کراچی آگیا اور جامعہ فاروقیہ فیصل کالونی میں مولانا سلیم اللہ خان کے پاس 1992ء میں دورہ مکمل کیا۔

> مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید کی ایک تقریر نے میرے دل کی دنیا بدل دی، تو پھر ساری زندگی مشن جھنگویؒ کیلئے وقف کردی

ملت اسلامیہ کے تعارف کے سوال پر مولانا اورنگزیب فاروقی نے فرمایا غالباً 1986ء کی بات ہے کہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کراچی تشریف لائے اور معین آباد لانڈھی کی ایک مسجد میں تقریر فرمائی۔ اسی ایک تقریر سے حضرت جھنگوی شہید کی محبت والفت میرے دل میں گھر کرگئی اور میں نے دل و جان کے ساتھ تازندگی مشن جھنگوی کے لئے کام کرنے کا تہیہ کرلیا۔ اسی دوران لانڈھی میں سپاہ صحابہؓ قائم کی اور مجھے اپنے یونٹ کا صدر نامزد کردیا گیا۔ اس کے بعد لانڈھی کا سیکٹر انچارج رہا۔
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی شخصیت و کردار کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے فرمایا کہ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شخصیت انتہائی اعلیٰ اور صاف ستھرے کردار کی حامل تھی۔ ان کی خطابت دلائل و براہین کا خزانہ اور لہجہ ساحرانہ خوبیوں سے مزین تھا۔ بے مثال جرأت و بہادری اور اپنے موقف پر مضبوطی مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی اہم خصوصیات میں سے ہیں۔

> قومی اسمبلی کا الیکشن لڑنے کا اعلان کیا تو مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے دو دن میں میری الیکشن کمپین کو انتہائی عروج پر پہنچادیا۔ میری وجہ سے 29 ہزار ووٹ لینے والا متحدہ مجلس عمل کا امیدوار صرف 14 ہزار ووٹ لے سکا

ہمارے کچھ پرانے ساتھی جنہوں نے جماعت پر پابندی کی وجہ سے خاموشی اختیار کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے مشن نہیں چھوڑا۔ ہم اب نئے عزم کیساتھ انہیں ساتھ لے کر چلیں گے

مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے میں غم واندوہ اور کرب کے ساتھ ساتھ مایوسی اور پریشانی کا شکار ہوگیا۔ یہ کیفیت کئی ہفتے تک جاری رہی۔ پھر اچانک دل میں خیال آیا کہ اگر اسی طرح ہم مایوسی اور پریشانی کا شکار رہے تو دشمن مولانا حق نواز جھنگوی کو شہید کرنے کے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ اسی لئے فیصلہ کرلیا کہ دشمن سے اس خون ناحق کا بدلہ لینے کا ایک راستہ ہے کہ حضرت جھنگوی شہید کا جو مشن اور پروگرام ہمیں دے کر گئے ہیں اسے عام کیا جائے۔ پھر کیا تھا مشن جھنگوی کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا..... اس دوران بڑے بڑے حادثات رونما ہوئے۔

علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہید کے ساتھ تعلق کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا ملت اسلامیہ میں شمولیت سے پہلے فاروقی شہیدؒ کے ساتھ میری آشنائی نہ تھی۔ پہلی بار جامعہ عثمانیہ لانڈھی میں تقریر کے موقع پر انہیں دیکھنے کا شرف حاصل ہوا، دوسری بار لیاقت آباد کراچی میں تقریر سنی تو بہت متاثر ہوا۔ بطور قائد سپاہ صحابہ علامہ فاروقی شہیدؒ بہترین صلاحیتوں کے مالک تھے۔ وہ انتہائی مدبر اور علم کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ بہترین قائد اور عظیم راہنما ثابت ہوئے۔ ان کے انداز خطابت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ علامہ فاروقی شہیدؒ نے دو سال تک جامعہ فاروقیہ کراچی میں تدریس کی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے شاگردوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی ان کے منفرد انداز تدریس کو یاد کرتی ہے۔

متحدہ مجلس عمل نے اہل تشیع کو سیاسی میدان میں زندہ رکھنے کی غیر شعوری کوشش کی ہے

مولانا اعظم طارق شہید کے ساتھ خصوصی تعلق رہا۔ بالخصوص آخری ایام میں خط وکتابت کا سلسلہ بہت مضبوط ہوگیا تھا۔ پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب مولانا محمد اعظم طارق شہید جیل میں تھے میں ضلع کا ذمہ دار تھا۔ مولانا کی رہائی پر مبارکباد دینے کے لئے کراچی سے ایک وفد لے کر جھنگ پہنچا۔ مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی نے میرا نام لیا تو مولانا چونک گئے۔ بڑے تپاک سے اٹھ کر مجھے سینے سے لگا لیا اور کہا "نام تو بہت بڑا ہے لگتے چھوٹے سے ہو، میں نے تمہارا نام اکثر سنا ہے۔" مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ بہت عظیم انسان تھے۔ انہوں نے کبھی بڑائی اور تکبر کا اظہار نہیں کیا۔ کفر کے لئے رعب دار اور ننگی تلوار تھے۔ لیکن کارکنوں کے ساتھ ان کا معاملہ انتہائی مشفق اور ہمدرد انسان کا تھا۔ مولانا محمد اعظم طارق شہید نظم وضبط کے بہت پابند تھے۔ ان کے بڑے بھائی مولانا محمد احمد مدنی کراچی کے بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ جب مولانا مدنی نے سپاہ صحابہ چھوڑنے کا اعلان کیا تو مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ اپنے بڑے بھائی سے بھی زیادہ ملنے سے گریز کرنے لگے تھے۔ بلکہ جب کراچی جاتے تو سب سے پہلے جماعتی کارکنوں کے پاس جاتے تھے اور فرماتے تھے جماعت سے بڑا کوئی رشتہ نہیں ہے۔

مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے ساتھ تعلق میں اس وقت بہت زیادہ اضافہ ہوگیا جب میں نے کراچی میں قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ ایم کیو ایم حقیقی کے قومی اسمبلی کے واحد ممبر محمود قریشی کا انتقال ہوا تو این اے 255 کے ضمنی الیکشن کی کمپین کے لئے مولانا اعظم طارق شہید متعدد مرتبہ میرے حلقہ میں آئے۔ اس دوران ان کا ساؤتھ افریقہ جانے کا پروگرام تھا۔ ساؤتھ افریقہ روانگی سے پہلے شائد پوری زندگی میں پہلی مرتبہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ نے صرف دو دن اپنے گھر والوں اور بچوں کے لئے مخصوص کئے تھے۔ جب میں نے اپنی الیکشن کمپین کے لئے کراچی آنے کی درخواست کی تو انہوں نے اپنے بچوں اور گھر والوں کے مخصوص 2 دن میری الیکشن کمپین کے لئے دے دیئے۔ جس سے میری کمپین عروج پر پہنچ گئی۔ یہ دو دن مولانا اعظم طارق شہیدؒ کی زندگی کے اہم دنوں میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ ساؤتھ افریقہ سے واپسی کے چند دن بعد ہی انہیں شہید کردیا گیا تھا۔

الیکشن ایم کیو ایم (الطاف گروپ) کے ڈاکٹر فاروق ستار نے جیت لیا۔ لیکن مجھے بھی معقول اور قابل ذکر تعداد میں ووٹ ملے۔ ایم ایم اے کے امیدوار اسلم مجاہد جس نے پہلے قومی الیکشن میں 29000 ووٹ لئے تھے، وہ ہماری وجہ سے صرف 14000 ووٹ لے سکا۔ اس الیکشن سے ہمیں کافی تجربہ ہوا ہے۔ لوگوں کے ساتھ سیاسی حوالے سے تعلق بنا ہے۔ مشن جھنگوی کے فروغ کے لئے الیکشن نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ کیونکہ جب ہم نے یہ الیکشن لڑنے کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت جماعت پر حکومت کی طرف سے پابندی لگ چکی تھی۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی۔ مایوسی اور پریشانی کی کالی گھٹائیں سپاہ صحابہ کے سرفروش کارکنوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھیں۔ ایسی مایوس کن فضا میں ہمارا الیکشن لڑنا مشن جھنگوی کی برکت اور قائدین کی قربانیوں پر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت کے سوا نہیں ہوسکتا تھا۔ آئندہ ہم نئے عزم اور نئے جذبے کے ساتھ اس میدان میں اتریں گے۔ اس کے علاوہ بلدیاتی الیکشن میں حصہ لینے کا پروگرام بھی انتہائی منظم انداز میں ترتیب دیا جائے گا۔ کراچی کے ذمہ داران مولانا الیاس زبیر، حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ، مولانا عبدالغفور ندیم اور میں خود باہم مشورہ کے بعد مرکزی اور صوبائی قیادت کی ہدایات کی روشنی میں کام کریں گے۔

متحدہ مجلس عمل کو آئندہ الیکشن میں شیعہ کے ساتھ اتحاد کی وجہ سے شکست ہوگی

مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا ہمارے کچھ پرانے ساتھی جماعت پر پابندی اور حکومتی سختیوں کی وجہ سے خاموش ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مشن چھوڑ گئے ہیں، یا ڈر گئے ہوں گے۔ کیونکہ سپاہ صحابہ میں شامل ہونے والا شخص ڈر، خوف اور بزدلی جیسے الفاظ سے ناآشنا ہو جاتا ہے۔

بلدیاتی الیکشن میں "آزاد خدمت گروپ" کے نام سے حصہ لیں گے۔ یہ گروپ کراچی کی سیاست میں انتہائی اہم اور نمایاں کردار ادا کرے گا۔

متحدہ مجلس عمل میں شیعہ کے شامل ہونے کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا مجلس عمل کے مسلم قائدین نے شیعہ کو جس مقصد کے لئے ساتھ ملایا ہے۔ اسے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ البتہ شیعہ آنے والی نسلوں کو اپنا ساتھ جملہ "کہ اگر ہم کافر ہوتے تو مجلس عمل میں ہمیں ساتھ کیوں ملایا جاتا۔" ضرور دھرا سکتے ہیں۔ دوسرا فائدہ شیعہ کو یہ ہوا ہے کہ وہ سپاہ صحابہ کی یلغار سے وقتی طور پر بچ گئے ہیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پر پابندی کے بعد متحدہ مجلس عمل نے انہیں سیاسی میدان میں زندہ رکھنے کی غیر شعوری کوشش کی ہے۔ اگر آج یہ کہا جاتا ہے کہ شیعہ کو تو پہلے علماء نے بھی ساتھ ملایا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ شیعہ کو بطور جماعت آج تک کسی اسلامی اتحاد میں شامل نہیں کیا گیا بلکہ وہ لوگ فرداً فرداً شامل کئے گئے تھے۔ لیکن اب تو خمینی انقلاب کے بعد شیعہ کی منافقت چڑھتے سورج کی طرح روشن ہوچکی ہے۔ متحدہ مجلس عمل کے مسلم قائدین کو ہمارے ساتھ شانہ

پیپلز پارٹی کی جنرل پرویز مشرف کے ساتھ خفیہ ڈیل کے باوجود اس سال قومی الیکشن کا کوئی امکان نہیں ھے

منافقین کے علاوہ ہر جماعت اور برادری کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہوں گے۔ ہم پر امید ہیں کہ کراچی ہی نہیں بلکہ پورے سندھ میں اس کا دائرہ بڑھائیں گے۔

قومی الیکشن کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا اس وقت قومی الیکشن کی فضا موجود نہیں ہے۔ پیپلز پارٹی صدر مشرف کے ساتھ ڈیل کررہی ہے۔ اس کے باوجود اس سال الیکشن کا کوئی امکان نہیں ہے۔ جہاں تک پیپلز پارٹی کی قیادت کا تعلق ہے۔ پیپلز پارٹی کی اکثریت زرداری کو قائد تسلیم کرنے پر

پاکستان کے وزیراعظم کو برملا کہنا پڑا کہ وہ سنی وزیراعظم ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ سپاہ صحابہ کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ آئندہ اس سیٹ پر جو بھی آئے گا اسے بھی یہ بات کہنی پڑے گی۔

زرداری کی آمد کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا زرداری کو شیعہ ہونے کی وجہ سے پذیرائی نہیں مل سکی ہے۔ پاکستان کے عوام چونکہ باشعور ہوچکے ہیں، اس لئے اس کا لاہور آمد کا سارا ڈرامہ فلاپ ہوگیا۔ بے نظیر صاحبہ کو چاہیے کہ امین فہیم کو بنا کر شیعہ کو پیپلز پارٹی پر مسلط نہ کریں۔ مجلس عمل کے مسلم قائدین کو زرداری کی ناکامی سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ مجلس عمل کو بھی الیکشن میں شیعہ کے ساتھ اتحاد کی وجہ سے ہی ناکامی کا سامنا ہوگا۔ چونکہ متحدہ مجلس عمل کے مسلم قائدین کے آباؤ اجداد کے فتاویٰ جات موجود ہیں۔ وہ ہماری بات نہ سنیں کم از کم اپنے اسلاف کے فتووں کی لاج تو رکھیں۔ اس کے علاوہ کراچی اور دوسرے علاقوں میں جتنے بھی جید علماء کرام شہید ہوئے ہیں سب کے قاتل شیعہ ہیں، ان میں سے بہت سے قاتل گرفتار بھی ہوچکے ہیں۔ اکثر علماء کے قاتلوں کی شناخت بھی ہوچکی ہے۔ مجلس عمل ان علماء کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے کوئی کوشش کیوں نہیں کررہی ہے؟ بعض علماء دینی معاملات میں اتنے بے حس

زرداری کو اتنی لمبی جیل کاٹنے اور بے نظیر کی خواہش کے باوجود

صرف شیعہ ہونے کی وجہ سے پیپلز پارٹی میں اعلیٰ مقام نہ مل سکا

تیار نہیں ہے۔ زرداری کو قائد تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ پیپلز پارٹی کی قیادت شیعہ کے ہاتھ میں آگئی ہے۔ یہ شیعہ چونکہ سیاسی لبادے میں پیپلز پارٹی پر مسلط ہونا چاہتا

مذہبی جماعتوں کو مرزائیوں کی طرح شیعہ کے خلاف بھی تاریخ ساز کردار ادا کرنا چاھیے تھا۔ یہ کام آج اگر نہیں ھوسکا تو آئندہ ضرور ھوگا۔ ان شاء اللہ

بشانہ چلنا چاہیے تھا کیونکہ یہ ایک اہم شرعی مسئلہ ہے۔ جو تاریخ ساز کردار مذہبی سیاسی جماعتوں نے مرزائیوں کے خلاف ادا کیا تھا وہی کردار شیعہ کے خلاف آج ادا کیا جانا چاہیے تھا۔ اگر یہ کام آج نہیں ہوسکا ہے تو آئندہ ضرور ہوگا۔ ایرانی شیعہ انقلاب کے بعد یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ یہ لوگ کافر ہی نہیں بلکہ منافق بھی ہیں۔ اس قوم نے ہر دور میں دھوکہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ اگر آپ اس قوم کے نام کے حروف کا جائزہ لیں گے تو آپ کو سب غیر مسلم مذاہب کی جھلک اس کے اندر صاف دکھائی دے گی۔

آئندہ بلدیاتی الیکشن میں حصہ لینے کے سوال پر مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا ہم کراچی کے بلدیاتی الیکشن میں بھرپور کردار ادا کرنے کی تیاری کررہے ہیں۔ یہ الیکشن ہم آزاد خدمت گروپ کے نام سے لڑیں گے۔ اس کے لئے مختلف برادریوں کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں۔

ہے۔ اس لئے اس کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ پیپلز پارٹی میں بھی اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اس لئے انہیں اپنی قیادت کے لئے مسلمان شخص ہی لانا چاہیے۔ جبکہ بے نظیر بھٹو مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے سامنے واضح طور پر وضاحت کرچکی ہیں کہ وہ شیعہ نہیں ہیں۔ مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا ہمارے وزیراعظم جناب شوکت عزیز نے جو یہ کہا ہے کہ میں سنی وزیراعظم ہوں یہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی محنت اور کارکنوں کی بے مثال قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ

وزیراعظم جناب شوکت عزیز کا اپنے آپ کو برملا سنی وزیراعظم کھنا مولانا جھنگویؒ شھید کی بے مثال جدوجھد کا نتیجہ ھے

ہوچکے ہیں کہ ان کی موجودگی میں صحابہ کرامؓ پر تبرا ہوتا ہے۔ ان کے دور حکومت میں ہی شمالی علاقہ جات میں صحابہ کرامؓ کے نام تعلیمی نصاب سے نکالنے کی تحریک چلی ہے۔ پچھلے دنوں کراچی میں ضلع سنٹرل ہال میں عید ملن پارٹی کے دوران شیعہ ذاکر حسن ترابی نے اپنی تقریر میں کہا "ہمیں جس طرح اس دور میں ٹونی بلیئر اور بش کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے حضورؐ کا بھی ٹونی بلیئر اور بش سے مقابلہ تھا۔ اس دور کا ٹونی بلیئر ابوسفیان تھا (نعوذ باللہ) اس وقت مجلس عمل کے بڑے بڑے علماء ہال میں موجود تھے لیکن کوئی نہ بولا۔ صرف شیخ الحدیث مولانا نورالہدیٰ کے صاحبزادے مولانا شمس الہدیٰ نے احتجاج کیا اس پر

بھی کسی مجلس نے ان کا ساتھ نہ دیا حتی کہ حسن ترابی نے خود ہی کہہ دیا کہ ''اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں معذرت چاہتا ہوں۔''

میں کہتا ہوں ان علماء کی موجودگی میں شیعہ کے پوپ کو ایسی تبرا بازی کرنے کی جرأت کیوں ہوئی؟ اسی طرح پاکستان کے سب سے بڑے گستاخ کا جنازہ پڑھایا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مجلس عمل کی پوری قیادت اس گستاخ کی حامی ہے۔ ورنہ ساجد نقوی سے وضاحت ضرور طلب کرتے اگر ہماری بات پر یقین نہیں تو غلام حسین نجفی کی کتابیں موجود ہیں وہ دیکھ لیں۔ صوبہ سرحد میں متحدہ مجلس عمل کی بلا شرکت غیرے حکومت ہے۔ اسی اسلامی حکومت

دکان پر بکرے کا بورڈ لگا کر کتے کا گوشت نہیں بک سکتا
تو ہم اسلام کے نام پر کفر بھی پھیلنے نہیں دیں گے

کراچی کے ایک جانے والے منسٹر پولیس افسر نے مجھ سے کہا کہ آپ شیعہ کو کافر کہتے ہیں، آپ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے۔ میں نے کہا کہ شیعہ نعوذ باللہ صحابہ کو کافر کہتے ہیں ان کو یہ اختیار کس نے دیا ہے؟ ان کے مذہب شیعہ کے بانیوں کی کتابوں میں ایسی تحریریں موجود ہیں۔ انہیں یہ اختیار کس نے دیا ہے؟

میں نے کہا ایک دکان پر ایک صاحب بکرے کے گوشت کا بورڈ لگا کر کتے کا گوشت بیچ رہا ہے۔ ایک آدمی کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ بکرے کا گوشت نہیں بلکہ کتے کا گوشت ہے۔ وہ شور مچانا شروع کر دیتا ہے۔ اس پر ہنگامہ ہو جاتا ہے۔ حکومت آ جاتی ہے۔ حکومت ثبوت مانگتی ہے کہ شور مچانے والا آدمی بتائے کہ یہ واقعی کتے کا گوشت ہے۔ وہ ثبوت دیتا ہے حکومت الزام ثابت ہونے پر قصاب کو سزا دیتی ہے اور حکم دیتی ہے کہ وہ بکرے کا بورڈ لگا کر کتے کا گوشت بیچنا بند کر دے۔ ہم نے شور مچایا تو حکومت نے کتے کے گوشت کی فروخت بند کرنے کی بجائے شور مچانے والوں کو پکڑ لیا، چاہیے یہ تھا کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے جب شور مچایا تھا تو حکومت پوچھتی کہ ثبوت لاؤ وہ ثبوت دیتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ان سے ثبوت مانگنے کی بجائے انہیں کہا گیا آپ شور بند کر دیں تاکہ بکرے کے نام پر کتے کے گوشت کی فروخت جاری رہے۔ اگر مولانا حق نواز جھنگوی شہید سے ثبوت مانگ لیا جاتا تو شیعہ سنی فسادات کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے رک جاتا۔ اب بھی ہم وہی بات کرتے ہیں اسی موقف پر قائم ہیں جو مولانا حق نواز جھنگوی شہید کا تھا۔ کہ ہم اسلام کی آڑ میں کفر پھیلنے نہیں دیں گے۔

پاکستان کے سب سے بڑے گستاخ غلام حسین نجفی کو لاہور میں قتل کیا گیا۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ اسے کس نے قتل کیا ہے۔ بات صرف یہ ہے جو لوگ اسے برا کہتے تھے انہی لوگوں نے اس کا جنازہ پڑھایا ہے، یہ کھلی منافقت ہے! متحدہ مجلس عمل کے سینئر نائب صدر ساجد نقوی نے

کے دور میں سپاہ صحابہؓ کے قائدین کے داخلہ پر سرحد میں پابندی لگی ہری پور، ایبٹ آباد میں مولانا اعظم طارق شہید کو داخل نہیں ہونے دیا گیا تھا۔ اب اس سال علامہ علی شیر حیدری کی بھی داخلہ بندی کر دی گئی۔ اس کے برعکس گوجرانوالہ میں قاضی حمید اللہ نے غیر شرعی کام کے خلاف آواز اٹھائی تو ہم نے اس کی نہ صرف تعریف کی بلکہ بھرپور حمایت کی کیونکہ ہم ذاتی، ضد، عناد اور ہٹ دھرمی کی بجائے مشن، موقف اور نظریہ کی بنیاد پر ہی کام کرنے والے مشنری لوگ ہیں۔ ہماری محبت بھی اللہ کے لئے اور دشمنی بھی اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے۔

اب آپ موجودہ حالات کے تناظر میں ہی دیکھئے محرم کے مہینے میں شیعہ کا تعزیہ، گھوڑا، کربلا، چھریاں، مہندی، جھگڑے کیا یہ اسلامی شعائر ہیں۔ بلکہ ان کے ہاں یہ مذہبی شعار کا درجہ رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ متحدہ مجلس عمل کے مسلم قائدین نے شیعہ کو بطور جماعت اپنے ساتھ شامل کر کے تاریخ ساز غلطی کی ہے۔

ماہنامہ خلافت راشدہ کے کردار کے حوالے سے مولانا اورنگ زیب فاروقی نے کہا موجودہ حالات میں خلافت راشدہ رسالے کا کردار انتہائی روشن اور واضح ہے۔ بالخصوص صحابہ کرامؓ کی عظمت کو صحافت کے میدان میں خوبصورت انداز میں پیش کرنا اور دشمنان اصحاب رسول کے بھیانک چہرے کو امت مسلمہ کے سامنے ننگا کرنے میں اس وقت اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ اس رسالہ کو نہ صرف خود غور و فکر کے ساتھ پڑھیں بلکہ اس کو دوسروں تک پھیلانے کے لئے بھی ضرور کوشش فرمائیں۔

مبارک باد

خلافت راشدہ کے ایڈیٹر قاری رحمت اللہ تونسوی رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر انتظامیہ اشاعت المعارف نے قاری رحمت اللہ تونسوی کو مبارکباد دی ہے اور دعا کی کہ اللہ عزوجل انہیں ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ آمین (ادارہ)

بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز کی ضرورت

محترم قارئین! جس طرح پاکستان کے بعض علماء کرام نے شیعت کے خلاف متفقہ فتویٰ سے رجوع کئے بغیر اس کی تائید کرتے ہوئے بھی عملی طور پر اس سے انحراف کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ضمن میں ایک بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز قائم کیا جائے جو امت مسلمہ کو درپیش اس اہم مسئلہ کے بارے میں متفقہ لائحہ عمل تیار کر کے آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکے۔ اس تحقیقاتی مرکز کے لئے جگہ کا تعین کر لیا گیا ہے یہ مرکز

قطب الاقطاب خواجہ خان محمد مدظلہ
حضرت شیخ الحدیث عبدالحلیم کلاچوی مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ارشاد احمد دیوبندی مدظلہ
حضرت مولانا مہر محمد میانوالوی مدظلہ
حضرت مولانا استاذ العلماء منیر اختر مدظلہ
حضرت مولانا مفتی عبدالواحد ڈیالوی مدظلہ
حضرت مولانا امیر رضا شاہ تقی مدظلہ
حضرت مولانا الیاس بالاکوٹی مدظلہ
حضرت سید خالد حسین شاہ کشمیری مدظلہ

جیسے بزرگوں کی سرپرستی اور راہنمائی میں کام کرے گا۔ انشاء اللہ

اس تحقیقاتی مرکز کے قیام کیلئے اہل خیر کی تجاویز اور اعانت ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوگی۔

کہاں ہے جہاں میں مثالِ محمدؐ عجب دلربا ہے جمالِ محمدؐ

سیرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ مولانا یحییٰ احمد عاصم حقانی مدرس عمر المدارس بھابی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت سے قبل بھی اچھے اخلاق، استقامت سچائی اور وفا کی زندہ مثال اور نمونہ تھے یہاں تک کہ اہل مکہ اور آس پاس کے عربوں نے آپ ﷺ کو صادق و امین کے خطاب دیئے۔

جب آپؐ چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو اس وقت جبکہ آپؐ غارِ حرا میں عبادت کر رہے تھے جبرائیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا پیغام پہنچایا اور آپؐ پر قرآن پاک کی یہ ابتدائی آیات نازل فرمائی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ خوشخبری بھی دیتے رہے اور انجام سے بھی ڈراتے رہے۔ قریش نے جھٹلایا بھی اور تکلیف بھی دی۔ حضور اقدسؐ نے یہ سب کچھ برداشت کیا یہاں تک کہ حضور ﷺ کی قوم نے امن والے شہر سے آپ کو نکال دیا اور بہت سی تکلیفیں دیں بڑی لمبی داستان ہے۔

حضور اکرمؐ کے اخلاق، احسانات اور سیرت پر سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ کسی میں یہ طاقت نہیں کہ حضورؐ کے اسوۂ حسنہ اور سیرت طیبہ کا احاطہ کر سکیں۔ حضورؐ کے حسن کا نقشہ کھینچتے ہوئے مولانا مناظر احسن گیلانی نے ایک کتاب لکھی ہے۔ النبی الخاتم چھوٹی سی کتاب ہے ساڑھے چار سو عنوانات ہیں صفحات 150 ہیں یہ کتاب کوئی انہوں نے باضابطہ نہیں لکھی۔ نماز عشاء کے بعد وہ حضور ﷺ کی شان میں ایک خط لکھنے لگے اور فجر کی نماز تک وہ خط مکمل ہوا اور جب اس پر غور کیا تو وہ کتاب تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی تعریف میں فرمایا ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

''اور بے شک آپؐ بلند اخلاق پر ہیں۔''

اور حضور اکرمؐ کا ارشاد مبارک ہے:

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

''مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے کہ اخلاقی خوبیوں کو پروان چڑھاؤں۔''

رسول اکرمؐ ہمارے قائد اور ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ ہیں جیسے ان کے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جن کی بھی پیروی کی جائے ہدایت پا جائیں گے۔

آپ عمدہ اخلاق کی بہترین مثال تھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا کہنا ہے کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔

ولادت سے نبوت تک:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن پیدا ہوئے۔ جو عیسوی تقویم کے لحاظ سے 20 اپریل 571ء ہے۔

آپ ﷺ کے والد گرامی قدر کا سلسلہ نسب یہ ہے، عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ ابن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن عدنان۔

والدہ ماجدہ کا سلسلہ نسب یوں ہے حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب یہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا سلسلہ نسب آپ ﷺ کے والد محترم سے جا ملتا ہے۔ حضور اکرمؐ رحم مادر ہی میں تھے کہ والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ ترکہ میں آپؐ کے لئے ایک باندی اور پانچ اونٹوں کے سوا کچھ نہ چھوڑا۔ آپ عمر کے چھٹے سال میں تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو اپنے ننھیال مدینہ منورہ لے گئیں۔ اور واپسی پر ابواء (ابواء مدینہ اور مکہ کے درمیان ایک گاؤں ہے اور مدینہ سے زیادہ قریب ہے) انتقال کر گئیں۔ پھر ام ایمن نے خیال رکھا اور دادا عبدالمطلب نے پرورش کی اور وہ آپؐ سے ایسی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے کہ ویسی محبت ان کی اپنی اولاد کے حصہ میں بھی نہ آئی۔

آپؐ کے دادا عبدالمطلب کی کفالت کو ابھی دو سال ہی گزرے تھے کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ پھر آپؐ کے چچا ابوطالب نے پرورش کی اور وہ بڑے معزز اور باوقار تھے۔ نویں سال میں اپنے چچا کے ساتھ شام کا پہلا سفر کیا۔

شام کا دوسرا سفر:

جب مکہ میں آپ کی امانت اور دیانت کا چرچا گھر گھر ہونے لگا تو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر آپؐ میرا تجارت کا سامان لے کر شام تشریف لے جائیں تو میں دوسروں کی نسبت دو چند معاوضہ دوں گی۔ (اس وقت آپ کی عمر مبارک پچیس سال تھی) اور اپنے غلام میسرہ کو بھی ساتھ بھیجا آپ کو خرید و فروخت میں بہت نفع ہوا۔

شام سے واپسی کے دو ماہ بعد حضرت خدیجہؓ سے شادی ہو گئی۔ میسرہ کا بیان ہے کہ دوپہر کی گرمی میں دو فرشتے آپ پر سایہ کر لیتے تھے۔ واپسی میں جب آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو دوپہر کا وقت تھا اور فرشتوں نے آپ ﷺ پر سایہ کیا ہوا تھا۔ پینتیس سال کی عمر تھی کہ بہت سخت سیلاب آیا۔ جس نے کعبہ کی دیواروں کو ہلا کر رکھ دیا اور اس سے پہلے آگ بھی لگ چکی تھی۔ قریش نے کعبہ کی تعمیر کا عزم کر لیا، حضورؐ نے اس کی تعمیر میں حصہ بھی لیا اور کام بھی کیا، حجر اسود کو اپنی جگہ پر کون رکھے گا، قریش میں سخت اختلاف ہو گیا اور ایک دوسرے کو مرنے مارنے پر تیار ہو گئے۔ اس بڑی مشکل کا رسول اعظمؐ نے فیصلہ کیا اپنی چادر بچھا دی اور فرمایا کہ ہر قبیلہ اس چادر کا سرا پکڑ لے پھر

اس میں حجرِ اسود رکھ دیا۔

انہیں اس کی جگہ تک اٹھا لے جانے کو کہا جب وہاں پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے پکڑا اور اپنی جگہ پر رکھ دیا۔

کوئی بھی چیز آپ کو کام سے باز نہ رکھ سکتی تھی۔ جب کام کے قابل ہوئے تو اپنے دودھ شریک بھائیوں کے ساتھ مل کر جنگل میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتے تھے اور اسی طرح یہاں سے آ جانے کے بعد بھی تھوڑی سی مزدوری پر بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہؓ سے نکاح کے بعد اپنا زیادہ وقت اپنی پیاری عبادت گاہ (غارِ حرا) کو دیتے تھے۔ حضرت خدیجہؓ مالدار تھیں اور بار آپؐ پر نہ تھا اور آپ ﷺ اللہ کی عبادت کے لئے فارغ تھے۔

نبوت سے ہجرت تک:

جب آپ ﷺ کی عمر چالیس سال کو پہنچی تو آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا۔ حضور اکرمؐ نے چپکے چپکے دعوت دینا شروع کی۔ مردوں میں سب سے پہلے آپؐ پر حضرت صدیق اکبرؓ عورتوں میں آپ کی بیوی حضرت خدیجہؓ اور بچوں میں حضرت علیؓ اسلام لائے، جب اللہ کا یہ حکم

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

اترا تو آپ ﷺ نے کھلے طور پر اللہ کی طرف دعوت دینا شروع کر دی اور اس کی وجہ سے آپ ﷺ کو اپنی قوم کی طرف سے بہت ہی تکلیف واذیت دی گئی، پتھر مارے گئے، گندگی اور غلاظت آپؐ کے دروازہ پر پھینکی گئی، نبوت کے پانچویں سال آپؐ نے قریش کی اذیت سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

شعب ابی طالب میں محاصرہ:

تمام قریش نے یہ طے کیا کہ بنی عبدالمطلب اور بنی ہاشم سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اپنے بھتیجے (محمدؐ) کو ہمارے سپرد کر دیں ورنہ ہم ان سے بالکل قطع تعلق کر لیں گے۔ مگر بنی عبدالمطلب نے اس کو منظور نہ کیا تو باتفاق رائے یہ عہد نامہ لکھا گیا کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے بالکل مقاطعہ کیا جائے، رشتے، ناطے، نکاح، بیاہ، خرید و فروخت سب بند کر دی جائے اور یہ عہد نامہ بیت اللہ کے اندر معلق کر دیا گیا۔

ایک پہاڑ کی گھاٹی میں آنحضرتؐ اور آپ ﷺ کے تمام رفقاء اور اقرباء کو مقید کر دیا گیا۔ اس وقت ابولہب کے سوا تمام بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے تمام افراد بلا امتیاز مسلم و کافر سب ابو طالب کے ساتھ رہے اور اس گھاٹی میں مقید و محصور ہو گئے۔ سب طرف سے آمد و رفت کے راستے بند تھے۔ خورد و نوش کا جو سامان تھا، ختم ہو گیا تو سخت اضطراب پیش آیا، شدتِ بھوک سے درختوں کے پتے تک کھانے کی نوبت آ گئی۔

یہ حالت دیکھ کر رسولِ مقبولؐ نے دوبارہ صحابہ کرامؓ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لئے فرمایا۔ نبی کریمؐ اور باقی آل و اصحابؓ نے تقریباً تین سال انہی مظالم و مصائب کے ساتھ بسر کئے اس کے بعد چند آدمی اس عہد کو توڑنے اور آپؐ پر سے محاصرہ اٹھا دینے پر آمادہ ہو گئے۔

حلیہ مبارک:

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا قد درمیانہ تھا، رنگ سفید سرخی مائل تھا، سینہ چوڑا تھا۔ سینے سے ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا۔ پیشانی بلند کھلی ہوئی اور روشن تھی۔ ناک اونچی، رخسار نرم، ابھرے ہوئے تھے۔ دندان مبارک سفید اور چمکدار تھے۔ آپ کا چہرۂ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے زیادہ کسی کو خوب صورت نہیں دیکھا۔ گویا آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے۔ جب آپ ﷺ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ (مدارج النبوۃ، از کتاب الشفاء)

ہند بن ابی ہالہؓ سے روایت ہے کہ دیکھنے والوں کی نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور عظیم، بزرگ اور دبدبہ والا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکتا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ اس لئے شاعر کہتا ہے:

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
اس کے منہ پر چھائیاں مدنی ﷺ کا چہرہ صاف ہے

آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی جس کی بنا پر آپؐ خاتم النبیین کہلاتے ہیں۔

حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے کوئی عنبر اور کوئی مشک اور کوئی خوشبودار چیز رسول اکرمؐ کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہرگز نہیں دیکھی۔ آپؐ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو تمام دن اس شخص کو مصافحہ کی خوشبو آتی رہتی اور جب کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کے سبب دوسرے لڑکوں میں پہچانا جاتا۔ رسولِ مقبولؐ جب کسی راستے سے گزرتے اور کوئی شخص آپ کی تلاش میں جاتا تو وہ خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپؐ اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں۔ یہ خوشبو بغیر خوشبو لگائے ہوئے خود آپؐ کے بدن مبارک میں تھی۔

[illegible] حسن
وہ جہاں بھی جدھر سے گزرے ہیں (عارفی)

حلم و عفو:

حضورِ اقدسؐ کے صبر، بردباری اور درگزر کرنے کی صفات نبوت کی عظیم ترین صفتوں میں سے ہیں۔ حدیث پاک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنے ذاتی معاملہ اور مال و دولت کے سلسلہ میں کسی سے انتقام نہیں لیا مگر اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا تو اس سے اللہ ہی کیلئے بدلہ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ اشد وقت صبر غزوہ احد میں تھا کہ کفار نے آپ ﷺ کے ساتھ جنگ و مقابلہ کیا اور آپ ﷺ کو شدید ترین رنج و الم پہنچایا مگر آپؐ نے ان پر نہ صرف صبر و عفو پر ہی اکتفا فرمایا بلکہ ان پر شفقت و رحم فرماتے ہوئے ان کو اس ظلم و جہل میں معذور گردانا اور فرمایا اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون۔ یعنی اے اللہ! میری قوم کو راہِ راست پر لا کیونکہ وہ جانتے نہیں۔

صبر و استقامت:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستے میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ ایک دفعہ تیس رات دن مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور حضرت بلالؓ کیلئے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے۔ سوائے اس کے جو بلالؓ نے اپنی بغل کے اندر چھپا رکھا تھا۔ (معارف الحدیث: شمائل ترمذی)

شجاعت:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ سخاوت، شجاعت، قوتِ مردمی اور مقاتل پر غلبہ اور آپؐ نبوت سے قبل بھی اور بعد یعنی زمانہ نبوت میں بھی صاحب وجاہت تھے۔ (نشر الطیب)

غزوہ حنین کے موقع پر کفار کے تیروں کی بوچھاڑ سے صحابہ کرامؓ میں ایک قسم کا ہیجان پریشانی اور تزلزل اور ڈگمگاہٹ پیدا ہو گئی تھی۔ مگر حضور اکرمؐ نے اپنی جگہ سے جنبش تک نہ فرمائی۔ حالانکہ گھوڑے پر سوار تھے اور ابو سفیانؓ بن حارث آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے کھڑے تھے۔ کفار چاہتے تھے کہ حضورؐ پر حملہ کر دیں چنانچہ آپ گھوڑے سے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور زمین سے ایک مشت خاک لے کر دشمنوں کی طرف پھینکی تو کوئی کافر ایسا نہ تھا جس کی آنکھ میں خاک نہ پہنچی ہو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ شعر پڑھے:

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

نبی ہوں اس میں کذب نہیں۔ میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں

اس روز آپؐ سے زیادہ بہادر شجاع اور دلیر کوئی نہ

دیکھا گیا۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر نہ کوئی شجاع دیکھا اور نہ مضبوط دیکھا اور نہ فیاض دیکھا اور نہ دوسرے اخلاق کے اعتبار سے پسندیدہ دیکھا اور ہم جنگ بدر کے دن رسول کریم کی آڑ میں پناہ لیتے تھے اور بڑا شجاع وہ شخص سمجھا جاتا ہے تھا جو میدان جنگ میں آپ سے نزدیک رہتا، جب آپؐ دشمن کے قریب ہوتے تھے کیونکہ اس صورت میں اس شخص کو بھی دشمن کے قریب رہنا پڑتا تھا۔ (نشر الطیب)

فکر آخرت:

آپؐ اپنے آپ کو دنیا میں مسافر کی طرح سمجھتے تھے۔ دنیوی عیش و آرام سے تعلق نہ تھا بلکہ

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

(دنیا میں غریب الوطن مسافر یا راستہ سے گزرنے والے کی طرح رہو) کا عملی نمونہ تھے۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

آپ ﷺ کی تواضع:

آپؐ کا ارشاد مبارک ہے کہ میرے مقام کو اتنا نہ بڑھا دینا جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے مقام کو بڑھا دیا، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ پس تم ہی کہو اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا گیا کہ آپؐ جب گھر تشریف لاتے تو کیا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ گھر والوں کے ساتھ مل کر کام کیا کرتے۔ جب نماز کا وقت آتا تو نماز پڑھنے چلے جاتے، آپؐ اس بات کو پسند نہیں کیا کرتے تھے کہ کوئی آپ کو آپؐ کے مقام سے بڑھ کر بیان کرے، آپؐ ہر لحاظ سے مکمل انسان تھے۔ اپنے کپڑے خود صاف کر لیتے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے۔ اپنا کام بذات خود کرتے اور گھر میں گھر کے دوسرے افراد کی طرح کام کرتے۔ اپنے جوتوں کی مرمت کر لیتے اور اپنے کپڑوں کو پیوند لگا لیتے۔

آپؐ سے آپؐ کے صحابہ کرام ؓ کو بے پناہ محبت تھی جب آپ ﷺ کو دیکھتے تو اس وجہ سے کھڑے نہ ہوتے کہ آپ ﷺ کو یہ بات پسند نہ تھی۔ اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان بیٹھ جاتے۔ کوئی اجنبی آتا تو بغیر پوچھے پہچان نہ سکتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ میری جان آپؐ پر قربان، تکیہ لگا کر کھائیں کہ اس میں آرام ہوگا۔ آپ ﷺ فرمایا "بلکہ میں تو غلام کی طرح کھانا چاہتا ہوں اور اسی کی طرح بیٹھنا چاہتا ہوں۔"

نرمی و شفقت:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ بڑے خوش اخلاق تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کی خدمت اس وقت سے کی جب میں آٹھ برس کا تھا میں نے آپ ﷺ کی خدمت دس سال تک کی آپ ﷺ نے کسی بات پر جو میرے ہاتھ سے ہوئی مجھے ملامت نہیں کی۔ اگر اہل بیت میں سے کسی نے بھی ملامت کی تو آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر تقدیر میں کوئی بات ہوتی ہے تو ہو کر رہتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

زہد و تقویٰ:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔ (جامع ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا: میرے بھانجے ہم (اہل بیت) نبوت اس طرح گزارہ کرتے تھے کہ کبھی کبھی لگاتار تین تین چاند دیکھ لیتے تھے (یعنی کامل دو مہینے گزر جاتے) اور حضورؐ کے گھروں میں چولہا گرم نہ ہوتا تھا (عروہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ پھر آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا بس کھجور کے دانے اور پانی (ان ہی پر ہم جیتے تھے) البتہ رسول مقبولؐ کے بعض انصاری پڑوسی تھے ان کے ہاں دودھ دینے والے جانور تھے وہ آپؐ کے لئے دودھ بطور ہدیہ کے بھیجا کرتے تھے اور اس میں سے آپؐ ہم کو بھی دے دیتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

بستر استراحت:

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ ایک بوریئے پر آرام فرما رہے تھے جس کے نشانات حضور اقدسؐ کے بدن اطہر پر ظاہر ہو رہے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ حضور اقدسؐ نے فرمایا کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ قیصر و کسریٰ تو ریشم و مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپ ﷺ اس بوریئے پر۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رونے کی بات نہیں ہے۔ ان کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے۔ (خصائل نبویؐ)

رقت قلبی:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرمؐ نے عثمان بن مظعونؓ کی پیشانی کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا جس وقت حضور اکرمؐ کے آنسو ٹپک رہے تھے۔ (شمائل ترمذی)

سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کیسے پیارے تھے اور کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ خود اعلان فرماتے ہیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ میں ان سے (صحابہؓ سے) راضی ہوں اور یہ مجھ سے راضی ہیں۔"

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ فرماتے ہیں کہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینہ اطہر سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔ (شمائل ترمذی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضورؐ کے اخلاق، سیرت و صورت اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

لکھنؤ کے شیعہ مجتہد سے سید امیر رضا تقی کی مناظرانہ گفتگو

سابق شیعہ مجتہد سید امیر رضا تقی نے جب سے دشمنان اصحاب رسول کے مکروہ چہرہ سے اپنے انداز میں نقاب اتارنے کی مہم شروع کی تو پوری دنیائے شیعیت عجیب ہیجانی کا شکار ہے۔ شاہ صاحب کو کبھی انٹرنیٹ پر چیلنج کیا جاتا ہے اور کبھی ٹیلی فون اور خطوط کے ذریعے قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ مارچ 2005ء کے آخری عشرہ میں سید امیر رضا تقی کراچی کے پانچ روزہ دورے پر تھے کہ قم یونیورسٹی ایران کے ان کے ہم جماعتی طالب علم ساتھی سید شبیر حسین نقوی جو آج کل لکھنؤ کے امام باڑے میں تعینات ہیں انہوں نے شیعہ مجتہد مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے سید عباس حیدری جو کہ پاکستان کے مذہبی دورے پر آئے ہیں انہیں خاص ہدایت کی تھی کہ وہ سید امیر رضا تقی کے ساتھ "پاک لوگوں" کا مذہب چھوڑنے پر بات چیت کے لئے پشاور ضرور جائیں۔ لیکن اتفاق سے سید رضا تقی ان دنوں کراچی کے 5 روزہ دورے پر تھے اور وہ اپنے سابقہ شیعہ ساتھی سید عمران علی شاہ کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے۔ جہاں پر شیعہ مجتہد سے کئی گھنٹے تک کفر اور نظریہ امامت کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ جس میں سید امیر رضا شاہ تقی نے شیعہ مجتہد کو لاجواب کر دیا..... اس انتہائی دلچسپ اور علمی گفتگو کی تمام تفصیلات خلافت راشدہ کے آئندہ شماروں میں شائع کی جائے گی۔

دعائے مغفرت

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صدر ملت اسلامیہ فیصل آباد کی قریبی عزیزہ اور ماسٹر محمد فاروق کی اہلیہ ایک حادثہ میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ جماعت سے بہت زیادہ محبت کرتی تھیں۔ تمام قارئین خلافت راشدہ سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

افضل الانبیاء ﷺ

قاری اعجاز احمد صابر قریشی

اللہ بزرگ و برتر نے زمین کو انسانیت کی آماجگاہ بنایا اور تخلیق کائنات کا عمل کن فیکون کے امر سے عالم وجود میں آیا۔ عالم کائنات کو مختلف انواع سے آباد فرمایا مگر حضرت انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اب ان نفوس انسانی کے اخلاق و تربیت کی تکمیل کے لئے مخزن اخلاق انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع ہوا۔ فضائل اخلاق، عصمت و عفاف، زہد و تقویٰ، غیرت و استغناء، احسان و کرم، عفو و حلم، عزم و ثبات اور لطف و ایثار کی تعلیم کا فریضہ پیغمبران علیہم السلام کو سونپا گیا۔

آج جب ہم تاریخ انسانی کے ادوار کا جائزہ لیتے ہیں تو انسان کی بقا اور رہنمائی کے لئے وہ نفوس قدسیہ ہماری توجہ اپنی طرف مبذول کراتے ہیں، جو فضائل اخلاق کی رو سے خاص صنف سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی تعلیمات اپنے دور کی خصوصیات کو محیط کئے ہوئے ہیں اور اس خاص مکتب فکر سے ماورا اپنی افادیت کھو دیتی ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی یاس تعلیم میں عفو عام کے اوراق خالی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے اوراق تعلیم میں صرف حلم و تحمل، قناعت و تواضع اور صلح و عفو کے ابواب موجود ہیں۔ مگر حکومت و فرمانروائی کی اقداران کے صفات میں ناپید ہیں۔ گویا گزشتہ تاریخ انسانی کے ہر دور کی تعلیم و تربیت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ ہر قدم پر ایک نئے رہنما کی ضرورت پیش آئی اور اسی لئے عالم انسانی اپنی تکمیل کے لئے ہمیشہ ایسے جامع کامل کا محتاج رہا جو صاف شمشیر و نگین بھی ہو اور گوشہ نشیں بھی شہنشاہ کو شور کشا بھی ہو اور گدائے بے نوا بھی۔ مفلس قانع بھی ہو بیود اور غنی دریا دل بھی، وہ صاحب حرب و ضرب بھی ہو اور نمونہ صدق و صفا بھی ہو۔ چنانچہ ان سو وہ صفات کا اطلاق نبی آخر الزمان شہنشاہ کون و مکان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ہوتا ہے یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ از روئے اسلام ایک طرف تمام انبیاء علیہم السلام کی صداقت پر یکساں ایمان لانا اور ان کو تمام پیغمبرانہ صفات سے متصف جاننا ضروری ہے جبکہ ارشاد الٰہی ہے:

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ)

"ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔"

اس لئے ضروری ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو یکساں صادق اور کمالات نبوی سے متصف مانا جائے۔ دوسری طرف ارشاد ہوتا ہے:

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ (البقرہ:253)

"یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب کمالیہ میں جزئی تفاوت بھی ہے اور دونوں صداقتوں کے درمیان مناسبت یوں ہو سکتی ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام تمام کمالات نبوت و فضائل اخلاق سے یکساں سرفراز تھے۔ مگر زمانہ اور ماحول کی ضروریات اور مصالح الٰہی کی بناء پر ان تمام کمالات کا عملی ظہور تمام انبیاء میں یکساں نہیں ہوا بلکہ بعض کمالات اور دوسروں کے دوسرے کمالات زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ یعنی جس زمانے کے لحاظ سے جس کمال کے اظہار کی ضرورت ہوئی وہ پوری شدت سے ظاہر ہوا اور دوسرے کمال کا جس کی اس وقت ضرورت پیش نہیں آئی بہ مصلحت کمال ظہور نہیں ہوا۔

اس کی مزید وضاحت نبی اکرم کی اس حدیث مبارک سے ہو جاتی ہے کہ غزوہ بدر کے قیدیوں کے باب میں حضرت ابوبکر صدیق نے جب فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دینے کا اور حضرت عمرؓ فاروق نے ان کے قتل کا مشورہ دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شدت و رحمت میں لوگوں کے قلوب مختلف بنائے ہیں۔ اے ابوبکرؓ تمہاری مثال ابراہیم و عیسیٰ علیہ السلام کی اور اے عمر تمہاری مثال نوح و موسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ یعنی ایک فریق سے رحم و کرم کا اور دوسرے سے شدت کا اظہار ہوا۔ اس حدیث میں اس علاقہ اختلاف کی طرف اشارہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کے مختلف احوال مبارکہ میں رونما ہوا ہے۔ لیکن محمدؐ کی [illegible] آخری اور عمومی تھی اس لئے یہ ضرورت احوال آپ کے تمام کمالات نبوت آپ کی زندگی میں عملاً پوری طرح جلوہ گر ہوئے اور آپ کی نبوت کے آفتاب عالمتاب کی ہر کرن دنیا کے لئے مشعل ہدایت بنی اور عظمت کہ وہ عالم کا ہر گوشہ آپ کے ہر قسم کے کمالات کے ظہور سے پرنور ہوا۔ اس موقع پر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جزئی توہین یا کسر شان پیدا ہو کہ اس سے ایمان کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔

آئیے! ان احادیث پر غور کریں جن میں ارشادات گرامی اس بات کا ثبوت ہیں کہ آقائے نامدار نے فرمایا کہ میں یہ باتیں بلا فخر کہتا ہوں کہ قیامت کے روز میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور لواء حمد بھی میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور تمام انبیاء میرے ہی علم کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلے میری ہی قبر کھلے گی اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور میری شفاعت مقبول ہوگی۔ (ترمذی)

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک روز صحابہ بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پاس آ کر ان کی باتیں سنیں۔ کوئی کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ دوسرا بولا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے ہم کلام ہوئے تیسرے نے کہا حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ اور روح اللہ تھے۔ ایک بولا حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا برگزیدہ بندہ بنایا ہے۔ حضور اکرمؐ جب ان کے قریب آئے تو فرمایا کہ تمہاری باتیں اور تمہارا تعجب سے یہ کہنا میں نے سن لیا ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور اصل وہ ایسے ہی ہیں۔ اور یہ کہ حضرت موسیٰ نجی اللہ ہیں، بے شک یہ بھی سچ ہے اور حضرت عیسیٰؑ بھی کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں اور حضرت آدمؑ اور ان کے ساتھی سب لوگ اسی کے نیچے ہوں گے اور قیامت کے روز سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا اور میری ہی شفاعت قبول ہوگی اور سب سے پہلے میں ہی بہشت پر دستک دوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے کھول دے گا۔ پھر میں اور میرے ساتھ مومنین بہشت میں چلے جائیں گے۔ اولین اور آخرین میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک میں مکرم اور معزز ہوں۔ (ترمذی نے کتاب المناقب میں یہ حدیث روایت کی اور اسے غریب کہا) بعض روایتوں میں ہے کہ نبی اکرم نے فرمایا کہ قیامت کے روز نبیوں کا امام اور ان کا خطیب اور شفاعت کرنے والا میں ہی ہوں گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور امام محی السنہ بغوی کا قول ہے کہ معجزات میں بھی آپ کو فضیلت حاصل ہے۔ ان احادیث اور دیگر احادیث کے علاوہ قرآن مجید کے الفاظ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین میں صاف اعلان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام پیغمبروں سے عہد لیا گیا ہے اور اس عہد کا گواہ خود حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے آپ کو بنایا ہے۔

سیرت مصطفیٰ

عالمگیر اور دائمی نمونہ عمل

حفیظ الرحمن کشمیری (مدرس جامعہ اسلامیہ امدادیہ، فیصل آباد)

انسان کے حال و مستقبل کی تاریکی کو چاک کرنے کے لئے ماضی کی روشنی سے فیض حاصل کرنا ضروری ہے۔ جن مختلف انسانی طبقوں نے ہم پر احسان کئے ہیں وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں، لیکن سب سے زیادہ ہم پر جن بزرگوں کا احسان ہے وہ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوموں کے سامنے اس زمانہ کے مناسب حال اخلاق عالیہ اور صفات کاملہ کا ایک نہ ایک بلند ترین معجزانہ نمونہ پیش کیا۔ کسی نے صبر، کسی نے ایثار، کسی نے قربانی، کسی نے جوش توحید، کسی نے ولولۂ حق، کسی نے عفت، کسی نے زہد غرض ہر ایک نے دنیا میں انسان کی پیچ در پیچ زندگی کے راستہ میں ایک ایک مینار قائم کر دیا ہے۔ جس سے صراط مستقیم کا پتہ لگ سکے۔ مگر ضرورت تھی ایک ایسے رہنما اور رہبر کی جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک پوری راہ کو اپنی ہدایات اور عملی مثالوں سے روشن کر دے۔ گویا ہمارے ہاتھ میں اپنی عملی زندگی کی پوری گائیڈ بک دے دے۔ جس کو لے کر اس کی تعلیم و ہدایت کے مطابق ہر مسافر بے خطر منزل مقصود کا پتہ پا لے۔ یہ رہبر و رہنما سلسلۂ انبیاء علیہم السلام کے آخری فرد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن کریم نے کہا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا۔ (احزاب)

"اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور (نیکوں کو) خوشخبری سنانے والا اور (غافلوں) کو ہوشیار کرنے والا اور خدا کی طرف اس کے حکم سے پکارنے والا اور ایک روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی تعلیم و ہدایت کے شاہد ہیں، نیکوکاروں کو فلاح و سعادت کی بشارت سنانے والے، بشیر ہیں، ان میں جو ابھی تک بے خبر ہیں، ہوشیار اور بیدار کرنے والے نذیر ہیں، بھٹکنے والے مسافروں کو خدا کی طرف پکارنے والے داعی ہیں، جو راہ کی تاریکیوں کو کافور کر رہی ہے۔ یوں تو ہر پیغمبر خدا کا شاہد، داعی، بشیر اور نذیر بن کر آیا ہے مگر یہ کل صفتیں سب کی زندگیوں میں عملاً یکساں نمایاں ہو کر ظاہر نہیں ہوئیں۔ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی ایسی ہے جو بیک وقت شاہد، نذیر، داعی، بشیر اور سراج منیر تھے اور جن کے رخ حیات میں یہ سارے نقش و نگار عملاً نمایاں تھے اور یہ اس لئے ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے آخری پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے۔ جس کے بعد کوئی دوسرا آنے والا نہ تھا۔ آپ ایسی شریعت لے کر بھیجے گئے جو کامل تھی جس کی تکمیل کے لئے کسی دوسرے نے آنا نہ تھا۔ آپ کی تعلیم دائمی وجود رکھنے والی تھی۔ یعنی قیامت تک اس کو زندہ رہنا تھا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو مجموعہ کمال اور دولت لازوال بنا کر بھیجا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ ایسی جامع اکمل ہے کہ جس میں بیک وقت اس قدر متضاد اور متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو کسی ایک انسان میں تاریخ نے کبھی یکجا کر کے نہیں دکھلائے۔ ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف مظاہر اور ہر قسم کے صحیح جذبات اور کامل اخلاق کا مجموعہ ہو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے کامل ترین انسان اور کامل ترین نبی تھے۔ ایک ہندو تعلیم یافتہ اپنی رائے میں لکھتا ہے کہ:

"میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کا کامل ترین انسان تسلیم کرتا ہوں، اس لئے کہ مجھ کو ان کی زندگی میں بیک وقت متضاد اوصاف نظر آتے ہیں۔ بادشاہ ایسا کہ ایک پورا ملک اس کی مٹھی میں ہو اور بے بس ایسا کہ خود اپنے کو بھی اپنے قبضہ میں نہ جانتا ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے قبضہ میں۔ دولت مند ایسا کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے ہوئے اس کے دارالحکومت میں آ رہے ہیں اور محتاج ایسا کہ مہینوں اس کے گھر چولہا نہ جلتا ہو اور کئی کئی وقت اس پر فاقے سے گزر جاتے ہوں۔ سپہ سالار ایسا کہ مٹھی بھر نہتے آدمیوں کو لے کر ہزاروں غرق آہن فوجوں سے کامیاب لڑائی لڑا ہو اور صلح پسند ایسا کہ ہزاروں پرجوش جانثاروں کی ہمرکابی کے باوجود صلح کے کاغذ پر بے چوں و چرا دستخط کر دیتا ہو۔ شجاع اور بہادر ایسا کہ ہزاروں کے مقابلے میں تن تنہا کھڑا ہو اور نرم دل ایسا کہ کبھی اس نے انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو۔ باتعلق ایسا کہ عرب کے ذرہ ذرہ کی اس کو فکر، بیوی بچوں کی اس کو فکر، غریب و مفلس مسلمانوں کی اس کو فکر، خدا کی بھولی ہوئی دنیا کے سدھارنے کی اس کو فکر، غرض سارے سنسار کی اس کو فکر ہو اور بے تعلق ایسا کہ اپنے خدا کے سوا کسی اور کی یاد اس کو نہ ہو اور اس کے سوا ہر چیز اس کو فراموش ہو۔ اس نے کبھی اپنی ذات کو برا کہنے والوں سے بدلہ نہیں لیا لیکن خدا تعالیٰ کے دشمنوں کو اس نے کبھی معاف نہیں کیا۔ عین اس وقت جب اس پر ایک تیغ زن سپاہی کا دھوکہ ہوتا ہو وہ ایک شب زندہ دار زاہد کی صورت میں جلوہ نما ہو جاتا ہے۔ عین اس وقت جب اس پر کشور کشا فاتح کا شبہ ہو وہ پیغمبرانہ معصومیت کے ساتھ ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ عین اس وقت جب ہم اس کو شاہ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں، وہ کھجور کی چھال کا تکیہ لگائے کھردری چٹائی پر بیٹھا درویش نظر آتا ہے۔ عین اس وقت جب عرب کے اطراف سے آ آ کر اس کے صحن مسجد میں مال و اسباب کا انبار لگا ہوتا ہے۔ اس کے گھر میں فاقہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ عین اس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں لونڈی اور غلام بن کر بھیجے جا رہے ہیں، فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر اپنے ہاتھوں کے چھالے اور سینے کے داغ باپ کو دکھاتی ہیں جو چکی پیستے پیستے اور مشکیزہ بھرتے بھرتے ہاتھ اور سینہ پر پڑ گئے تھے۔ عین اس وقت جب آدھا عرب اس کے زیر نگین ہوتا ہے، حضرت عمرؓ حاضر دربار ہوتے ہیں، ادھر ادھر نظر اٹھا کر شاہانہ نبوت کے سامان کا جائزہ لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھردری چارپائی پر آرام فرما رہے ہیں، جسم مبارک پر بانوں کے نشان پڑ گئے ہیں، ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے ہیں اور کھونٹی پر خشک مشکیزہ لٹک رہا ہے۔"

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی یہ کل کائنات

دیکھ کر حضرت عمرؓ رو پڑتے ہیں۔ سبب دریافت ہوتا ہے۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ اس سے بڑھ کر رونے کا اور کیا موقع ہوگا کہ قیصر و کسریٰ باغ و بہار کے مزے لوٹ رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہو کر اس حالت میں ہیں، ارشاد ہوتا ہے عمرؓ کیا تم اس پر راضی نہیں قیصر و کسریٰ دنیا کے مزے لوٹیں اور ہم آخرت کی سعادت۔

ابوسفیان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے حریف تھے فتح مکہ کے دن وہ حضرت عباسؓ کے ساتھ کھڑے ہو کر اسلامی لشکر کا تماشا دیکھ رہے ہیں، رنگ رنگ کے پھریروں اور جھنڈیوں کے سایہ میں اسلام کا دریا امنڈتا آرہا ہے۔ قبائل عرب کی موجیں جوش مارتی ہوئی بڑھتی چلی آرہی ہیں، ابوسفیان کی آنکھیں اب بھی دھوکہ کھاتی ہیں، وہ حضرت عباسؓ سے کہتے ہیں، عباس تمہارا بھتیجا تو بہت بڑا بادشاہ بن گیا، حضرت عباسؓ کی آنکھیں کچھ اور دیکھ رہی تھیں، فرمایا ابوسفیان یہ بادشاہی نہیں نبوت ہے۔

عدی بن حاتم قبیلہ طے کے رئیس، مشہور حاتم طائی کے فرزند تھے اور مذہباً عیسائی تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں آتے ہیں، صحابہؓ کی عقیدت مندیوں اور جہاد کا ساز و سامان دیکھ کر ان کو اس فیصلہ میں دقت ہوتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ ہیں یا پیغمبر؟ دفعتاً مدینہ کی ایک غریب لونڈی آکر کھڑی ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا ہے، فرماتے ہیں دیکھو مدینے کی جس گلی میں کہو میں تمہاری بات سن سکتا ہوں، یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی حاجت پوری کر دیتے ہیں اس ظاہری جاہ و جلال کے پردے میں یہ عجز یہ انکساری اور تواضع دیکھ کر عدی کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ جاتا ہے اور وہ دل میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ یہ یقیناً پیغمبرانہ شان ہے، فوراً گلے سے صلیب اتار دیتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقہ اطاعت اپنی گردن میں ڈال لیتے ہیں۔

الغرض! یہ تمام معروضات محض شاعرانہ انشاء پردازی نہیں بلکہ تاریخی واقعات میں ایک کامل و جامع ہستی جو اپنی زندگی میں ہر نوع اور ہر قسم ہر گروہ اور ہر صنف انسانی کے لئے ہدایت کی مثالیں اور نظیریں رکھتی ہو وہی اس لائق ہے جو اس اختلاف و انواع کی بھری ہوئی دنیا کی عالمگیر اور دائمی رہنمائی کا کام انجام دے۔

اب آؤ ذرا عرب کے اس امی معلم کی درسگاہ کا مطالعہ کریں جس سے فیض یاب ہونے والوں نے رضی اللہ عنہم کا لقب پایا جن کے ایمان کی گواہی خود اللہ قرآن میں دے رہا ہے۔ جو چپے زمین پر ہیں ان کے قدموں کی آہٹ جنت میں سنائی دے رہی ہے۔

ایک طرف عقلائے روزگار، اسرار فطرت کے محرم، دنیا کے جہانبان اور ملکوں کے فرماں روا اس درسگاہ سے تعلیم پا کر نکلتے ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ ہیں عمر فاروقؓ ہیں عثمان غنیؓ ہیں علی المرتضیٰؓ ہیں معاویہ بن ابی سفیانؓ ہیں جنہوں نے مشرق سے مغرب تک افریقہ سے ہندوستان کی سرحد تک فرمانروائی کی اور ایسی فرمانروائی جو دنیا کے بڑے سے بڑے شہنشاہ اور حکمران کی سیاست و تدبیر اور نظم و نسق کے کارناموں کو منسوخ کر دیتی ہے۔ دوسری طرف خالد بن ولیدؓ سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن الجراحؓ، عمرو بن العاصؓ پیدا ہوتے ہیں جو مشرق اور مغرب کی دو ظالم و گناہگار اور انسانیت کے لئے لعنت سلطنتوں کا چند سال میں مرقع الٹ دیتے ہیں اور دنیا کے وہ فاتح اعظم اور سپہ سالار اکبر ثابت ہوتے ہیں جن کے فاتحانہ کارناموں کی دھاک آج بھی دنیا میں بیٹھی ہوئی ہے۔ سعدؓ نے عراق و ایران کا تاج شاہی اتار کر اسلام کے قدموں میں ڈال دیا۔ خالدؓ اور ابوعبیدہؓ نے رومیوں کو شام سے نکال کر ابراہیمؑ کی موعودہ زمین کی امانت مسلمانوں کے سپرد کر دی۔ عمرو بن العاصؓ نے فرعون کی سرزمین وادی نیل رومن شہنشاہی کے ہاتھوں سے زبردستی چھین لی۔ عبداللہ بن زبیرؓ اور ابن ابی سرحؓ نے افریقہ کا میدان دشمنوں سے جیت لیا۔ یہ وہ مشہور فاتح اور سپہ سالار ہیں جن کی قابلیتوں کو زمانے نے تسلیم کیا ہے اور تاریخ نے ان کی بزرگی کی شہادت دی ہے۔ تیسری طرف باذانؓ بن ساسان خالدؓ بن سعید مہاجر بن امیہؓ زیادؓ بن لبید، عمروؓ بن حزم وغیرہ جیسوں صحابہ کرامؓ ہیں جنہوں نے صوبوں اور شہروں کی کامیاب حکومت کی اور خلق خدا کو آرام پہنچایا۔

چوتھی طرف علماء و فقہاء کی صف ہے۔ عمرؓ بن خطاب، علیؓ بن ابی طالب، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عمرو بن العاصؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابن زبیرؓ جیسے صحابہ ہیں جنہوں نے اسلام کے فقہ و قانون کی بنیاد ڈالی اور دنیا کی مقننین میں خاص درجہ پایا۔

پانچویں صف عام ارباب روایت و تاریخ کی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، انس بن مالکؓ وغیرہ جنہوں [illegible] واقعات کو نقل اور روایت کیا۔

ایک چھٹی جماعت ان ستر 70 صحابہ (اہل صفہ) کی ہے جن کے پاس سر رکھنے کے لئے مسجد نبویؐ کے چبوترے کے سوا کوئی جگہ نہ تھی۔ بدن پر کپڑوں کے سوا دنیا میں اس کی کوئی ملکیت نہ تھی۔

ابوذرؓ ہیں جن کی مانند آسمان کے نیچے ان سے زیادہ حق گو کوئی پیدا نہیں ہوا، ان کے نزدیک آج کا کھانا کل کے لئے اٹھا رکھنا بھی شان توکل کے خلاف ہے، ان کو دربار رسالت سے "مسیح الاسلام" کا خطاب عنایت ہوا تھا۔ سلمان فارسیؓ ہیں جو زہد و تقویٰ کی تصویر ہیں، عبداللہ بن عمرؓ ہیں جنہوں نے تیس برس کامل اطاعت و عبادت میں گزارے اور جب ان کے سامنے خلافت پیش ہوئی تو فرمایا کہ اگر اس میں مسلمانوں کا ایک قطرہ بھی خون گرے مجھے منظور نہیں، مصعب بن عمیرؓ ہیں جو اسلام سے پہلے قاقم اور حریر کے کپڑے پہنتے اور ناز و نعمت میں پلے تھے اور جب اسلام لائے تو ٹاٹ اوڑھتے تھے اور پیوند لگے کپڑے پہنتے تھے اور جب شہادت پائی تو کفن کے لئے پورا کپڑا تک نہ ملا پاؤں پر گھاس ڈال کر دفن ہوئے۔ ایک جماعت حق کے شہیدوں اور بے گناہ مقتولوں کی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی عزیز جانیں قربان کیں مگر حق کا ساتھ چھوڑنے پر راضی نہ ہوئے، حضرت خدیجہؓ کے پہلے شوہر سے فرزند ہالہ تلوار سے قیمہ کئے گئے۔ سمیہؓ حضرت عمارؓ کی والدہ ابوجہل کی برچھی کھا کر ہلاک ہوئیں۔ حضرت یاسر کفار کے ہاتھوں سے اذیت اٹھاتے اٹھاتے شہید ہو گئے۔ حضرت خبیبؓ نے سولی پر جان دے دی۔ حضرت زیدؓ نے تلوار کے سامنے گردن جھکائی۔ دنیا کے ایک مشہور مذہب کو صرف ایک سولی پر ناز ہے لیکن دیکھو کہ اسلام میں کتنی سولیاں مذبح اور کتنے مقتل ہیں۔

اس سے زیادہ استقلال اور اس سے زیادہ صبر و آزمائش کی وہ زندگیاں جو سالہا سال حق کی مصیبتوں میں گرفتار رہیں۔ جنہوں نے آگ کے شعلوں اور گرم ریت کے فرش پر آرام کیا اور پتھر کی سلوں کو اپنے سینوں پر رکھا۔ جن کے گلوں میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا اور پوچھا گیا کہ تو وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ان کی زبان پر تھا۔ شعب ابی طالب کی قید میں تین برس تک جنہوں نے درختوں کے پتے کھا کھا کر زندگی بسر کی خبابؓ جب اسلام لائے تو کافروں نے ان کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا۔ یہاں تک کہ دہکتے ہوئے کوئلے ان کی پیٹھ کے نیچے ٹھنڈے ہو گئے۔ بلالؓ کو دوپہر کی جلتی ریت پر لٹایا جاتا، ابوفکیہؓ کو ان کے پاؤں میں رسی باندھ کر زمین پر گھسیٹا گیا۔ ان کا گلا دبایا گیا، ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھا گیا کہ زبان نکل پڑی۔ عمارؓ جلتی ریت پر لٹائے جاتے اور مارے جاتے۔ حضرت زبیرؓ کو ان کا چچا چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں دیتا۔ یہ سب کچھ کر جو نشہ چڑھ گیا تھا وہ اتر نہ سکتا تھا یہ کیسا نشہ تھا؟ (بقیہ صفحہ 10 پر)

قسط پنجم

دفاع صحابہ کرامؓ من جانب رب العلمین

حافظ ارشاد احمد دیوبندی "ظاہر پیر"

یہ ایک ناقابل انکار یقینی حقیقت ہے کہ صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ کے پاکباز اور برگزیدہ مقدس نفوس سچے کھرے انسانوں کی جماعت کا نام ہے۔ جسے قرآن مجید نے

اولٰئک حزب اللہ

"یہ اللہ کا گروہ ہے۔"

کا عظیم الشان تمغہ عطا فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ صحابہ کرامؓ کے اوصاف جمیلہ اور تعریف بیان کی گئی ہے۔ ان کے کارناموں کو خوب سراہا گیا ہے۔ کھلے لفظوں میں جملہ صحابہ کرامؓ کو

اولٰئک اصحاب الجنۃ

کی بشارت دی گئی۔ جب اللہ رب العزت کی ذات مقدس خود صحابہ کرامؓ کی شان بیان فرمائیں اور صحابہ کرامؓ پر تنقید یا تنقیص کرنے والوں کو خود جواب دیں تو پھر ان نفوس قدسی کی عظمت اور ان کے راست باز ہونے میں کسی دلیل یا بحث مباحثہ کی قطعاً حاجت نہیں رہتی۔ فی الحقیقت صحابہ کرامؓ کی صداقت وعدالت پر کامل ومکمل اعتقاد دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ صحابہ کرامؓ سے محبت حضرت نبی علیہ السلام سے محبت اور صحابہ کرامؓ مخالفت، عداوت اور دشمنی بھی نبی علیہ السلام سے مخالفت وعداوت کے مترادف ہے جیسا کہ جامع ترمذی شریف عن عبداللہ بن مغفل کی روایت سے اس مفہوم کی وضاحت ملتی ہے۔

> فی الحقیقت صحابہ کرام کی صداقت و عدالت پر کامل ومکمل اعتقاد ہی دین اسلام کا بنیادی تقاضا ہے

"ہر صحابی اپنی ذات میں ایک انجمن ہے اور آیت الٰہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی عظیم اور عظیم الشان جسے اللہ تعالیٰ

اولٰئک هم الصدقون

کے لقب سے نوازا ہے۔ کتاب اللہ ان کے واسطے سے ہی ہم تک پہنچی ہے۔ صحابہ کرامؓ آسمان صداقت کے وہ روشن ستارے ہیں جنہیں دیکھ کر امت کے سفینہ کے لئے منزل مقصود کا رخ متعین کیا جا سکتا ہے۔ اسلام جغرافیائی دفاع سے کہیں زیادہ نظریاتی دفاع کو اہمیت دینے کا حامل ہے۔ منافقین اور کافرین نے اس لئے صحابہ کرامؓ سے عام مسلمانوں کو بدگمان اور بدظن کرنے کے لئے بڑی بڑی تحریکیں ہر ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں تاکہ عام مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کے بارے میں اختلاف کا شکار کردیا جائے اور پورے اسلام کی آہنی دیوار کو ہی ٹکڑے ٹکڑے کرکے اسلام کو ہی رخصت کردیا جائے جب نبوت کے گواہ ہی صادق نہ ہوں گے تو دعویٰ رسالت کی تکذیب لازم ہوگی۔ جب رسالت پر ایمان کمزور ہوگا تو پھر توحید رب العلمین اور دیگر اسلامی احکامات یعنی مکمل اسلام کی خود بخود نفی ہو جائے گی۔ بجا کہ صحابہ کرامؓ انبیاء علیہم السلام کی مانند معصوم نہیں مگر مرفوع المعصیت ضرور ہیں۔ یعنی معصوم عن الخطاء نہیں تو محفوظ عن الخطاء ضرور ہیں یہ اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے اس لئے کہ ایمان سے مشرف ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار ان اصحاب رسول کی جمیع غلطیوں اور لغزشوں کی معافی کا بارہا اعلان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار فرمایا ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے راضی ہوگیا اور صحابہ کرامؓ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔ نیز سورۃ الفتح میں رب قدوس کا فرمان صحابہ کرامؓ کے بارے میں اسی طرح موجود ہے۔

> خداوند کریم نے قرآن کریم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیوں پر عام معافی کا اعلان کرکے ان کی توہین وتنقیص کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ـــ الخ

"وہی ہے جس نے اتارا اطمینان دل میں ایمان والوں کے تاکہ اور بڑھ جائے ان کو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ۔"

> اگرچہ تمام صحابہ کرام معصوم عن الخطاء نہیں ہیں لیکن محفوظ عن الخطاء ضرور ہیں

(ترجمہ از: حضرت شیخ الہندؒ)

حاشیہ شیخ الاسلامؒ: اطمینان اتارا یعنی باوجود خلاف طبع ہونے کے رسول کے حکم پر جمے رہے، ضدی کافروں کے ساتھ ضد نہیں کرنے لگے اس کی برکت سے ان کے ایمان کا درجہ بڑھا اور مراتب عرفان وایقان میں ترقی ہوئی انہوں نے (یعنی صحابہ کرامؓ نے) اول بیعت جہاد کرکے ثابت کردیا تھا کہ ہم اللہ کی راہ میں مرنے لڑنے کے لئے تیار ہیں یہ ایمان کا ایک رنگ تھا اس کے بعد جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کے جذبات کے خلاف اللہ کے حکم سے صلح منظور کرلی تو ان کے ایمان کا دوسرا رنگ یہ تھا کہ اپنے پرجوش جذبات وعواطف کو دبا دیا کہ اللہ اور رسولؐ کے فیصلے کے آگے گردن انقیاد خم کردی...... جب حضور علیہ السلام نے

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ـــ الخ

پڑھ کر صحابہؓ کو سنائی تو انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں مبارکباد عرض کی۔ یا رسول اللہ! یہ تو آپ کے لئے ہوا، ہمارے لئے کیا ہے؟ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں یعنی اللہ نے اطمینان وسکینہ اتار کر مومنین کا ایمان بڑھایا

تاکہ انہیں نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ جنت میں داخل کرے اور ان کی برائیوں اور کمزوریوں کو معاف فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے ان نفوس قدسیہ کی بخشش اور اجر عظیم کا اعلان فرمادیا ہے۔ امت کا فرض ہے کہ صحابہ کرام کو اپنا پیشوا سمجھتے ہوئے صحابہؓ کے بارے میں کسی قسم کی بدگمانی ہرگز ہرگز نہ ہونے دے۔ حضرت نبی علیہ السلام کا ایک ادنیٰ صحابی بھی باقی امت سے افضل ترین ہے کوئی صحیح العقیدہ آدمی صحابہ کرام کے متعلق قطعاً بدگمانی نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی شقی ازلی جیسی صحابہ کرام کے فضائل و مناقب کا انکار کرکے ان سے بدگمانی کا مرتکب ہوگا اور صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع کرے گا تو اس طرح گویا اپنے کافر ہونے کا وہ اقرار کرے گا۔ یہی وہ خاص بات ہے جسے مفسرین اور محدثین اور فقہائے کرام نے بڑی اہمیت سے صحابہ کرام سے متعلق بیان فرمائی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی مشہور کتاب احیاء العلوم میں اس کو تفصیل سے ذکر فرمایا

شیعہ کے ساتھ اختلاف
حق و باطل کا معرکہ ہے جو قیامت تک جاری رہے گا

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرکے اپنا ایک اور احسان بایں الفاظ مقدس بیان فرمایا ہے۔ سورت آل عمران پ ۴ ملاحظہ فرمایئے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○

"اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے رسول کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کو پاک کرتے ہیں اور انہیں قرآن کریم اور دانش و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور یہ لوگ اس سے پہلے غلطی پر تھے۔"

اس آیت میں حضرت نبی کریم ﷺ کے چار کام بیان فرمائے گئے ہیں۔ (۱) آیات الٰہی سنانا۔ (۲) مومنین یعنی صحابہ کرامؓ کے نفوس کو پاک صاف کرنا۔ (۳) قرآن کریم کی تعلیم دینا۔ (۴) حکمت سے فہم و دانشمندی کی تعلیم دینا اور دین اسلام کی باریک باتیں بتا کر صحابہ کرام کی جماعت کو اسلام کی نصرت و امداد کے لئے تیار کرنا حضرت نبی کریم علیہ السلام نے چاروں فرائض کامل و مکمل طور پر انجام دیئے اور صحابہ کرام کی ایک ایسی مقدس بہادر ایثار

جس کا تذکیہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہمیشہ کے لئے پاک ہوگیا...... اس کی پاکیزگی میں شک کرنا کفر ہے

پیشہ جماعت تیار فرمائی جن کے صرف نام سے ہی قیصر و کسریٰ جیسی سپر طاقتیں خوف زدہ ہوکر رہ گئیں۔ جنہوں نے پوری دنیا میں اسلام کو پھیلا دیا یہ ظاہر بات ہے کہ حضرت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست مستفید ہونے والے صرف اور صرف صحابہ کرامؓ ہی تھے بلاواسطے آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو آیات سنائیں۔ تعلیم کتاب و حکمت دی اور آپ نے بنفس نفیس بلاواسطہ ان ہی صحابہ کرامؓ کا تزکیہ فرمایا۔ پھر حضرت نبی کریم کی دنیا سے رحلت کے بعد صحابہ کرامؓ ہی کے ذریعہ یہ مکمل اسلامی احکامات آنے والی امت کے لئے تا قیامت تک جاری ہیں۔ اور جاری رہیں گے باقی امت کی طرف منتقل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت نبی کریمؐ نے ایسے اصول و ضوابط بتادیئے تھے جن پر عمل کرنے سے مومن کا نفس برائیوں سے پاک ہوجاتا ہے مگر صحابہ کرامؓ کی پاکیزگی اور تزکیہ حضرت نبی علیہ السلام کی صحابیت کا نتیجہ تھی اور آپؐ نے اپنے قلب مبارک کی نورانیت سے انہیں ایک لمحہ میں جملہ عیوبات سے پاک کردیا تھا اب جو بدبخت نبی علیہ السلام کے کسی صحابی ؓ کو ناقص یا برا کہتا ہے تو وہ یقیناً حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تزکیہ کرنے کا بھی منکر ہے۔ واضح ہورہا ہے کہ تزکیہ یعنی صحابہ کو کلی طور پر پاک کردینے

آنحضورؐ نے بنفس نفیس بلاواسطہ تمام صحابہ کرام کا تذکیہ فرمایا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد تمام احکامات صحابہ کرامؓ رضوان اللہ علیہم کے ذریعہ اور واسطہ ہی سے دیگر امت تک پہنچے۔

کے معنی ہی یہ ہیں کہ جسے نبی کریم علیہ السلام نے پاک کیا تھا وہ ہمیشہ پاک ہوگیا ہے یعنی یزکیہم کے جملے نے بتلا دیا کہ ہر صحابیؓ کا نفس [illegible] پاک صاف ہوگیا کسی صحابیؓ میں بھی اس نبوی تزکیہ کے بعد پھر کوئی اخلاقی یا دینی کمزوری باقی نہیں رہی تھی۔ اس تزکیہ کو حضرت نبی کریم علیہ السلام کا معجزہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ ایک پوری قوم کو چند سالوں کی بہت ہی قلیل مدت میں اعلیٰ اخلاقی عملی، علمی، فکری اور بہت ہی بلند روحانی درجات تک آپ نے پہنچا دیا۔ شیعہ جو اکثر صحابہ کرامؓ کو تبرا و بکتے رہتے ہیں قرآن کریم کے بیچہ حصص کی مانند اس آیت مقدس کو بھی جھٹلاتے ہیں جس کا انکار خالص کفر ہے نہ جانے مجلس عمل والے اس کی کیا توجیہ پیش کرتے ہیں جبکہ قرآن کریم بہت زوردار لفظوں میں واضح اعلان کررہا ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ

"اے ایمان والو! مت بناؤ یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست اس لئے کہ وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے تو وہ انہی میں ہے۔ (ترجمہ از شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)

جبکہ اس کے بالمقابل مجلس عمل والوں نے ایک ایسے خطرناک شیعہ کو جو اہل حق علماء کا قاتل بھی ہے اپنی گود میں لاڈ پیار سے بڑے اکرام سے بٹھایا ہوا ہے اور اسلام کے حقیقی بہی خواہوں سے کلیۃً انقطاع تعلق کر رکھا ہے، ملاحظہ فرمایئے ماہنامہ خلافت راشدہ فیصل آباد کا شمارہ بابت ماہ فروری 2005ء اداریہ بعنوان "پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی تحریک کی ناکامی"...... اس سلسلے میں جب ہمارے نمائندے کا لعدم ملت اسلامیہ کے کنونئر مولانا محمد احمد لدھیانوی سے رابطہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اللہ وسایا نے مجھے بتایا تھا کہ متحدہ مجلس عمل کی ایک جماعت کے سربراہ نے کالعدم سپاہ صحابہ کو اس تحریک میں شامل کرنے پر پابندی لگائی ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان فرمائی تھی کہ اگر کالعدم سپاہ صحابہ کے راہنماؤں کو اس تحریک میں شامل کیا گیا تو "ہماری حلیف شیعہ جماعت کا سربراہ ساجد نقوی ناراض ہوجائے گا۔" لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

محترم قارئین کرام! اس خط کشیدہ جملہ کو بار بار ملاحظہ کرکے خود ہی کوئی نتیجہ اخذ کرلیجئے آہ صد آہ! اگر مجلس عمل کے قائدین کا حدود اربع ہی یہی ہے تو پھر غیروں سے گلہ شکوہ ہی عبث ہے، مفکر اسلام علامہ اقبال مرحوم نے

عداوت کے ساتھ
پکا نوں سے تمہیں امیدیں اپنوں سے نا امیدی ہمیں بتاؤ تو سہی ہماری خطا کیا ہے؟؟ شیعوں کے ساتھ اس قدر حسن رفاقت اور حقیقی اہل سنت کے ساتھ اس قدر عداوت کیا، اس بارے میں قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمٰن اور مجلس کے سربراہ قاضی حسین احمد کوئی اطمینان بخش جواب سے سرفراز فرمائیں گے؟ ہماری گزارش تو یہ ہے کہ
مجلس عمل کے راہنماؤ آپ ہی اپنی جفاؤں پر غور کرو ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی!
اگر حکومت شیعوں کے ساتھ سپاہ صحابہ کو مذاکرات کی میز پر بٹھانے سے قاصر ہے تو مجلس عمل اس کا اہتمام کرے۔ صدق اور کذب واضح ہو جانے کے بعد پھر مجلس عمل کا فرض بنتا ہے کہ وہ اہل حق کا ساتھ دے۔ سب جانتے ہیں کہ "میں نہ مانوں" اس مسئلہ کا حل نہیں۔ یہ حق و باطل کا معرکہ ہے جو تا قیامت جاری رہے گا، حق و باطل میں ضرور تمیز کیجئے۔۔۔۔۔۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اسلاف کرام کی چند ایسی عبارات کے حوالے بھی درج کر دیئے جائیں کہ منکرین عظمت صحابہؓ یعنی شیعوں کے بارے میں حقد مین اسلام کی آراء کیا ہیں؟

1)۔۔۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے ساتھی بھی منتخب فرمائے ان میں سے کوئی میرا وزیر ہے کوئی میرا مددگار ہے اور کچھ کو میرا رشتہ دار بنایا جس نے ان کو برا کہا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔ ایسے شخص کی نہ توبہ قبول ہوگی نہ فدیہ۔ نہ فرض اور نہ نفل قبول ہوگی۔ او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بحوالہ طبرانی حاکم)

2)۔۔۔۔حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا کہتے ہیں تو پھر تم ان سے یہ کہو کہ خدا کی لعنت ہو ایسے شریر لوگوں پر۔ (ترمذی)

3)۔۔۔۔امام ابوزرعہؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی صحابیؓ کی تنقیص یا توہین کرے وہ زندیق ہے۔

4)۔۔۔۔سہل بن عبداللہ تستریؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی توقیر نہ کرنے والا ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(بحوالہ مظاہر حق جدید، جلد 5)

اگر مرکزی حکومت شیعہ کو کالعدم ملت اسلامیہ کے قائدین کیساتھ

مذاکرات کی میز پر لانے سے قاصر ہے تو پھر مجلس عمل کی صوبائی حکومت

اس کا اہتمام کیوں نہیں کر لیتی؟ تاکہ مسئلہ ہمیشہ کیلئے حل ہو جائے۔

5)۔۔۔۔حضرت ایوب سختیانیؒ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صحابہ کرامؓ کی تعریف کرتا ہے وہ بہر حال منافقت سے پاک ہے اور جو صحابہ کی بے ادبی کرتا ہے وہ منافق ہے۔ بدعتی ہے۔ سنت رسول اللہ کا مخالف ہے مجھے یقین ہے کہ اس کا کوئی عمل بھی قبول نہ ہوگا۔ (بحوالہ حکایات صحابہ)

6)۔۔۔۔اسی طرح قرآن کو محرف جاننا، کسی صحابیت میں شک کرنا یا ان کی فضیلت میں تردد کرنا یا قذف تہمت صدیقہ طیبہ طاہرہ عمیرا کو سچ جاننا موجبات کفر ہے جس کے یہ عقائد ہوں وہ قطعی کافر ہے اسی طرح جو خلافت صدیقؓ کا انکار کرے وہ اجماع قطعی کا منکر قرار پاتا ہے اور اجماع قطعی کا منکر کافر ہے۔ (از: مظاہر الحق جلد پنجم)

7)۔۔۔۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحابہ کرامؓ کو برا کہنے والا واجب القتل ہے۔ (مظاہر حق)

8)۔۔۔۔قاضی عیاضؒ نے فرمایا جو شخص حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو برا کہے گا وہ مستوجب قتل ہے۔ (مظاہر حق) اسی طرح کتاب امیر میں مرقوم ہے کہ صحابہؓ کو برا کہنا اور حضرات شیخین کو برا کہنا کفر ہے۔ (مظاہر حق)

9)۔۔۔۔حضرت مجدد الف ثانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص ابوبکرؓ و عمرؓ یا عثمانؓ یا امیر معاویہؓ یا عمرو ابن العاصؓ یا دیگر جمیع صحابہؓ کو برا کہے یا اگر یہ کہے کہ یہ حضرات گمراہی پر تھے یا العیاذ باللہ کفر پر تھے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اگر ان کے علاوہ گالیوں میں سے گالی دے تو سخت سزا دی جائے گی۔ (بحوالہ مقام صحابہ از حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ)

10)۔۔۔سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے جسے دین کی راہ اختیار کرنی ہو وہ صحابہ کرامؓ کی راہ اختیار کرے۔ جو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ ہیں جو اس امت محمدیہ کا سب سے افضل ترین طبقہ ہے۔ قلوب ان کے پاک تھے۔ علم ان کا گہرا تھا۔ تکلف و تصنع ان میں معدوم تھا اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور دین کے برپا کرنے کے لئے چن لیا تھا اس لئے ان کی فضیلت اور بزرگی کو پہچانو ان کے نقش قدم پر چلو اور طاقت بھران کے اخلاق اور ان کی سیرتوں کو مضبوط پکڑو اس لئے کہ وہی ہدایت کے سیدھے راستے پر تھے۔ (بحوالہ رواہ رزین مشکوٰۃ شریف)

تک عشرۃ کاملہ۔ بندہ عفا اللہ عنہ نے مجلس عمل کی قیادت کے لئے یہ دس منبری حوالہ جات بطور ہدیہ پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔ ورنہ اس قسم کے ہزاروں بزرگان دین کے حوالہ جات ہمارے پاس محفوظ ہیں بقول کے

من آنچہ شرط بلاغ است باتو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال
اگر کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

خدا کے نزدیک صحابہ ﷺ کا مقام:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔۔۔۔الخ (الانعام)

"اور مت دور کر (اے اللہ کے نبی) ان لوگوں کو (یعنی صحابہ کرامؓ کو) جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام چاہتے ہیں اسی کی رضا یعنی اللہ رب العلمین کی رضا کے لئے صبح و شام اللہ تعالیٰ کو پکار رہے ہیں۔

حاشیہ شیخ الاسلامؒ: یعنی رات دن اس کی عبادت میں حسن نیت اور اخلاص کے ساتھ مشغول رہتے ہیں، جب ان کا ظاہر حال یہ بتلا رہا ہے کہ شب و روز خدا کی عبادت اور رضا جوئی میں مشغول رہتے ہیں تو اس کے مناسب ان سے معاملہ کیجئے ان کا باطنی حال کیا ہے۔ یا اخروی انجام کیا ہوگا اس کی تفتیش و محاسبہ پر معاملات موقوف نہیں ہو سکتے یہ حساب نہ آپ کا ان کے ذمہ ہے نہ ان کا آپ کے ذمے۔ لہٰذا اگر بالفرض آپ دولت مندوں کی ہدایت کی طمع میں ان غریب

بزرگوں کا قول ہے
جو شخص صحابہ کرامؓ کی تعریف کرے گا وہ ہمیشہ کے لئے منافقت سے پاک رہے گا جو بے ادبی کرے گا پکا منافق ہوگا۔

مخلصین (صحابہ کرامؓ) اپنے پاس سے ہٹانے لگیں تو یہ بات بے انصافی کی ہوگی۔"

موضح القرآن میں حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کافروں میں بعض سرداروں نے آنحضرتؐ سے کہا کہ تمہاری بات سننے کو ہمارا دل چاہتا ہے لیکن تمہارے پاس بیٹھتے ہیں رذیل لوگ (یعنی صحابہ کرامؓ) ہم ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتے اس پر یہ آیت اتری یعنی خدا کے طالب (صحابہ کرامؓ) اگرچہ غریب ہیں مگر انہی کی خاطر مقدم ہے۔ یعنی دولت مندوں کو غریبوں سے آزمایا ہے کہ ان کو ذلیل دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ یہ کیا لائق ہیں۔ اللہ کے فضل کے اور اللہ ان کے (یعنی صحابہ کرامؓ) کے دل دیکھتا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا حق مانتے ہیں..... یعنی مومنین کو کامل سلامتی اور رحمت و مغفرت کی بشارت سنا دیجئے تاکہ ان غریبوں (صحابہ کرامؓ) کا دل بڑھے اور دولت مند منکرین کے طعن و تشنیع اور تحقیر آمیز برتاؤ سے شکستہ خاطر نہ رہیں۔ اس لئے ہم احکام و آیات تفصیل سے بیان کرتے ہیں نیز اس لئے کہ مومنین (صحابہ کرامؓ) کے مقابلہ میں مجرمین (منکرین صحابہ کرام اور عدوان صحابہ کرامؓ) کا طریقہ بھی واضح ہو جائے۔

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایا صحابہ کرام کے بارے میں جب عدوان صحابہ کرام نے ان مقدس نفوس کی ادنیٰ سی تحقیر کی تو خود اللہ رب العلمین نے جن کا فرمان ہے کہ

إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي

میری رحمت والی صفت غضب والی صفت پر غالب ہے۔

کس قدر زوردار لفظوں میں صحابہ کرامؓ کا دفاع فرما رہے ہیں۔ جب خود اللہ تعالیٰ کو صرف اتنا ہی گوارہ نہیں ہو سکا کہ صحابہ کرامؓ کو حضرت نبی علیہ السلام اپنی مبارک مجلس سے تھوڑی دیر کے لئے رخصت کر کے صحابہ کرامؓ کے بالمقابل ان کے مخالفین سے بات چیت کریں۔ حضرت نبی کریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِينَ کہ اگر اے پیغمبرؐ تو نے ان کو (یعنی صحابہ کرامؓ کو دور کرنے لگیں تو بس پھر ہو جائے گا تو بے انصافوں میں یعنی انصاف یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کا ہر لحاظ سے خیال کیجئے۔ اللہ اکبر! اگر اب بھی قسمت کی خرابی کے باعث صحابہ کرامؓ کی شان مقدس کو کوئی نہ سمجھ سکے تو اس کو اپنی بدقسمتی کا ماتم کرنا چاہیے بقول کسی

اگر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ان نام نہاد مصنوعی تاریخ کا سہارا لینے والے شپروں کو ہمارا کھلا چیلنج ہے جو ناحق دلاوری کے مدعی ہیں مگر صحابہ کرامؓ سے حسن ظن نہیں رکھتے۔ منقول ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظمؓ کی مجلس میں کسی نے آدمی صحابہؓ کی شان میں کوئی برا جملہ کہا تو حضرت امیر المومنین نے یہ سن کر فرمایا "دعونی اقطع لسانہ" مگر جہادر آواز میں فرمایا: "دعونی مجھے چھوڑ دو صحابی رسولؐ کے خلاف بکنے والی اس زبان کو میں کاٹ کر باہر پھینک دوں۔"

اگر آج بھی حضرت عمر فاروقؓ کے اس فرمان دعونی اقطع لسانہ پر عمل کیا جائے تو فسادات کی جڑ خود بخود کٹ جائے گی۔ (کتاب الشفاء)

دفاع صحابہ کرامؓ اسلام کا جزو لاینفک:

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا صحابہ کرام کی معرفت سے آنے والے سب مسلمانوں سے یہ وعدہ ہے جس کا اعلان تاقیامت قرآن کریم کرتا رہے گا کہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ
يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ"

"اے ایمان کی دولت عظمیٰ سے سرفراز مسلمانو! اگر تم مدد کرو گے اللہ (کے دین اور اس کے پیغمبرؐ کی) تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جما دے گا تمہارے پاؤں۔"

صحابہ کرامؓ کا دور خیر القرون اس پر گواہ ہے کہ جب صحابہ کرامؓ نے سچائی کے ساتھ اللہ کے دین کی امداد کے لئے اپنا تن من دھن وطن سب کچھ قربان کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی بھرپور مدد فرمائی چنانچہ آج کے امریکہ صاحب سے کئی گنا زیادہ طاقتور قیصر و کسریٰ کی دو بہت بڑی سپر طاقتیں اللہ تعالیٰ کے سچے فرمانبردار اصحابؓ رسولؐ کے ذریعے زیر و زبر نیست و نابود ہو گئیں۔ آج اصحابؓ رسولؐ پر تبرہ کیا جا رہا ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہے کہ اندرونی و بیرونی تخریب کاری سے حکومت خائف ہے۔ تخریب کار دن دہاڑے جہاں مسلمانوں کا مال لوٹ رہے ہیں وہاں یکے بعد دیگرے علماء حق کو اسلام آباد، کراچی اور بڑے محفوظ مقامات پر بڑی بے دردی سے شہید کر رہے ہیں۔ سب کچھ جانتے کے باوجود حکومت خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ آج تک بیسوں علماء کرام کو شہید کرنے والے ظالم تخریب کاروں کو گرفتار نہیں کیا جا سکا، اس لئے وقتاً وقتاً سے وہ علمائے حق کے مقدس اجسام کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دندنا رہے ہیں۔ جنہیں کوئی پوچھنے والا بھی نہیں [illegible]۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صحابہ کرامؓ کے تینوں طبقات مہاجرین انصار اور مکہ مکرمہ فتح ہونے کے بعد مشرف اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرامؓ اپنے کلام میں ذکر خیر فرما کر اپنی رضا اور خوشنودی کا اعلان فرمایا ہے۔ تو اب اگر کوئی اپنی حماقت کے باعث اس مقدس جماعت کی مخالفت کرتا ہے تو صحابہ کرامؓ کا دفاع جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اسی طرح ہر مومن مسلمان صحابہ کرامؓ کا عادلانہ دفاع اپنے ذمہ لازم سمجھے۔

صحابہ کرام کے للّٰہی کارنامے: روم کی لڑائی جس میں صحابہ کرامؓ نے کفار کو شکست عظیم سے دوچار کر کے پوری دنیا میں اپنی خداداد قوت کا لوہا منوالیا تھا، اس مضمون کی مناسبت سے اس کا مختصر سا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے اور ایمان تازہ کیجئے: مین لڑائی کے دوران جرجیس بھاگ کر فوج میں گھس چکا تھا اور رومیوں کو ڈرا رہا تھا کہ سامنے موت کے سوا کچھ نہیں اصحاب محمدؐ سے مقابلہ نہیں ہو سکتا ہے صلح کر لو لوگوں نے کہا شرم کرو خود بھی بھاگ آئے ہو اور اب دوسروں کو بزدل بنا رہے ہو۔ پھر رومیوں نے عزرائیل سے کہا کہ یاد رہے عزرائیل بھی روم کے ایک صوبے کا گورنر تھا جس کو اپنی بہادری پر بہت ہی فخر تھا۔ کہ گلوس تو قید ہو گیا ہے۔ گلوس نے خوب مقابلہ کیا ہے اب معاہدہ کے مطابق آپ مقابلہ کے لئے نکلیں اور اس بدوی کو قتل کر دیں عزرائیل نے جواباً کہا کہ اے قوم اگر یہ آدمی مارا گیا تو اس کے قائم مقام عرب میں دوسرے لوگ بھی ہیں اور اگر میں مارا گیا تو تم بکریوں کی طرح بغیر چرواہے کے رہ جاؤ گے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اصحاب محمدؐ پر سب مل کر مجموعی حملہ کریں مگر ان لوگوں نے کہا کہ معاہدہ کے مطابق تمہے نکلنا ہوگا۔ ہمارے نکلنے میں عورتوں اور بچوں کے قتل عام کا خطرہ ہے۔ گلوس کے حامیوں نے کہا کہ شاباش جلدی کرو۔ لکوم گلوس سے زیادہ قیمتی نہیں ہو عزرائیل نے کہا کہ میں تدبیر کی بات کرتا تھا میں کوئی ڈرنے والا تھوڑا ہوں، ابھی جاتا ہوں اور اس شخص کو یعنی سپاہ سالار خالد بن ولیدؓ کو) دکھا دیتا ہوں کہ بہادری کس چیز کا نام ہے۔ گلوس تو بے کار آدمی تھا تم میرے کارناموں کو ابھی دیکھ کر بہت خوش ہو گے یہ کہہ کر پاپیادہ ہوا اسلحہ چھین لیا اور پھر عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر خالد بن ولید کے قریب گیا اور کہا کہ اے عربی قریب ہو جاؤ چونکہ وہ عربی زبان جانتا تھا اس کے یوں کہنے پر سیدنا حضرت خالد بن ولیدؓ بہت ہی غصہ ہوئے اور فرمایا اے اللہ کے دشمن تم قریب آ جاؤ تاکہ میں تیرا سر توڑ دوں۔ عزرائیل نے کہا کہ میں خود آتا ہوں اور پھر قریب آ کر کہا کہ اے عربی تو نے یہ کیا کیا کہ خود آ گئے اگر تم مارے گئے تو پیچھے سب لوگ بکریوں کی

طرح رہ جائیں گے۔ سیدنا حضرت خالد بن ولید نے فرمایا کہ اللہ کے دشمن تو نے ابھی مجھ سے کچھ دیر پہلے دو نوجوانوں کو دیکھ لیا وہ کیسے لڑے اور یاد رکھو کہ میرے پیچھے ایسے لوگ ہیں کہ یَعُدُّوْنَ الْمَوْتَ مَغْنَمًا وَالْحَيَاتَ مَغْرَمًا یعنی جو موت کو غنیمت اور زندگی کو بوجھ سمجھتے ہیں۔

خالد تم کون ہو؟ عزرائیل! کیا تو نہیں جانتا کہ سواروں کا شہسوار ہوں ترکی لشکروں اور جرامقہ جیسی قوموں کو موت کے گھاٹ اتارنے والا ہوں۔

خالد تیرا نام کیا ہے؟

عزرائیل! ملک الموت کا میں ہمنام ہوں، عزرائیل میرا نام ہے۔

یہ سن کر مسلمانوں کے سپاہ سالار اعظم سیدنا حضرت خالد بن ولید ہنسے اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے دشمن تیرا ہمنام تیرا مشتاق ہے تاکہ وہ تجھے جہنم رسید کرے، وہ تجھے بہت ہی یاد کر رہا ہے (یعنی عزرائیل علیہ السلام)

عزرائیل! تمہارے دین کی تمہیں قسم ہے یہ بتاؤ کہ تو نے کلوس کے ساتھ کیا کیا؟

حضرت سیدنا خالدؓ..... وہ سامنے رسیوں میں جکڑا ہوا بندھا ہوا ہے۔ عزرائیل! وہ شخص تو قوم کا سردار ہے تو نے اُسے قتل کیوں نہیں کیا؟

سیدنا خالدؓ! اس لئے کہ تجھے بھی اس کے ساتھ ملا کر قتل کر دوں۔

عزرائیل! ایک ہزار دینار لے لو دس جوڑے ریشم اور پانچ گھوڑے بھی مجھ سے لے کر اس کو یعنی کلوس کو قتل کر دو اور اس کا سر مجھے دیدو۔''

غور فرمائیے کفر بظاہر باہم دگر کتنا ہی ایک دوسرے کی خیر خواہی کا مدعی ہو مگر واقعتًا ان کے دل میں محبت کی بجائے عداوت بھری ہوتی ہے..... سیدنا خالد بن ولید..... یہ تو اس کا فدیہ ہوا ذرا بتاؤ کہ اپنے قتل کا کیا فدیہ دو گے؟

تو عزرائیل نے آگ بگولہ ہو کر کہا کہ بتاؤ تم کیا لو گے؟

سیدنا خالدؓ! ذلت و خواری کی حالت میں تیرا فدیہ خود تیری جان ہے.....

عزرائیل نے کہا کہ اے عربی ہم جتنا تمہارا اکرام کرتے ہیں تم اتنا ہی ہمارا مذاق اڑاتے ہو۔ اب تم سنبھل جاؤ میں حملہ کرتا ہوں..... سیدنا حضرت خالد نے بھی تیاری کر لی دو طرفہ حملہ ہوا۔ آگ کے شعلے بلند ہوئے۔

عزرائیل پورے شام میں اپنی شجاعت میں مشہور تھا کہنے لگا۔ اپنے دین کی قسم میں تجھ کو ابھی ابھی ہلاک کر سکتا ہوں۔ مگر میں صلح چاہتا ہوں۔ تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر مجھے ترس آتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ تم میری قید میں خود آ جاؤ بعد میں صلح کر کے میں تجھے چھوڑ دوں گا اور تم ہمارے مقبوضہ علاقوں کو خالی کر دو گے۔ سیدنا حضرت خالدؓ نے فرمایا: عدو اللہ..... اللہ کے دشمن تو کس لالچ میں پڑا ہوا ہے۔ میرے ساتھ وہ جماعت ہے جس نے اپنی جانوں کو جنت کے بدلے فروخت کر دیا ہے۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس پر ایک زوردار حملہ کیا عزرائیل نے بھی فنون حرب کے جوہر دکھائے اور اپنے دعوؤں اور ڈینگیں مارنے پر پشیمان ہو کر کہا کہ

اے عربی! یہ کیا مذاق ہے؟

سیدنا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا مذاق تو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہے جو تلوار ضرب ہے لو تم ہوشیار ہو جاؤ۔ پھر حضرت سیف اللہ خالد نے تلوار کا وار کیا مگر خدا کی قدرت کہ تلوار اُچٹ گئی سیدنا خالد کے وار سے بچ کر یہ اللہ تعالیٰ کا دشمن بڑبڑا کر بھاگنے لگا اس نے محسوس کر لیا تھا کہ خالد کا مقابلہ بہت ہی مشکل ہے۔ جب وہ بھاگ رہا تھا تو سیدنا حضرت خالد سیف اللہؓ اس کا تعاقب کر رہے تھے۔ حضرت خالدؓ کا گھوڑا تھکا ہوا تھا اس لئے کچھ پیچھے رہ گیا مگر عزرائیل نے سوچا کہ خالد مجھ سے ڈر گیا ہے تو پھر عزرائیل وہیں پر کھڑا ہو گیا کہ خالد آ جائے اور میں اُسے قید کر کے اسیر بنالوں۔ حضرت سیدنا خالدؓ جب پہنچے تو آپؓ کا گھوڑا بہت تھکا ہوا تھا، پسینہ سے دونوں شرابور ہیں۔ تو اس مشرک نے بڑی کرخت آواز میں کہا کہ یہ تم مت سوچو کہ میں تم سے بھاگ گیا تھا۔ میں تو یہ چاہتا تھا کہ میں تجھے تیرے ساتھیوں سے دور کر دوں اور تجھے قید کر کے جیل میں ڈال دوں، جوابًا سیدنا حضرت سیف اللہ خالدؓ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ قید کون ہوگا؟ پھر نرمی سے عزرائیل نے کہا کہ اے عربی بھائی اپنے اوپر رحم کرو ترس کھاؤ ہٹ دھرمی سے کام مت لو اور تسلیم ہو جاؤ ورنہ میں تجھے موت کا جام پلا دوں گا۔ میں ارواح کو قبض کرنے والا ہوں۔ میں ملک الموت عزرائیل ہوں۔ اس لئے میرا نام ملک الموت کے نام سے تجویز کیا گیا ہے۔ حضرت سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے اب اپنی گرجدار آواز میں فرمایا اے دشمن خدا اور دشمن رسول مصطفیٰ ﷺ میرا گھوڑا کمزور ہو گیا تھا اس وجہ سے تجھے میرے بارے میں لالچ آ گئی ہے میں تجھے پیدل ہو کر، ان شاء اللہ تعالیٰ قتل کروں گا۔ جب تک تو مجھ سے بھاگ نہ جائے اور پھر پیدل ہو کر حضرت خالد نے اپنی تلوار سے اس کے گھوڑے کو مارا اور شیر ببر کی طرح تلوار ہلاتا ہوا سامنے آیا۔ جب عزرائیل نے دیکھا کہ یہ تو پیدل ہو گیا ہے تو ان کو پھر اور لالچ آ گئی کہ اب یہ قابو ہو جائے گا اور بہت آسانی کے ساتھ اسے میں قید کر لوں گا اور گدھ اور چیل کی طرح سیدنا حضرت سیف اللہ پر حملہ آور ہوا۔ حضرت خالد نے جب جوابی کارروائی کی تو عزرائیل بھاگنے لگا۔ حضرت خالد نے یہ کہتے ہوئے اس کا تعاقب کیا کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن تیرا ہم نام تجھ پر غصہ ہو رہا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ تیری جان لے لے، یہ کہہ کر حضرت سیف اللہ آگے بڑھے اور جبر زین سے مشرک کو اٹھا لیا اور اپنے قبضہ میں کر لیا اور یہ نام نہاد عزرائیل شیر اسلام کے قبضہ میں آ کر گرفتار کر لیا گیا۔ پھر کلوس اور عزرائیل پر اسلام پیش کیا گیا ان دونوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو سیدنا حضرت ضرارؓ اور حضرت نافع نے ان دونوں کو جہنم واصل کر دیا۔ (فتوحات شام)

صحابہ کرام ایک خدائی جماعت ہے جنہوں نے پوری کائنات میں اسلام کو من کل الوجوہ درختوں کے پتے کھا کھا کر متعارف کرایا ہے۔ بقول اقبالؒ

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

یہ گھوڑے کس نے دوڑائے، یہ اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیے۔ (جاری ہے)

کالم نویس حضرات سے

کالم نویس حضرات سے گزارش ہے:

- ⊛ اپنی نگارشات ہر ماہ کے پہلے عشرہ میں دفتر خلافت راشدہ میں پہنچانے کا اہتمام فرمایا کریں۔
- ⊛ مضامین خوش خط صاف اور ورق کے ایک طرف لکھیں۔
- ⊛ غیر ضروری طوالت سے گریز کریں۔
- ⊛ مضامین یا کسی بھی تحریر میں ضرورت کے وقت حوالہ ضرور لکھیں۔
- ⊛ فوٹو کاپی بھیجنے سے گریز فرمائیں۔
- ⊛ نقل یا چوری شدہ تحریر نہ بھجوائیں۔
- ⊛ کسی بھی تحریر یا نظم کے انتخاب کی صورت میں تخلیق کار کی رضامندی ضروری ہے۔

ایڈیٹر

جدید دور میں دنیا بھر میں اسلام کی اشاعت کیلئے بنیادی کتاب

اسلام کے بارے میں قدیم وجدید تصورات کا حسین امتزاج

یہ کتاب
علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
نے جیل میں مکمل کی

طلوعِ سحر

المعروف

دنیا بھر کے غیر مسلموں کی
طرف سے اسلام پر
10 اعتراض کا مفصل جواب

پیغامِ اسلام اقوامِ عالم کے نام

علامہ فاروقی شہیدؒ فرماتے تھے کہ "یہ کتاب لاکھوں غیر مسلموں کی ہدایت کا سبب بنے گی۔" انشاء اللہ

- غیر مسلم حکمرانوں کو **اسلام** کی دعوت
- مذہب کی ضرورت اور مالک کی پہچان
- انسان کی حقیقت کے متعلق مختلف نظریات
- مذاہب عالم میں **اسلام** کی امتیازی خصوصیات
- **اسلام** کا ابتدائی تعارف
- **اسلام** ایک دین رحمت
- **اسلام** کا اخلاقی اور معاشرتی نظام
- **اسلام** کا روحانی نظام
- **اسلام** کا حکومتی وعدالتی نظام
- **اسلام** اور عورت

اعلیٰ کتابت
خوبصورت طباعت
مضبوط جلد
صفحات: 536
قیمت فی نسخہ -/200 روپے

پیشگی رقم بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔
ڈاک خرچ بذمہ ادارہ ہوگا۔

آج ہی اپنے قریبی بکسٹال سے طلب فرمائیں

- **اسلام** کا ازدواجی قانون
- **اسلام** کا نظام تعلیم
- **اسلام** میں مساوات اور عدل اجتماعی
- **اسلام** اور عزت نفس
- **اسلام** کا معاشرتی اور اقتصادی نظام
- **اسلام** اور معاشرتی امن
- **اسلام** کا نظام جہاد
- **اسلام** اور جدید ترقی
- **اسلام** میں غلاموں کے حقوق
- **اسلام** اور غیر مسلم اقوام

روزمرہ کے دینی مسائل کا حل

ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد پاکستان فون: 640024
E-mail:Tahirengr@hotmai.com

CamScanner

تحریر: [illegible] صدیقی
سعودی عرب

اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے جرنیل

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

نام: سلیمان خالدؓ

لقب: سیف اللہ کا لقب خود محمد رسول اللہؐ نے رکھا تھا۔

نسب: ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرۃ..... مرۃ حضورؐ کے ساتویں پشت میں دادا ہیں اس وجہ سے حضرت خالد کا شجرہ نسب ساتویں پشت میں حضورؐ سے مل جاتا ہے۔

والدہ: حضرت خالدؓ کی والدہ کا نام لبابہ صغریٰ بنت الحارث ہے۔ آپ حضرت ام المومنین میمونہ بنت حارثؓ کی ہمشیرہ ہیں۔ اس طرح حضورؐ حضرت خالد کے حقیقی خالو ہیں۔

خاندان: حضرت خالد کے 6 بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ آپؓ کے بھائیوں میں ہشام اور ولید مسلمان ہوئے۔ بہنوں میں سے ایک کی شادی حضرت صفوان بن امیہ کے ساتھ ہوئی اور دوسری کی حارث بن ہشام کے ساتھ۔ حضرت خالدؓ کے والد ولید مکہ کے روساء میں شمار ہوتے تھے..... مکہ مکرمہ سے لے کر طائف تک ان کے باغات تھے۔ آپ کا تعلق مخزوم قبیلے سے تھا۔ جو قریش کے قبیلہ بنو ہاشم کے بعد مرتبے میں دوسرے نمبر پر تھا۔ آپؓ کے والد کی ثروت کا یہ حال تھا کہ ایک سال بنو ہاشم سے مل کر غلاف کعبہ چڑھاتے اور ایک سال ولید تنہا غلاف کعبہ چڑھاتے تھے۔

پیدائش: حضرت خالدؓ کی پیدائش کی صحیح تاریخ کسی کتاب میں مذکور نہیں تاہم مختلف حوالوں سے صرف اس قدر معلوم ہے کہ ظہور اسلام کے وقت آپ کی عمر 17 سال تھی۔

بچپن اور شباب: عرب کے رواج کے مطابق حضرت خالدؓ کی پرورش بھی مکہ سے باہر دیہاتی ماحول میں ہوئی۔ حضرت خالدؓ نے ایک ایسے ماحول میں ہوش سنبھالا جہاں شہسواری، نیزہ بازی، شمشیرزنی اور جنگی داؤ پیچ کے سوا دوسرے ذکر اذکار بہت کم تھے۔ مشہور روایتوں کے مطابق حضرت خالدؓ بچپن ہی سے نہایت پھرتیلے نڈر اور صاحب تدبیر تھے جوان ہو کر آپ کی شجاعت کا رنگ نکھرا اور آپ قریش کے منتخب جوانوں میں شمار ہونے لگے۔

قبول اسلام: حضرت خالد کا قبول اسلام بھی غیر معمولی ہے۔ مورخین کے مطابق صلح حدیبیہ کے موقعہ پر آپؓ کے دل میں اسلام کی روشنی چمکنے لگی۔ صلح حدیبیہ اسلام کا تاریخی واقعہ ہے۔ جس کے ذریعہ عرب کے بڑے بڑے سورما اسلام کے ظل عاطفت میں جگہ پا گئے۔ حضرت خالد کے دل میں بھی غیر محسوس طور پر اسلام سے محبت پرورش پا رہی تھی۔ وہ دل و جان سے یہ بات محسوس کرتے تھے کہ کسی نہ کسی وقت سارے عرب پر اسلام کا پرچم بلند ہونے والا ہے۔ اس خیال سے انہوں نے قریب سے آنحضرتؐ کی نقل و حرکت انداز گفتگو، طرز عمل، کردار اور اسوہ حسنہ کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ انہوں نے بہت جلد محسوس کیا کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کے اصحابؓ بہت ہی پاکیزہ زندگی گزارنے والے لوگ ہیں، ان کی سچائی، بے نفسی، سادگی، حسن سلوک، رعب و جلال اور فکر و نظر کی جاذبیت دیکھ کر حد درجہ متاثر ہوئے۔ ادھر آنحضرت بھی آپ کی صلاحیتوں سے بے خبر نہ تھے۔ حضورؐ کو وحی کے ذریعے اس کی خبر ہوئی کہ خالدؓ کا دل اسلام کی روشنی سے آراستہ ہو رہا ہے۔ یہاں اس بات سے حضرت خالدؓ کے مرتبہ و مقام کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت خالدؓ اللہ تعالیٰ کو اتنے پسند ہیں کہ وحی کے ذریعے حضورؐ کو پہلے بتا دیا کہ خالدؓ آپ کے مرید بننے والے ہیں۔ وحی کے ذریعے معلوم ہونے کے بعد آپؐ نے حضرت خالدؓ کے بھائی ولید سے جو اس سے پہلے آغوش اسلام میں آچکے تھے۔ آنحضورؐ نے فرمایا: ولید! آپ کے بھائی خالدؓ پر اسلام کی سچائی ظاہر ہو چکی ہے پھر وہ اسلام کیوں نہیں لاتا؟

آنحضرت کا یہ ارشاد سن کر حضرت ولید نے اپنے بھائی خالد کے نام درج ذیل خط لکھا:

''بھائی خالد! معلوم ہوا آنحضرت کو تم خود بخود کیوں یاد آگئے، حضور کہتے تھے، خالدؓ پر اسلام کی حقانیت ظاہر ہو چکی ہے۔ وہ اسلام کیوں نہیں لاتا۔ بھائی تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ جلد آ کر اسلام کی دولت حاصل کرو اور اس میں ایک لمحہ کی تاخیر نہ کرو۔''

(از کتاب خالدؓ بن ولید، از سید امیر احمد صفحہ: 18)

حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ ولید کا خط دیکھتے ہی میری یہ حالت ہو گئی کہ بے اختیار میری زبان سے کلمہ توحید جاری ہو گیا اور جی چاہا کہ پر لگا کر حضرت محمدؐ کے پاس پہنچ جاؤں اور اپنا تن من دھن سب آپ پر نثار کر دوں۔ چنانچہ حضرت خالدؓ نے مکہ سے مدینہ کا سفر کیا۔ حضرت خالدؓ اپنے ایمان لانے کا واقعہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''کہ میں نے مدینہ پہنچ کر سفر کے کپڑے اتار کر عمدہ پوشاک زیب تن کیا اور حضورؐ اقدس کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا۔ اسی جگہ میرے پاس میرے بھائی ولید آگئے۔ انہوں نے کہا کئی روز سے مدینہ منورہ کے لوگ آپ کا انتظار کر رہے تھے، آنحضرتؐ فرما چکے ہیں، بہت جلد مکہ کے کئی بہادر ہماری طرف آجائیں گے۔ اس سے لوگوں میں آپ کا بہت اشتیاق ہے۔ آنحضرتؐ سخت انتظار میں ہیں، جلدی کرو۔''

''اس فقرے نے میرے تن بدن میں بجلی پیدا کر دی۔ بس پھر کیا تھا، میں جونہی تاجدار رسالتؐ کے دربار میں حاضر ہوا، میری حالت فرط عقیدت سے غیر ہو گئی، میں دیدار رسول کی خوشی میں دیوانہ ہو گیا اور پروانہ وار حضور کے قدموں میں جا گرا۔''

جس وقت حضرت خالد نے کلمہ توحید پڑھا، آپؐ نے مسکرا کر درج ذیل الفاظ فرمائے

الحمدللہ الذی ھداک الی السلام

''تمام تعریفیں اس خدا کے لئے جس نے آپ کو اسلام کی طرف راغب کر دیا۔''

خالد بن ولیدؓ نے عرض کی:

یارسول اللہؐ! کیا میرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے کیونکہ میں نے اسلام کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔''

آپ نے فرمایا:

''تمہارا اسلام لانا ہی تمام غلطیوں کی معافی ہے۔''

اسلامی خدمات: حضرت خالدؓ کا اسلام قبول کرنا تھا کہ کفر پر غشی طاری ہوگئی۔ آپؓ کے ساتھ عکرمہؓ بن ابوجہل اور عمروؓ بن عاص بھی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرتؐ کی زندگی کے چار سال اور اسی کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کے ادوار حکومت میں حضرت خالدؓ کے کارناموں سے اسلام کی تاریخ مہر نیمروز کی مانند چمک رہی ہے۔

مؤرخین کے مطابق حضرت خالدؓ نے چھوٹی بڑی 125 لڑائیاں لڑیں اور ایک بھی لڑائی میں شکست نہیں کھائی۔ عرب میں مشہور تھا، جس جنگ میں حضرت خالدؓ ہوں گے، اس میں فتح غالب ہے، آپ کثرت وقلب کے اعداد وشمار سے بے نیاز تھے۔ نپولین، سکندر، ہٹلر اور دنیا کے بڑے سے بڑا جرنیل حضرت خالدؓ کی پرچھائیں تک بھی نہیں پہنچ سکا۔ جنگ موتہ سے لے کر ایران کی سب سے بڑی لڑائی تک کون سا موقع ہے، جہاں اس اولوالعزم جرنیل کے انمٹ نقوش نے اسلامی تاریخ کو روشن نہیں کیا۔

خالدؓ میدان جنگ: اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت خالدؓ کی پہلی جنگ میں شرکت کا مختصر سا واقعہ نقل کرتا ہوں، اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلامی جرنیل کی وہ کون سی خصوصیات تھیں جن کے باعث انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ کا لقب عطا فرمایا تھا۔ (کتاب سیرت سیدنا خالد بن ولیدؓ، مصنف: ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی)

غزوہ موتہ جمادی الاوّل 8 ہجری:

یہ غزوہ موتہ پہلا غزوہ ہے جس میں حضرت خالدؓ اسلام لانے کے بعد شریک ہوئے اور یہ غزوہ آپؓ کے ہی ہاتھوں فتح ہوا۔ موتہ کی سرزمین شام کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جب یہ لشکر موتہ پہنچا تو شرجیل نے لشکر اسلام کا احوال معلوم کرنے کے لئے اپنے بھائی سدوس کو پچاس سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ مشرکین کا یہ گروہ مسلمانوں کی بے خبری میں پہنچا اور جنگ شروع ہوگئی۔ چنانچہ سدوس مارا گیا۔ شرجیل اپنے بھائی سدوس کے قتل کی خبر سن کر خوف زدہ ہوگیا اور قلعہ میں پناہ لی۔ روانگی سے قبل آنحضرتؐ نے ہدایت فرمائی کہ اگر زید بن حارثہؓ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب لشکر کے امیر ہوں گے اور اگر جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں اور ان کے بعد مشورے سے سردار مقرر کیا جائے۔ حضورؐ ثنیۃ الوداع تک لشکر کے ہمراہ گئے اور اس کے بعد آپؐ واپس تشریف لے آئے۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ کفار کی فوج کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ چنانچہ زید بن حارثہؓ کی قیادت میں مومنین کی صفیں بن گئیں اور مشرکین کی صفیں بھی بن گئیں۔ حضرت زیدؓ مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے شہید ہوگئے، آپ کی شہادت کے بعد حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے اسلامی علم سنبھالا اور کفار سے لڑنے لگے۔ آپ کا گھوڑا زخمی ہوکر گر پڑا تو آپ پیادہ پا لڑنے لگے۔ اچانک ایک کافر کی شمشیر سے آپ کا دایاں بازو کٹ گیا۔ آپ نے علم اسلام کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ جب وہ بھی کٹ گیا تو اپنے دونوں بازوں کے درمیان علم کو سنبھالا اور کٹے ہوئے بازوؤں کے سہارے اونچا رکھنے کی کوشش کی۔ اسی اثنا میں ایک کافر نے آپ کی کمر پر ایسی تلوار ماری کہ دو ٹکڑے ہو گئے آپؓ کی شہادت پر عبداللہ بن رواحہ نے جھپٹ کر علم اسلامی کو اٹھالیا اور کفار سے مقابلہ کرنے لگے۔ لیکن بہت سے کافروں کو جہنم پہنچا کر آپؓ بھی شہید ہو گئے۔ لڑائی کا عنوان ابتداء ہی سے کچھ بگڑا ہوا تھا۔ ان سرداروں کے شہید ہونے سے کفار کی ہمت اور بڑھ گئی۔ جب عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تو علم اسلامی کو گرتا دیکھ کر کفار اس طرف دوڑے لیکن ثابت بن اقرم نے علم کو فوراً اٹھالیا اور لشکر اسلام سے جو اس وقت ہراساں اور مرعوب تھا مخاطب ہو کر بولے، اے گروہ مسلمین، آپ لوگ کسی ایک شخص کو اپنا امیر بنانے پر متفق ہو جاؤ۔ یعنی آپ لوگ خالد بن ولیدؓ کی امارت پر متفق ہو جاؤ۔ چنانچہ تمام صحابہ اس رائے پر متفق ہو گئے اور حضرت خالد بن ولید کو امیر لشکر بنالیا۔ حضرت خالدؓ نے بڑھ کر حضرت ثابت بن اقرم سے علم لے لیا علم اسلامی کو لیتے وقت آپ نے حضرت ثابت بن اقرم سے کہا: تم مجھ سے عمر میں بڑے ہو اور مرتبے میں بھی کیونکہ تم اصحاب بدر میں سے ہو۔ لیکن حضرت ثابت بن اقرم نے فرمایا: سب کچھ سہی مگر فنون جنگ میں مہارت شجاعت اور مردانگی تمہارا ہی حصہ ہے۔ فی الواقع میں نے تمہیں ہی دینے کے لئے علم اٹھایا تھا۔

> اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی کہ آنحضور ﷺ کو وحی کے ذریعے بتادیا گیا کہ خالد بن ولیدؓ آپ کے مرید بننے والے ہیں

حضرت خالدؓ بن ولید امیر لشکر ہوئے تو مسلمان خوف زدہ ہو کر بھاگ رہے تھے۔ یہ حال دیکھ کر حضرت خالدؓ کے اشارے سے قطبہؓ بن عامر نے پکار کر کہا:

مسلمانو! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ آخر تم موت سے بھاگ کر کہاں جا سکتے ہو۔ وہ تمہیں ہر جگہ آ پکڑے گی۔ پھر کیوں نہ میدان جہاد میں مردوں کی طرح جان دے دیں۔ ذرا غور کرو۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونا اچھا ہے یا بزدلوں اور نامردوں کی طرح بھاگتے ہوئے پشتوں پر دشمن کے تیر کھا کر نامرادی اور ذلت کی موت مرنا۔"

یہ سن کر مسلمان سنبھلے اور حضرت خالدؓ نے حیرت انگیز پھرتی اور ہوش مندی کے ساتھ انہیں منظم کر کے دشمن کو آگے بڑھنے سے روکا۔ لڑائی پورے زور پر تھی کہ شام ہوگئی اور دونوں لشکروں نے اپنے اپنے پڑاؤ کا رخ کیا۔ صبح ہوئی تو میسرہ کو میمنہ کی جگہ استادہ کیا۔ اس صورت حال سے لشکر کی ایسی کایا پلٹ گئی کہ دیکھنے والا یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ وہی لشکر ہے جو کل لڑ رہا تھا۔ مشرکین نے جب لشکر کو اس ترتیب سے دیکھا تو خوف زدہ ہو گئے اور یہ سمجھے کہ رات ہی رات میں مسلمانوں کو کمک مل گئی ہے۔ اس خیال نے ان پر ایسا ہراس طاری کیا کہ مقابلے کی تاب نہ لاسکے اور راہ فرار اختیار کی۔ اس طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت خالدؓ کو مظفر ومنصور کیا اور دشمنان اسلام کو شکست ہوئی۔ جنگ موتہ میں حضرت خالدؓ نے جس بہادری اور تدبر کا ظاہرہ کیا۔ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ کہاں تین ہزار مسلمان اور کہاں ایک لاکھ سے زائد کفار لیکن حضرت خالدؓ کے حسن تدبیر نے اقلیت کو اکثریت پر غالب کر دیا اور کافر خوف زدہ ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گئے۔

> آپؓ کی بے مثال فتوحات سے عرب میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ جس جنگ میں خالدؓ بن ولید ہوں گے اس میں شکست نہیں ہوگی

جنگ موتہ میں دوسرے دن حضرت خالدؓ کا لشکر کی ترتیب کو بدل دینا، ایک بہت بڑی جنگی تدبیر تھی۔ جو خاطر خواہ طریقے پر کامیاب ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح نے ان دشمنان اسلام کی آنکھیں کھول دیں۔ جو اپنی اکثریت کے بل بوتے پر مٹھی بھر موحد صحابہؓ کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔ معتبر روایتوں کے مطابق جنگ موتہ میں حضرت خالدؓ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔ جنگ موتہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ

نے مدینہ کا رخ کیا اور راستے میں ان قلعہ والوں کا محاصرہ کیا جنہوں نے جاتے وقت پریشان کیا تھا۔ اس قلعہ کو فتح کر کے اس پر اسلامی پرچم لہرایا۔

سیف اللہ کا خطاب: جنگ موتہ میں لشکر اسلام کے امراء کے علاوہ دس اور جلیل القدر صحابی بھی شہید ہوئے۔ تاریخی حقائق سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ موتہ کے تمام حالات سے اپنے رسولؐ کو مطلع کر دیا تھا اور حضورؐ اپنے اصحاب کو لڑائی کے حالات سے آگاہ فرما رہے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذھا جعفر فاصیب ثم اخذھا ابن رواحۃ فاصیب

"زیدؓ نے علم اٹھایا اور وہ شہید ہوئے، پھر جعفرؓ نے علم سنبھالا وہ شہید ہو گئے اور ان کے بعد ابن رواحہؓ نے علم اسلامی کو لیا تو وہ بھی شہید ہو گئے۔"

ان الفاظ کو ادا کرتے وقت حضورؐ کی مبارک آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "ابن رواحہؓ کے بعد خالدؓ نے جو اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے علم سنبھالا ہے اور فتح پائی ہے۔"

پھر فرمایا: "یا الٰہی! خالدؓ تیری تلوار ہے تو ہمیشہ اس کو فتح مند رکھیو۔" اسی دن سے حضرت خالد بن ولید کا لقب سیف اللہ ہو گیا۔

وفات: حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت عمرؓ کی خلافت کے پانچویں یا چھٹے سال مدینہ میں وفات پائی، آپ مرض الموت میں فرماتے تھے:

"میں نے عرصہ تک مشرکین کے خلاف جہاد کیا اور بیسیوں جنگوں میں جام شہادت کی طلب میں جان توڑ کر لڑائی کی۔ اپنے آقا کو بارہا ہزاروں ہزاروں کفار کے نرغے میں ڈال دیا۔ لیکن افسوس شہادت کی آرزو پوری نہ ہوئی۔ میرے جسم کے سامنے والے حصے پر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں تلوار یا نیزے کا نشان نہ ہو۔ لیکن افسوس مجھے موت نے بستر پر آ دبوچا ہے۔"

خالدؓ بن ولید بستر پر لیٹے ہوئے تھے تو کچھ صحابہ کرام آئے تو دیکھا کہ خالدؓ بن ولید کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ تو صحابہ کرامؓ نے حیرت سے پوچھا کہ اے خالدؓ آج آپ موت کے ڈر سے رو رہے ہو۔ آپ نے تو اتنی جنگوں میں حصہ لیا اور جہاں پر زیادہ خطرہ ہوا آپؓ وہاں پر جا کر دشمن سے لڑے۔ آپؓ موت سے ڈرتے نہیں، خالد بن ولیدؓ نے ٹھنڈا سانس لے کر فرمایا:

"او ساتھیو! میں موت سے ڈر کر نہیں رو رہا، میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ میں نے اتنی جنگوں میں حصہ لیا اور میرے جسم کے سامنے کے سارے حصہ پر زخم کے نشان ہیں۔ میری کمر پر کوئی بھی زخم کا نشان نہیں ہے۔ لیکن مجھ کو میدان جنگ میں شہادت کی موت نہیں ملی۔ اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ آج گھر میں بستر پر موت آ رہی ہے۔"

> **حضرت خالد بن ولیدؓ نے پرچم اسلام پکڑ کر فرمایا: کمر پر دشمن کے تیر کھا کر ذلت کی موت مرنے سے میدان جنگ میں ڈٹ کر موت کو گلے لگا لینا بہت بہتر ہے**

اس بات پر حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر بھی کبھی فرمایا کرتے تھے کہ خالد بن ولید کو گھر میں موت کیوں آئی۔ میدان جہاد میں شہادت کیوں نصیب نہ ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضورؐ نے خالد بن ولید کو سیف اللہ کا خطاب دیا تھا یعنی کہ اللہ کی تلوار۔ اگر خالد بن ولید کو میدان جہاد میں موت آ جاتی تو اس وقت کفار اور منافق اور خاص کر آج کے شیعہ ضرور کہتے کہ اللہ تعالیٰ کی تلوار ٹوٹ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابی رسول خالد بن ولید کی عظمت کا دفاع کرتے ہوئے۔ میدان جنگ میں شہادت کی موت نہیں دی تاکہ دشمنان صحابہ یہ نہ کہہ سکیں کہ اللہ کی تلوار ہم نے توڑ دی ہے۔ علماء کرام سے سنا ہے کہ خالد بن ولید کو اللہ نے درجہ شہادت کا ہی دیا ہے۔ خالد بن ولیدؓ کی یہ کتنی بڑی خصوصیت ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں کم وبیش 125 لڑائیاں لڑیں جن میں ان کی فوجی طاقت دشمن کے مقابلے میں پاسنگ کے برابر ہوتی تھی۔ لیکن کسی ایک لڑائی میں بھی شکست نہیں کھائی۔ اسی وجہ سے حضرت خالد بن ولیدؓ دنیا کا سب سے بڑا جرنیل تھا۔

(از: کتاب حضرت خالد بن ولیدؓ،
مصنف: ابو ریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ)

سکول سسٹم

کے قیام کی ضرورت

موجودہ ترقیاتی دور میں مروجہ دنیاوی تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلہ میں پری کیڈٹ طرز پر ایک مروجہ تعلیمی سسٹم کی ضرورت ہے۔ جو ایسے نوجوان تیار کر سکے جن کے ذریعے خلافت راشدہ کے احیاء کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے مدد لی جا سکے۔

اس اہم منصوبہ کی تکمیل کے لئے نیٹ ورک تیار ہے۔

اس اہم میں دلچسپی رکھنے والے اہل خیر اور معاونین اپنی آراء سے تجاویز سے آگاہ فرمائیں۔

رابطہ کیلئے
عبدالوحید
پروجیکٹ منیجر سکول سسٹم
دفتر خلافت راشدہ، ریلوے روڈ، فیصل آباد
موبائل: 0300-7627816

گلا اپنوں سے ہوتا ہے غیروں سے نہیں

قدرت نے حق اور سچ میں بڑی طاقت رکھی ہے۔ اس لئے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی تحریک چند سالوں میں عالم اسلام کی عالمی تحریک بن گئی، لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔ "جھنگوی شہیدؒ کا خمیر بکنے اور جھکنے کے جراثیم سے پاک تھا۔ مصلحت اور منافقت کے مفہوم سے وہ ناآشنا تھا۔ حق کو ڈنکے کی چوٹ پر بیان کرتا۔ اس نے اپنے مقدس مشن پر جان دے کر ثابت کیا کہ حضور ﷺ کے شاگردوں کی مقدس جماعت کا سچا عاشق تھا اس لئے ..... "وہ جہاں گیا داستان اپنی چھوڑ گیا"

ماضی میں اپنے کئی دوستوں نے مختلف مواقع پر اور مختلف انداز میں غیر ذمہ داری کا ثبوت دے کر مشن کو کمزور کرنے کی کوشش کی انہوں نے اپنا جھکاؤ غیروں کے ساتھ رکھ کر کچھ اپنے آپ کو درمیان میں کھڑا کر کے غیر جانبداری کی۔ واعظ اور نصیحت کے انداز میں فرقہ واریت اور انتہا پسندی کا طعنہ دے کر اپنے آپ کو عظیم سکالر ثابت کرنے کی کوشش کی، کسی نے ووٹ کے لالچ میں لبرل ہونے کا اعزاز حاصل کرنے کی کوشش کی۔ یہ بات صحیح ہے کہ قتل و غارت مسئلہ کا حل نہیں، لیکن کسی تحریک کے ساتھ اخلاص کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے اصلاح کی جاتی ہے لیکن غیر معیاری تنقید کر کے مشن کی کونسی خدمت ہے۔

سیاست اور مذہب میں لوگ بکتے چلے آ رہے ہیں لیکن آدمی اتنا سستا بھی نہ بکے کہ خریدار بھی حیران اور اپنے بھی پشیمان ہو جائیں یعنی آخرت بھی خراب اور دنیا میں بھی شرمساری نصیب ہو۔ اپنے کیوں نہ برا منائیں کیونکہ اپنوں کا پھول غیروں کے پتھر سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ دوسرا گلا اپنوں سے ہوتا ہے غیروں سے نہیں۔

سیرت رسول ﷺ پر نہایت بے مثال گلدستہ

☆ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر ادب وانشاء کا شہ پارہ ☆ جامعیت وکاملیت کا زندہ جاوید نمونہ
☆ سینکڑوں عربی انگریزی اردو اور فارسی کتابوں کا نچوڑ ☆ نہایت مستند جامع ذخیرہ
☆ معارف وعلوم کا گنج گراں مایہ ☆ ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل انمول تحفہ
☆ سیرت رسول ﷺ کے تمام اہم عنوانات پر مستند اور مکمل دستاویزات سیرت رسول کی انگریزی' عربی' اردو کی بڑی بڑی کتابوں کے دریاؤں کو کوزے میں بند کیا گیا ہے۔ ☆ نیا ایڈیشن ☆ نیا لہجہ ☆ نئی زبان ☆ نیا انداز

پیش لفظ
مفکر اسلام
حضرت مولانا
مفتی محمود ؒ

ربیع الاول کا خاص تحفہ

رہبر و رہنما

تالیف
شہید ملت اسلامیہ
علامہ
ضیاء الرحمٰن فاروقی
رحمۃ اللہ علیہ

صفحات: 352
ہدیہ -/140 روپے

ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوز و گداز سے معمور تحریر

- آنحضرتؐ سے قبل دنیا کی معاشرتی حالت
- سیرت رسول کا فلسفیانہ پہلو
- سیرت رسول کا نسبی پہلو
- سیرت رسولؐ کا ابتدائی سوانحی پہلو
- سیرت رسولؐ کا اُمّی پہلو
- آنحضرتؐ ایک ممتاز رسول
- آنحضرتؐ ایک مرقع حسن وجمال
- سیرت رسول کا معجزاتی پہلو
- رہبر ورہنما کا نظام الاوقات
- سیرت نبوی کا اخلاقی اور معاشرتی پہلو
- آنحضرتؐ کے معاشی قوانین
- سیرت رسول کا ازدواجی پہلو
- آنحضرتؐ کی اولاد و شہزادگان نبوت
- آنحضرتؐ ایک بے مثال مبلغ اور داعی انقلاب
- سیرت رسولؐ کا معاشی پہلو
- آنحضرتؐ ایک طبیب کی حیثیت سے
- آنحضرتؐ بحیثیت ایک ہادی مہدی
- آنحضرتؐ ایک معلم مربی محسن
- آنحضرتؐ افصح العرب خطیب
- آنحضرتؐ بحیثیت قانون ساز
- سیرت رسولؐ کا سائنسی پہلو
- معلومات نبوی ومشروبات نبویؐ
- آنحضرتؐ بحیثیت سپہ سالار
- غزوات رسولؐ
- آنحضرتؐ ایک اولوالعزم فاتح
- آنحضرتؐ بحیثیت ایک سیاستدان
- آنحضرتؐ ایک قائد انقلاب
- آنحضرتؐ ایک سربراہ مملکت
- اللہ کا نبی اللہ کی زبان میں
- آنحضرتؐ شعراء کی زبان میں
- آنحضرتؐ غیر مسلموں کی زبان میں

نوٹ: مطلوبہ تعداد کے مطابق آرڈر جلد بھجوائیں

ملنے کا پتہ: اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد فون: 041-640024

کیا فرماتے ہیں علماء دین!

سیف اللہ سومرو

رافضیوں کی ایک ناپاک سازش:

"بعض رافضیوں نے علماء اہل سنت کے نام اسماء الرجال میں ٹھونس دیئے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کے بھی رافضی ہونے کا شبہ ہو جائے۔ (مولانا اشرف علی تھانوی)

یہود و نصاریٰ شیعوں سے سوال:

یہود و نصاریٰ سے اگر پوچھو کہ خیر الامۃ کون لوگ ہیں؟ وہ کہیں گے ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب رضی اللہ عنہ اور تبرائی شیعوں سے پوچھو کہ شرالامت کون ہیں؟ وہ کہیں گے ہمارے پیغمبرؐ کے اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) نعوذ باللہ (مولانا اشرف علی تھانوی، حسن العزیز 2 ص 289)

لِی خَمْسَۃٌ تعویذ:

طاعون کی بیماری کا تعویذ مشہور ہے۔ لی خمسۃ اطفی بھا حد الوباء الحاطمۃ المصطفی والمرتضیٰ وابناھما والفاطمۃ۔ یعنی میرے نزدیک پانچ شخصیات ایسی ہیں ان سے میں مہلک وباؤں کو دور کرتا ہوں۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، علی المرتضیٰ، ان کے بیٹے حسن و حسین) اور فاطمہ رضی اللہ عنہم اجمعین، یہ حضرات پنجتن پاک کے نام مبارک ہیں۔ اگر تاویل نہ کی جائے تو اس کا مضمون شرک ہے اور اگر تاویل کی جائے تو ان کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے سوال اور دعا ہے۔ تو دعا کا ادب یہ ہے کہ نثر میں ہو۔ نظم میں کیسی دعا؟ اور پھر یہ توسل ہی ہے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور بھی ان کا نام کیوں نہیں آیا؟ یہ کسی شیعی کی تصنیف ہے ان کو دوسرے صحابہ سے بغض ہے اس لئے ان کو چھوڑ دیا۔ (وعظ العمر بحوالہ جواہر اشرفیہ، ص:87) حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر مدظلہ نے اس شعر کی خوب تصحیح فرما دی ہے: لی واحد اطفی بھا حر الوباء الحاطمۃ اللہ رب المصطفیٰ واصحابہ والفاطمۃ یعنی: میرے لئے ایک ہی نام ایسا ہے کہ اس سے میں مہلک وباؤں کو دور کرتا ہوں وہ نام اللہ ہے جو مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے صحابہ اور فاطمہ کا رب ہے۔

نادعلی کا مضمون شرک ہے:

نادعلی کے بارے میں حکیم الامت فرماتے ہیں کہ شیعہ تو عموماً اور سنی (مسلمان) بھی بہت سے نادعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مضمون چاندی کے تعویذ پر منقش کرا کر بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تو یاد رکھو نادعلی رضی اللہ عنہ کا مضمون شرک ہے۔

دو نوابوں کا شیعیت سے تائب ہونا:

لکھنؤ میں ایک مرتبہ مولانا اسماعیل شہید (رحمۃ اللہ تعالیٰ) بیان فرما رہے تھے اور اہل تشیع کا بہت بڑا مجمع تھا اور مولانا ان کے مذہب کی تردید کر رہے تھے۔ اس مجمع میں دو بھائی تھے۔ ایک بھائی نے دوسرے سے کہا کہ مجھے تو اپنے مذہب میں شبہ ہو گیا ہے اور وہ اس لئے کہ یہ تنہا شخص باہر سے آنے والا ہماری مجمع میں ہمارے شہر میں ہماری حکومت میں ہماری تردید کر رہا ہے اور ذرا بھی متاثر نہیں ہوتا اور ہمارے مذہب کے مطابق سیدنا علی باوجود شیر خدا ہونے کے پھر تقیہ کرتے تھے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا تو اس کا جواب دو۔ نہیں تو میں سنی (مسلمان) ہوتا ہوں۔ اس کے دوسرے بھائی نے کہا مجھے بھی یہی شبہ ہو رہا ہے۔ غرض دونوں بھائیوں نے کھڑے ہو کر مولانا سے کہا کہ ہم سنی (مسلمان) ہوتے ہیں۔ پھر تو کثرت سے لوگوں نے توبہ کی۔ (مزید المجید، ملفوظات حکیم الامت رحمۃ اللہ)

حضرت امیر شاہ خان صاحب نے ارواح ثلاثہ میں اس واقعہ کو بڑی تفصیل سے لکھوایا ہے جن کو بقول حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ متعدد اکابر کی خدمت و صحبت اور ان کے یہاں مقبولیت حاصل تھی۔

تفصیلی واقعہ: خان صاحب نے فرمایا کہ یہ قصہ جو میں لکھوانا چاہتا ہوں استاد میاں جی محمدی صاحب، حکیم خادم علی صاحب، حکیم عبدالسلام صاحب ملیح آبادی، قاضی عبدالرزاق میوری اور مولوی عبدالقیوم سے سنا ہے۔ قصہ یہ ہے کہ مولانا اسماعیل صاحب (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے لکھنؤ میں اعلان فرمایا کہ کل ہم شیعوں کی عیدگاہ میں وعظ کریں گے۔ چنانچہ آپ حسب اعلان وعظ کہنے کیلئے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ اس اعلان کی اطلاع عام طور پر ہو چکی تھی۔ اس لئے دونوں فریق کے لوگ جمع ہو گئے اور بہت بڑا مجمع ہو گیا۔ مولانا منبر پر تشریف لائے اور وعظ شروع فرمایا۔ مولوی عبدالقیوم، مولوی عبدالحئی صاحب کے صاحبزادے کے پاؤں کے پاس بیٹھے تھے۔ وعظ میں آپ مولانا اسماعیل نے مذہب تشیع کی دھجیاں اڑا دیں۔

اس وعظ میں دو نوعمر جوان لڑکے جو آپس میں بھائی بھائی تھے۔ جن میں سے ایک کا نام محمد ارتضا اور دوسرے کا نام محمد مرتضیٰ مولانا کے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر مولانا کے اس وعظ کا اثر ہوا اور ان میں سے چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا کہ مولانا کی تقریر کو سن کر میرے دل میں یہ بات آئی ہے کہ اس شہر میں ہماری حکومت ہے اور یہ شخص جو مذہب تشیع کی اتنی بے باکی سے تردید کر رہا ہے۔ ایک معمولی اور دبلا پتلا آدمی ہے۔ نہ کہیں کا بادشاہ ہے نہ کہیں کا نواب۔ نہ اس کے پاس فوج ہے نہ ہتھیار پھر باوجود اس بے کسی و بے بسی کے جو اس قدر جرأت دکھلا رہا ہے تو وہ کون سی بات ہے جو اس کو اس بے باکی اور سرفروشی پر آمادہ کر رہی ہے؟ وہ صرف اس کا ایمان ہے۔ اب ہم اپنے آئمہ پر نظر ڈالتے ہیں۔ ہمارے آئمہ ہمارے مذاہب کی روایت کے مطابق اس قدر قوی اور شجاع کہ ان کی قوت کو نہ کسی فرشتے کی قوت پہنچتی تھی اور نہ جن کی اور اس کے ساتھ ہی وہ تقیہ بھی اس قدر کرتے تھے کہ مخالف تو درکنار خود اپنے شیعوں سے بھی صاف بات نہ کہتے تھے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مذہب تشیع تو کسی طرح بھی حق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یا تو ان کی بہادری کے افسانے جھوٹے ہیں یا ان کے تقیہ کی کہانی غلط ہے۔ اہل سنت و جماعت جو کہتے ہیں کہ آئمہ نہایت راست گو اور نہایت باایمان تھے اور ان کی شان: "لا یخافون فی اللہ لومۃ لائم" تھی اور ان کا مذہب وہی تھا جو اہل سنت (مسلمانوں) کا مذہب ہے اور جو باتیں شیعہ ان کی طرف نسبت کرتے ہیں وہ ان کا افتراء ہے اور جب مذہب تشیع بالکل افسانہ ثابت ہوا اور حق دائر ہو گیا خوارج اور اہل سنت کے مذہب کے درمیان تو پھر میں ان دونوں مذہبوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں کہ مجھے اہل سنت کا مذہب اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بات سن کر بڑے بھائی نے کہا کہ مجھے بھی یہی خیال ہوتا ہے جب وہ دونوں متفق ہو گئے تو چھوٹا اٹھا اور کہا کہ مولانا ذرا منبر سے اتر جایئے مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔ مولانا نے سمجھا کہ

شاید میری تردید کرے گا اور یہ خیال کرکے مولانا اسماعیل شہید بیٹھے تشریف لے آئے۔ اس لڑکے نے منبر پر جا کر تمام شیعوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ صاحبو! آپ کو معلوم ہے کہ اس مقام پر شیعوں کی حکومت ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ مولانا جو اس جرأت سے مذہب تشیع کی تردید فرما رہے ہیں اور نہ ان کو بادشاہ کا خوف ہے نہ ارکان دولت کا اور نہ عام رعایا کا محض ایک معمولی شخص ہیں۔ ان کی نہ کوئی جسمانی قوت ہم سے ممتاز ہے اور نہ ان کے پاس کوئی فوجی قوت ہے۔ پھر باوجود اس بے بسی اور بے کسی اور کمزوری کے باوجود اس قدر جرأت دکھا رہے ہیں اس کا سبب کیا ہے اور وہ کون سی قوت ہے جس نے ان کو اس قدر جانباز اور جری بنا دیا؟ میرے نزدیک وہ قوت صرف قوت ایمانی ہے۔ اب میں (دریافت کرتا ہوں کہ ہمارے آئمہ جو عمر بھر تقیہ کرتے رہے حتیٰ کہ خود اپنے شیعوں سے بھی ڈرتے رہے تو اس کمزوری کا کیا سبب ہے؟ اگر اس کا سبب یہ ہے کہ ان میں قوت نہ تھی اول تو مذہب تشیع اس کا انکار کرتا ہے اور ان کے اندر انسانی طاقت سے زیادہ طاقت بتلاتا ہے۔ پھر اگر اس کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو وہ قوت میں مولوی اسماعیل سے کسی صورت سے کم نہ ہوں گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان میں مولوی اسماعیل کی سی جرأت نہ تھی اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایمان میں مولوی اسماعیل سے بھی کمزور تھے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مذہب تشیع تو کسی طرح بھی حق نہیں ہو سکتا۔ اگر حق ہو سکتا ہے تو مذہب خوارج یا مذہب اہل سنت (اسلام) اور تو آئمہ (نعوذ باللہ) سراسر بے ایمان تھے جیسے خوارج کہتے ہیں اور یا وہ پکے سنی (مسلمان) تھے۔ جیسے اہل سنت کہتے ہیں۔ یہ میرا شبہ ہے اگر کسی شیعی کے پاس اس کا جواب ہو تو اس کا جواب دے ورنہ میں مذہب تشیع سے تائب ہوتا ہوں اور میرے ساتھ میرا بڑا بھائی بھی تائب ہوگا۔ اس مجمع میں مجتہدین بھی تھے مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ اس نے پھر کہا کہ یا تو کوئی صاحب جواب دیں ورنہ میں سنی (مسلمان) ہوتا ہوں۔ اس کا بھی کچھ جواب نہ ملا۔ آخر وہ منبر سے اترا اور مولانا سے عرض کیا کہ میں اپنا کام کر چکا۔ اب آپ وعظ فرمائیں۔ مولانا نے فرمایا وعظ سے میرا جو مقصود تھا وہ حاصل ہو گیا اور جو تقریر تم نے کی میں ایسی نہ کرتا۔ اس لئے مجھے کہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ دونوں لڑکے کسی بڑے وثیقہ دار کے لڑکے تھے۔ جب یہ سنی (مسلمان) ہو گئے تو انہوں نے اپنا سب گھر بار چھوڑ کر مولانا اسماعیل کے ساتھ ہو گئے اور انہی کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ جہاد میں مولانا کے ساتھ شہید ہو گئے۔

(ارواح ثلاثہ، ص 67، ص 70)

صحابہؓ کے پتلے نکالنے والوں کی سزا:

حکیم الامت نے فرمایا کہ لکھنؤ میں شیعہ لوگوں نے بعض صحابہؓ کے پتلے نکالے تو سید محمد کے دادا قاضی احمد علی تلوار لے کر اپنے دروازے کے سامنے بیٹھ گئے کہ ادھر کو نکلیں گے تو فوراً ان سے مقابلہ کروں گا۔ آخر کار مقدمہ سرکار میں پہنچا وہاں کے کلکٹر نے فیصلہ قاضی صاحب کے موافق دیا۔ فیصلہ میں لکھا تھا کہ ان کے مذہب میں تقیہ بھی ہے۔ اسی طرح فتح پور کے کلکٹر نے اپنے فیصلے میں لکھا تھا کہ تبرا کہنے والوں کی اگر عبادت ہے تو آخرت میں اجر لے گا مگر دنیا میں خلاف دفعہ ضرور بھگتنی پڑے گی۔ (الحسن العزیز)

حضرت علیؓ کے کلام سے اسلام کی حقانیت:

محترم حکیم الامت صاحب نے فرمایا کہ جلال آباد میں جو جبہ شریف مشہور ہے۔ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلایا جاتا ہے) اور ایک قرآن شریف ہے۔ (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا بتلایا جاتا ہے) لکھنؤ میں ایک شیعی رئیس کے یہاں اس کی زیارت ہوئی مگر وہ رئیس جس قدر قرآن شریف کی طرف التفات کرتے تھے۔ مگر جبہ کی طرف نہ کرتے تھے۔ ایک شوخ مزاج نوجوان سنی (مسلم) نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا بے وقوف تو کیا جانے کہ یہ حضرت علیؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے جی کو تو نہیں لگتا۔ کہنے لگے تم بد اعتقاد ہو یہ ضرور آپ رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ جب خوب جزم کے ساتھ اقرار کرا لیا تو کہنے لگے کہ بس تو آج بڑے اختلاف کا فیصلہ ہو گیا۔ یہ تو حضرت علیؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اب اس قرآن شریف کو دیکھئے کہ سنیوں (مسلمانوں) کے قرآن سے ملتا ہے یا نہیں؟ اگر ملتا ہے تو سنیوں کا مذہب حق ہے اور شیعوں کا دعویٰ کہ اس قرآن میں تحریف ہو گئی ہے۔ غلط ہے اور اگر اس سے نہیں ملتا تو شیعوں کا مذہب یہ سن کر ان کا رنگ فق ہو گیا اور کھسیانہ ہو کر کہنے لگا تم بڑے شریر ہو اور چپ ہو گیا۔

(جدید ملفوظات، ص: ۱۲۷۸)

اس جدید ملفوظات میں یہ بھی ایک شیعی کی مبالغہ آمیز حماقت کا بیان لکھا ہے۔ فرمایا کہ شیعی ایک مسجد میں پہنچے تو وہاں دیوار قبلہ پر لکھا ہوا تھا:

چراغ و مسجد و محراب و منبر   ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

تو شیعہ نے چھری سے حضرت علیؓ کا نام چھیل دیا اور کہا کہ ہم تو تمہارے پیچھے مرتے کھپتے پھرتے ہیں مگر تم کو جب دیکھا انہیں میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(جدید ملفوظات: ۲۵۵)

حضرت علیؓ کی عظمت اہل تشیع نے نہ پہچانی:

حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ ایک بزرگ سے کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت سوال کیا۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ کون علی؟ اس نے کہا علی کئی ہیں؟ فرمایا وہ ہیں؟ ایک تو ہمارے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو خلیفہ اور داماد ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شوہر حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور والد بزرگوار ہیں حضرات حسنینؓ کے اور ایک شیعہ کے ہیں جن کا ظاہر کچھ، باطن کچھ، بڑے بزدل، تمام عمر تقیہ میں گزار دی۔

(جدید ملفوظات، ص: ۲۵۵)

اس کے علاوہ علماء اکابرین نے تو ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کرنے کو کہا ہے۔ خود مولانا فضل الرحمٰن کے والد محترم مفتی محمود صاحب نے بھی کتاب فتاویٰ مفتی محمود کی فتاویٰ جلد سوئم میں صفحہ 22 پر یہ فتویٰ لکھا کہ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانا جائز نہیں، آج کل کے شیعہ حضرات شیخین و صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو گالیاں بکنا ثواب خیال کرتے ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ کے متعلق افتراء باندھتے ہیں۔ اس لئے ان کے کفر پر آئمہ کا اتفاق ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت قرآن میں منصوص ہے۔ اس لئے افک کا قائل ہونا قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے جو بالاتفاق کفر ہے۔ ایسے شخص کو جو امامت جنازہ کراتا ہے توبہ کرنا لازم ہے۔ اگر یہ توبہ کرلے تو اور یقین ہو جائے کہ وہ دل سے تائب ہوا ہے تو اس کی توبہ مقبول ہے۔ اسی طرح باقی شرکاء بھی توبہ کرلیں۔ باقی شیعہ صاحبان کے ساتھ مودت دوستی نہیں رکھنی چاہیے۔ صحابہ کرام اور حضرات عائشہ صدیقہؓ کے دشمنوں کے ساتھ کیا دوستی ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم، یہ فتویٰ مفتی محمود کا ہے مگر دکھ اس بات کا ہے، مفتی محمود کا بیٹا فضل الرحمٰن اپنے والد محترم کی بات پر بھی یقین نہیں کرتا اور مولوی فضل الرحمٰن تو ابھی اس بات پر لگا ہوا ہے کہ کسی طریقے سے یہ کتاب جو میرے والد محترم کی ہے۔ گم کر کے شیعہ کے ساتھ دوستی والا ہاتھ بڑھا کر اپنی عزت کرا لوں۔ یہ ہے ہمارے اس دور کے اکابرین۔ مگر سلام ہے ہمارے اکابرین کو جو کبھی بھی حق کی بات نہیں چھپاتے تھے۔ مولانا قاسم نانوتویؒ اور مولانا یعقوب نانوتویؒ کا تو یہ عقیدہ تھا کہ جس مجلس میں شیعوں سے نرم رویہ رکھنے والا بیٹھا ہو اس مجلس میں مولانا قاسم اور مولانا یعقوب نانوتوی نہیں بیٹھتے تھے۔

دریا کو روکا جائے تو وہ اپنی مرضی سے راستے بنالیتا ہے

جماعتوں پر پابندی مسئلے کا حل نہیں

اسیر ناموس صحابہؓ حافظ نصیر احمد کا تفصیلی انٹرویو

انٹرویو نگار: حافظ ہارون الرشید میواتی / حافظ طاہر قمر کشمیری

حافظ نصیر احمد چوہدری قارئین خلافت راشدہ کیلئے ایک جانا پہچانا نام ہے۔ آبائی تعلق ٹوبہ ٹیک سنگھ پنجاب سے ہے۔ لیکن عرصے سے اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ کالعدم سپاہ صحابہؓ کے مرکزی راہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ مرکزی سالار، صوبائی نائب سالار پنجاب اور سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ اسلام آباد کے عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں...... راولپنڈی میں ایک امام باڑہ شاہ نجف پر حملے کے الزام میں جولائی 2002ء سے پابند سلاسل ہیں۔ انسداد دہشت گردی راولپنڈی کی خصوصی عدالت نے ان کے ساتھ دیگر تین ساتھیوں حبیب اللہ مجاہد، فضل حمید اور طاہر قاسمی کو سزائے موت سنائی ہے۔ آج کل اڈیالہ جیل راولپنڈی میں سزائے موت کی کال کوٹھڑی میں مشن جھنگوی پر پکار بنے کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ پچاس سال سے زائد عمر کا بلند ہمت، جواں عزم اور صاحب عزیمت انسان ماضی میں تحفظ ناموس رسالت کی ختم نبوت تحریک میں نمایاں طور پر شریک رہے، اکابرین جمعیت علمائے اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ جیسی شخصیات کی قربت کا شرف حاصل کرنے کی وجہ سے موجودہ سیاسی حالات پر خصوصی نظر رکھتے ہیں۔ سزائے موت کا فیصلہ سننے کے بعد ان کا یہ پہلا انٹرویو ہے جو قارئین خلافت راشدہ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

جس میں سیاسی تجزیہ بھی ہے...... اور حکمرانوں کی عاقبت نااندیشانہ پالیسوں پر تنقید بھی...... سیاست میں علماء کے کردار کی جھلک بھی ہے...... تو شیعیت کے حوالے سے اکابرین کی سیاسی حکمت عملی کا تذکرہ بھی...... مشن جھنگوی پر تادم زیست قائم رہنے کا عزم بھی ہے...... تو قائدین ملت اسلامیہ پر اعتماد کا کھلا اظہار بھی...... اُمید ہے کہ قارئین اس انٹرویو کو پسند کریں گے۔

خلافت راشدہ: آپ کہتے ہیں کہ اس کیس میں بے گناہ ہیں پھر آپ کو سزا دینے کی کیا وجہ ہے؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: اصل میں گرفتاری کی طرح سزا بھی من گھڑت گواہان اور خالصتاً حکومتی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ جس کا اندازہ فیصلہ پڑھنے سے ہی ہو جاتا ہے۔ اس کیس کے سب سے اہم دو گواہ ہیں۔ جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کے بارے میں خود جج صاحب مرزا منظور احمد اپنے فیصلے میں لکھتے ہیں کہ "استغاثہ کے دو گواہ (جن کو پولیس گرفتار کر کے گواہی کے لئے لائی) ایک سازش و منصوبہ بندی کا اور دوسرا ماورائے عدالت اعتراف کا یہ دونوں جھوٹے ہیں ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا...... کیونکہ یہ واردات مکمل منصوبہ بندی سے کی گئی ہے۔ میری نظر میں یہ چار اشخاص مجرم ہیں...... جن میں فضل حمید۔ حبیب اللہ۔ طاہر محمود اور حافظ نصیر احمد چوہدری۔ اس واردات میں ملوث ہیں لہٰذا ان کو سزائے موت کی سزا سنائی جاتی ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جس کیس میں میری گرفتاری ڈالی گئی ہے۔ اس کی FIR میں یہی عدالت غیر قانونی حراست کی بنا پر مجھے باعزت بری کر چکی ہے۔ تو میرے خیال میں صرف حکومتی دباؤ اور تعصب کی بنیاد پر فیصلہ کیا گیا ہے۔

خلافت راشدہ: حضرت مولانا محمد اعظم طارقؒ کی شہادت کے بعد حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی کی نئی قیادت اور جماعتی پالیسوں سے آپ مطمئن ہیں......؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہید کی شہادت سنی قوم کے لئے بالعموم اور کالعدم سپاہ صحابہؓ کے لئے بالخصوص بہت بڑا دھچکا تھا اور ان کی قیادت

> صوبہ سرحد میں مجلس عمل کی
> ایک اتحادی جماعت ہی نظام خلافت راشدہ کے نفاذ
> کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

میں جماعت نے جس پر جوش انداز میں اپنے مشن کو آگے بڑھایا اس کے بعد یقیناً کچھ دھیما پن محسوس ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ اور مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کے کام کرنے کے طریقہ کار کی وجہ سے ہے۔ چونکہ دونوں قائدین کے ساتھ میرا کافی وقت گزرا اور دونوں کو بہت ہی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ کے مزاج میں دھیمے پن کا عنصر نمایاں ہے۔ جہاں تک جماعتی مشن کا تعلق ہے انہوں نے کسی موقعہ پر بھی نرمی یا کمزوری نہیں دکھائی اور اس وقت حضرت مولانا لدھیانوی بلاشبہ دو ہراہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی مرحوم والا یعنی حکومتی شخصیات سے جماعتی حوالے سے مذاکرات وغیرہ اور دوسرا مولانا محمد اعظم طارق شہید کے جانشین کی حیثیت سے دنیا کفر کو اسی انداز میں للکارتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کارکنوں خصوصاً اسیران کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے ہیں۔

خلافت راشدہ: آپ کالعدم ملت اسلامیہ کی موجودہ پالیسوں سے اتفاق کرتے ہیں؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: یہاں بیٹھ کر جماعتی احباب سے

رابطہ ہونے کے برابر ہے اور جماعت کی سرگرمیوں کے معلومات کا ذریعہ "خلافت راشدہ" ہی ہے۔ قومی اخبارات میں جماعتی حوالے سے خبریں کم کم ہی نظر آتی ہیں۔ یہ شاید اخبارات کو حکومتی ہدایات کا نتیجہ ہے۔ موجودہ وقت میں میں سمجھتا ہوں کہ جماعت اپنے کاز کو بہت ہی احسن انداز میں لے کر چل رہی ہے۔ باوجود حکومت کی طرح طرح کی پابندیوں کے پورے ملک میں قائدین دورے اور کانفرنسیں کر کے مشن حقگوئی کو عوام تک کامیابی سے پہنچا رہے ہیں۔ قائد محترم حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی اور جماعت کے دیگر ذمہ داران کا بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لینے کا اعلان نہایت ہی مستحسن اقدام ہے۔ موجودہ دور کا تقاضا بھی یہی ہے۔

جمعیت والوں نے صحابہ کرامؓ کی توہین پر "سو یہودی ایک مودودی" کا نعرہ لگایا تھا تو صحابہ کو گالی دینے والوں کو کائنات کا بدترین کافر کہنے پر ان کے پیٹ میں درد کیوں ہوتا اٹھتا ہے

جج صاحب نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ استغاثہ کے دونوں گواہ جھوٹے ہیں ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا

خلافت راشدہ: مسلم و شیعہ جماعتوں کے اتحاد متحدہ مجلس عمل کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں، خصوصاً جمعیت علماء اسلام کو؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: اس کا جواب ذرا تفصیل طلب ہے...... متحدہ مجلس عمل نے اب تک جو کردار ادا کیا ہے وہ ان کے انتخابی وعدوں اور دعووں کے برعکس ہے۔ پہلا پارلیمانی سال "گو مشرف گو" اور "ایل ایف او" کے خلاف لفظ بازی کی نذر ہوا۔ پھر یوٹرن لیتے ہوئے اسی "ایل ایف او" کو منظور کروا کر قوم کو ایک گرداب میں پھنسا دیا۔ اسی ایل ایف او کی بدولت "آغا خان بورڈ" قوم پر مسلط ہوا۔ صدر پرویز کو اپنا اعتماد دے کر ان کی امریکہ نواز پالیسیوں کو دوام بخشا اور اس وقت ان کا مسئلہ صرف صدر کی وردی ہی رہ گیا ہے۔ اس پورے عرصے میں صدر اور دوسری حکومتی شخصیات شعائر اسلام کی کھلے عام توہین کرتی رہیں ان کے جواب میں کوئی ایسا موثر قدم نہیں اٹھا سکے۔ جسے عوام کے مذہبی جذبات کی ترجمانی کہا جا سکتا ہو نتیجہ سب کے سامنے ہے ان کی مجرمانہ خاموشی کی وجہ سے آئے دن "ٹیلی ویژن" پر اخلاق باختہ پروگرام قوم کو دکھائے جا رہے ہیں۔ قوم کی عفت مآب بیٹیوں کو سڑکوں پر مردوں کے ساتھ دوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

"میراتھن" ریس کا پہلا پروگرام حکومت نے لاہور میں کامیابی سے منعقد کیا۔ جسے روکنے کی کوئی کوشش مجلس عمل کی طرف سے باضابطہ طور پر نہیں ہوئی۔ کچھ علماء اور دین کا درد رکھنے والے عوام نے اخبارات کے ذریعے احتجاج کیا۔ جس پر صدر صاحب نے آنکھیں بند کرنے کا مشورہ دیا۔ اگر چہ دین کے دعوے دار لاہور ہی میں اس ریس کو رکوانے کی کوشش کرتے تو پوری دنیا کے سامنے قوم کی عزت یوں رسوا نہ ہوتی۔ مجلس عمل نے اپنے انتخابی جلسوں میں کتاب کے نشان کو "قرآن پاک" سے تشبیہ دے کر قرآن وسنت کا نظام لانے کا قوم سے وعدہ کیا مگر کامیابی حاصل کرنے کے بعد اپنے اس وعدے کو یکسر پس پشت ڈال دیا گیا۔ حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے قومی اسمبلی میں پیش کردہ شریعت بل کی مخالفت کی، اسی بل کو "سرحد اسمبلی" سے منظور کروایا اور ابھی تک شریعت بل کے مطابق قانون سازی نہیں کی جا سکی، اس کا الزام تو مرکزی حکومت کو دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آنے والے کتنے قوانین شریعت کے مطابق بنائے گئے۔ ایک قابل ذکر قدم نظام صلوٰۃ کا اٹھایا گیا تھا مگر اس کو بھی ان کی اتحادی جماعت "تحریک جعفریہ" نے ناکام بنا دیا۔ یوں شیعہ کی نحوست کی وجہ سے نظام صلوٰۃ کامیاب نہ ہو سکا۔ مجلس عمل کی تشکیل کے بعد جمعیت علماء اسلام کے پارلیمانی لیڈر جناب حافظ حسین احمد نے جہلم میں ایک صحافی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ سپاہ صحابہؓ والے آج تک ساجد نقوی سے اپنی کوئی بات نہیں منوا سکے اور ہم نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے سات منٹوں میں اس کو منوا لیا کہ ملک میں تمام قانون سازی اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں کی جائے گی۔ مگر ہوا کیا ہوا کہ شیعہ نے صوبہ سرحد کے زیر اثر شمالی علاقہ جات میں تعلیمی اصلاحات کے نام پر خلفاء راشدینؓ کے نام نصابی کتابوں سے نکالنے کی تحریک شروع کر رکھی ہے۔ جہاں تک جمعیت علماء اسلام کے کردار کا تعلق ہے۔ حضرت لاہوریؒ، حضرت درخواستیؒ اور حضرت مفتی صاحبؒ کے دور امارت میں جمعیت ہر باطل فرقہ کے خلاف قائدانہ کردار ادا کیا کرتی تھی۔ جابر حکمران ہو یا ادیان باطلہ کے داعی ان کے خلاف کلمۂ حق کہنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے کبھی کسی باطل نظریات کی حامل جماعت سے انتخابی اتحاد نہیں کیا۔ ہمیشہ قوم کی صحیح سمت میں رہنمائی کی اور اس کے لئے ہر طرح کے مصائب اور نقصانات برداشت کئے۔ اس وقت کے خطباء سینہ تان کر کہا کرتے تھے کہ ہم اکابر علماء دیوبند کے وارث ہیں۔ ہم حضرت شیخ الہندؒ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے نام لیوا ہیں۔ ہم کٹ جانا جانتے ہیں جھکنا نہیں، کیا موجودہ جمعیت کے قائدین یہ باتیں کہہ سکتے ہیں، بلکہ یہ ان کے کردار کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں۔

اس وقت حضرت مولانا لدھیانوی دوہرا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ایک حضرت مولانا ضیاء القاسمی مرحوم والا اور دوسرا مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے حقیقی جانشین کی طرح دنیائے کفر کو اسی انداز سے للکار رہے ہیں

خلافت راشدہ: جمعیت علماء اسلام کا کالعدم سپاہ صحابہؓ سے عدم تعاون مخالفت اور شریعت کے بارے میں نرم پالیسی کی وجہ کیا ہے؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: یہ سوال بہت اہمیت کا حامل ہے اور غور طلب ہے جمعیت کے اکثر حضرات ہمیشہ یہ کہتے رہے کہ آپ کا مشن حق ہے مگر طریقہ کار غلط ہے اس پر مختلف اجلاسوں میں سپاہ صحابہؓ کے قائدین ان علماء کرام سے درخواست کرتے رہے کہ اگر ہمارا طریقہ کار غلط ہے تو ہمیں صحیح طریقہ بتا دیں ہم اس پر دل و جان سے عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر آج تک صحیح طریقہ کار تو کیا بتاتا الٹا ہمیں جذباتی اور شدت پسند اور نہ جانے کن کن القابات سے نوازتے رہے۔

جمعیت علمائے اسلام کے اکابرین نے کبھی کسی باطل نظریات کی حامل جماعت سے انتخابی اتحاد نہیں کیا تھا............

میرا سوال یہ ہے کہ جب شیعہ نے سو یہودی ایک مودودی کا نعرہ لگایا اور پورے ملک میں مودودی کے قلم کا محاسبہ کیا اور قوم کو انبیاء کرام اور صحابہ کرامؓ کی عظمت سے روشناس کراتے رہے۔ مودودی نظریات کا راستہ روکتے رہے اس وقت مودودی صاحب کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے صحابہ کرامؓ پر تنقید پر مبنی کتب تحریر کیں اور جمعیت نے پورے ملک میں مودودی کے باطل نظریات کا بڑی شدت سے رد کیا اور شیعہ نے تو صحابہؓ کو" ہاں، بعض کو گالی ہی نہیں دی بلکہ ان کو اعلیٰ اعلان "نعوذ باللہ" مرتد تک کہا۔ اگر اس وقت سو یہودی ایک مودودی کا نعرہ جائز تھا تو اب صحابہؓ کے دشمن کے کفر کا نعرہ کیسے ناجائز ہو گیا۔ شیعہ کے متعلق تو تمام مسلم مکاتب فکر کے مفتی، متفقہ فتویٰ دے چکے ہیں، دوسرا یہ ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن اور جمعیت کے دوسرے سرکردہ قائدین ہمیشہ کہتے سنے گئے ہیں کہ سپاہ صحابہؓ جمعیت کے مقابل سیاسی قوت بنتی جا رہی ہے جبکہ ہماری قیادت نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہماری سیاسی قیادت جمعیت علماء اسلام ہی ہے اور ہمارا مشن صرف ملک میں صحابہ کرامؓ کو آئینی تحفظ دلوانا ہے۔ مگر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے ہر موقع پر شیعہ کی حمایت کی اور سپاہ صحابہؓ کی مخالفت کی۔ حتیٰ کہ متحدہ مجلس عمل کی تشکیل کے وقت کہا گیا کہ سپاہ صحابہؓ کو بھی اس اتحاد میں شامل کیا جائے جس کی مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے شدید مخالفت کرتے ہوئے تجویز کو رد کر دیا۔ بعد میں آنے والے حالات میں بھی کسی موقع پر اپنی حلیف جماعت سے باز پرس نہیں کی۔ جبکہ نصاب کی کتابوں سے صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کے اسمائے گرامی کو نصاب سے نکالنے کی پر تشدد تحریک شروع کی تو اس وقت بھی ان کی دینی حمیت نہیں جاگی۔ شمالی علاقہ جات میں قرآن نذر آتش کیے جانے لگے، مولانا فضل الرحمٰن نے یہ کہہ کر امت مسلمہ کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ سپاہ صحابہؓ ڈالے جائیں اور شیعہ جائیں اور پھر سپاہ صحابہؓ اور مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نے علماء حق کو ساتھ لے کر نصاب میں مقدس ہستیوں کے ناموں کے اخراج کی سازش کو ناکام بنایا۔ شیعیت کے معاملے میں

> آغا خاں تعلیمی بورڈ کو آئینی حیثیت دلانے میں متحدہ مجلس عمل کا کردار نمایاں ہے۔ جو انہوں نے 17 ویں ترمیم کی منظوری میں پرویز مشرف کے ساتھ تعاون کی صورت میں ادا کیا۔

> ان علماء سے کوئی پوچھے کہ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے پیش کردہ جس شریعت بل کی تم نے قومی اسمبلی میں مخالفت کی وہی بل صوبائی اسمبلی سرحد سے منظور کرایا گیا۔

جمعیت کے مخصوص علماء کرام کی مخالفت کی وجہ یہ بھی نظر آتی ہے کہ شیعہ کے خلاف کام کرنے سے جھنگوی اور یزدی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شیعہ کے ووٹوں سے محروم ہو جانے کی الجھن لاحق ہے۔ حالانکہ شیعہ کے ووٹوں کی اکثریت اپنے ہم مذہب آصف علی زرداری کے پیچھے چلے گی۔

خلافت راشدہ: اس سے پہلے بھی مفتی محمود نے تو مختلف جماعتوں سے اتحاد کیا تھا اور مجلس تحفظ ختم نبوت میں تو شیعہ بھی شامل رہے تو پھر اعتراضات کیوں؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں مختلف سیاسی جماعتوں سے اتحاد ضرور ہوتے رہے مگر انتخابی اتحاد کبھی نہیں ہوا۔ اس دور میں بھی مفتی صاحبؒ پر یہ سوال ہوتا رہا کہ جن جماعتوں کے ساتھ آپ کے نظریاتی اور اصولی اختلافات ہیں تو ان کو ساتھ ملا کر اور سیاسی طور پر ان کو حلیف کیوں بنایا گیا ہے۔ اس کے جواب میں مفتی صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی محلے میں کسی مکان کو آگ لگ جائے تو ہر آدمی آگ بجھانے کی کوشش کرے گا اور یہ نہیں دیکھے گا کہ گھر کس کا جل رہا ہے۔ یہ مثال دے کر فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ جو اتحاد کیا ہے ملک میں لگی ہوئی آگ کو بجھانے کے لئے کیا ہے۔ جہاں تک شیعہ کا تعلق ہے اس دور میں شیعیت کھل کر اہل اسلام کے مقابل نہیں آئی اور اس کو عوامی سطح پر چھیڑنا بھی مناسب نہیں سمجھا، ہاں البتہ علمی انداز میں ان کا محاسبہ جاری رہا ہے اور وقتاً فوقتاً مناظروں اور مختلف فتاویٰ جات کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا جاتا رہا ہے۔

1979ء میں ایران میں شیعہ انقلاب کے بعد پوری دنیا میں عموماً پاکستان میں خصوصاً شیعیت اسلام کے مقابل کھل کر آ گئی۔ مسلمانوں کی اکثریت کے ملک میں فقہ جعفریہ کے نفاذ کی تحریک شروع کر دی۔ حتیٰ کہ اپنے مطالبہ پر مشتمل ایک سیاسی جماعت بنائی گئی جس کا نام تحریک نفاذ فقہ جعفریہ رکھا۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ شیعہ نے تقیہ کی چادر اتار کر اپنے کفریہ نظریات کا عوامی سطح پر پرچار شروع کیا تو اس پس منظر میں یہ ضروری ہو گیا تھا کہ اس معاملہ کو عوامی سطح پر لا کر سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کیا جائے اور شیعہ کا اصل چہرہ عوام اور خواص کے سامنے عیاں کر دیا جائے۔ سپاہ صحابہؓ پر یہ اعتراض کہ انہوں نے اسلاف کے طریقہ سے ہٹ کر کھلے عام شیعہ کے کفر کا پرچار کیا یہ صرف شیعہ کے عمل کا رد عمل تھا۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے ان کے عزائم کو بھانپتے ہوئے پورے ملک میں شیعہ کے اسلام دشمن نظریات کا راستہ روکنے کے لئے شروع کیا تھا۔

خلافت راشدہ: موجودہ حکومتی پالیسی اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو ختم کرنے کے حکومتی اقدامات سے آپ متفق ہیں؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: اس سوال کے دو حصے ہیں۔ ایک سیاسی دوسرا مذہبی میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ وقت میں ملک کے سیاسی حالات انتہائی مخدوش ہیں، اخلاقی، معاشرتی اقدار تباہ کی جا رہی ہیں۔ معاشرتی صورت حال کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آئے روز لوگ بچوں سمیت خودکشیاں کر رہے ہیں اور حکمران اپنی تجوریاں بھرنے کی دوڑ میں لگے نظر آتے ہیں۔ قومی فیصلے اسمبلیوں کی بجائے امریکی ڈکٹیشن پر ہو رہے ہیں۔ قانون شکنی عوام سے زیادہ قانون نافذ کرنے والے ادارے کر رہے ہیں۔ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کی آڑ میں شعائر اسلام کی تضحیک کی جا رہی ہے۔ قوم کو جوئے اور سود کی لعنت میں جکڑا جا رہا ہے۔ یہ سب امریکہ کے ایماء پر ہو رہا ہے تاکہ مسلمان حرام خوری اور حرام کاری میں مبتلا ہو کر دینی غیرت اور حمیت سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھیں۔ اس ساری صورت حال پر یہی ایک جملہ کہنا کافی ہوگا کہ ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا!

اس کے علاوہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو ختم کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔ فرقہ وارانہ معاملات کو طاقت سے دبانے کی کوشش مستقبل میں خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جن جماعتوں پر پابندی لگائی گئی ہے ان کو قومی دھارے میں لایا جائے۔

> ہمیں جذباتی اور فرقہ پرور کہنے والے بتائیں ...... خلفاءِ ثلاثہ کو کافر کہنے والوں سے تمہاری کیا رشتہ داری ھے

پابندیاں مسائل کا حل نہیں ہوا کرتیں۔ دریا کو اگر روکا جائے تو وہ اپنی مرضی کا راستہ بنالیا کرتا ہے۔ لہٰذا دینی جماعتوں کے کارکنوں کو قومی دھارے میں لاکر آئینی اور قانونی راستہ اختیار کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔

خلافت راشدہ: جماعتی کارکنوں کے نام آپ کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

حافظ نصیر احمد چوہدری: تمام کارکنوں سے تو یہی گزارش ہے کہ اپنی قیادت پر مکمل اعتماد کریں اور ان کے احکامات پر پوری طرح عمل کریں اور آنے والے بلدیاتی انتخابات میں جماعت کی پالیسی کے مطابق بھرپور محنت کرکے زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں ''خلافت راشدہ'' کی انتظامیہ خصوصاً ایڈیٹر طاہر محمودی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ خلافت راشدہ کو بے سروسامانی اور مخدوش حالات میں بھی جاری رکھے ہوئے ہیں ـــــــ!

ذکر صحابہؓ آسمانی کتابوں میں

- تورات میں موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ کا ذکر 11 جگہ پر ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر 13 جگہ پر ہے۔
- انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ کا ذکر 9 جگہ پر ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر 14 جگہ پر ہے۔
- زبور میں داؤد علیہ السلام کے صحابہ کا ذکر 4 جگہ پر ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر 7 جگہ پر ہے۔
- قرآن مجید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر 750 جگہ پر ہے۔ (اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت، شفیق احمد جمالی)

مشن جھنگوی ہی اسلام ہے

دو لفظوں میں مشن جھنگوی یہ ہے کہ ''اصحاب رسول کی عزت و ناموس کا تحفظ اور دشمنان اصحاب رسول کی مذمت کی جائے۔ اصحاب رسول کی عزت و ناموس کا تحفظ اس لئے ضروری ہے کہ اسلام کی پوری کی پوری تعلیمات اور پورا دین اصحاب رسول کے ذریعے سے ہی ساری امت تک پہنچا ہے۔ اگر صحابہ کو نعوذ باللہ بے اعتماد یا غلط سمجھ لیا جائے تو پورا دین اسلام بے اعتبار اور غلط ہو جاتا ہے۔ خداوند کریم نے قرآن کریم میں بار بار مرتبہ صحابہ کرام کی صداقت عظمت اور سچائی بیان کرکے واضح کر دیا ہے کہ تم بھی ان کی عظمت بیان کرو اور ان کے دشمنوں کا تعاقب جاری رکھو تا کہ کوئی لعین کیڑا اصحابہ کرام کا کردار مجروح کرکے اسلام کی عمارت کو ہی منہدم نہ کر دے۔

(ابو عمر دنی)

آفتاب علی شاہ اے ایس آئی تھانہ بغدادی کراچی کیخلاف کارروائی کی جائے

کراچی (نمائندہ خلافت راشدہ) تھانہ بغدادی کراچی کے اے ایس آئی آفتاب علی شاہ نے 6 مارچ 2005ء رات 2 بجے موسیٰ لین کے چار لڑکوں کو متحدہ مجلس عمل کا جلسہ سن کر واپس آتے ہوئے پکڑ لیا اور اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں سیدنا عمر فاروقؓ پر تبرا کرنے کا حکم دیا، ان لڑکوں کے انکار پر انہیں زدوکوب کیا۔ جس سے علاقہ بھر میں اشتعال کی لہر دوڑ گئی صوبہ سندھ کے آئی جی اور اعلیٰ حکام کو چاہیے ایسے بد باطن اہلکاروں کی مذکورہ بالا سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے اپنے محکموں سے ایسی کالی بھیڑوں کو پاک کیا جائے تا کہ آئندہ ایسی اشتعال انگیزی کی کارروائیوں کا سد باب ہو سکے۔

اظہار تعزیت

اہلسنت والجماعت تحصیل بوعاقل کے رہنما مولانا امداد اللہ معاویہ، مولانا سیف اللہ صدیقی، مولانا عبدالخالق چاچڑ اور خلافت راشدہ ضلع سکھر کے نمائندے رانا عقیل احمد نے I.S.M ضلع سکھر کے صدر مولانا قاری غلام نبی عثمانی کے دادا دوست محمد جاتوری کے انتقال پر اظہار افسوس کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کے لواحقین اور رشتے داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیا ٹی وی چینل Vectone

نہایت افسوس اور دلی رنج و غم سے آپ حضرات کی خدمت میں درد دل رکھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ آج سے چند روز قبل مجھے انگلینڈ کے ایک نئے ٹی وی چینل Vectone(Urdu) پر کچھ حیرت انگیز پروگرام دیکھنے کو ملے جس سے آگاہی دلانا ضروری تھی۔ اس ٹی وی چینل پر مندرجہ ذیل اسلامی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ دین اسلام، حکمت اسلام، روشنی، افکار اسلام، اسلام اور عورت اور اسلام دین آگاہی۔ آخری تین پروگرام شیعہ اور آغا خانیوں کے مذہب کی دعوت دینے میں سرگرم عمل ہیں۔ افکار اسلام، اسلام اور عورت پروگرام فتنہ بپا کرنے میں سرفہرست ہیں جن کی کچھ تفصیل ملاحظہ ہو:

اسلام اور عورت: ایک شیعہ خاتون صحابہؓ کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے کہتی ہے کہ ایک والد اپنے سب بچوں سے بہت محبت کرتا ہے جو کہ اس کی فطرت ہے مگر کچھ بچے لائق اور اچھے ہوتے ہیں جبکہ کچھ نالائق اور برے۔ اس سے اس کی مراد کچھ صحابہؓ لائق اور کچھ نالائق تھے۔ (نعوذ باللہ) ـــ

افکار اسلام: چند لوگوں نے آن لائن فون کال کی اور حضرت امیر معاویہؓ پر کھلے عام تبرا اور لعنت کی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں ناشائستہ الفاظ کہے جس کے جواب میں خاتون میزبان نے بھی آن لائن کال کرنے والوں کی رائے سے اتفاق کیا۔ (نعوذ باللہ)

میزبان نے یہ بھی کہا کہ جو قرآن ہم آج پڑھتے ہیں وہ ان لوگوں نے جمع کیا تھا جو کہ معصوم نہیں تھے اور یہ کہ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ نے قرآن کے کئی حصے ضائع کر دیئے۔ مزید یہ کہ قرآن کا اصل نسخہ صرف معصومین (شیعہ کے اماموں) کے پاس ہے۔ (نعوذ باللہ)

اس تحریر کا واحد مقصد محض اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو مطلع کرنا ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کو نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کا واسطہ دے کر ایک منظم ردعمل ظاہر کرنے کی دعوت دینا ہے۔ میں امت مسلمہ کے تمام علماء جو اپنے آپ کو نبیوں کے وارث اور اہلسنت کا داعی کہتے ہیں، ان سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کفر کے خلاف ایک مضبوط دیوار قائم کریں اور ساتھ ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسے کفریہ ٹی وی پروگراموں کو فوراً بند کرانے کیلئے لائحہ عمل تیار کرکے سچے عاشق ہونے کا اور سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں۔

آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کفریہ حرکات سے محفوظ رکھے اور ان شیطان کے پیروکاروں کو نبی کریمؐ کے صحابہؓ پر تبرا بازی کرنے کی عبرتناک سزا دے۔ آمین ـــــ

(عبداللہ ہارون۔ برطانیہ)

سفیر ختم نبوت

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

حالات — واقعات — کارنامے

شاکر علی سرگودھا

"اے اللہ اگر اس سے آگے بھی زمین ہوتی تو ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے میں ضرور جاتا۔"

یہ ایمان پرور الفاظ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے بحر اوقیانوس کے پانیوں میں کھڑے ہو کر کہے۔ آپؒ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے جنرل سیکرٹری تھے اور قادیانیوں کے خلاف پوری دنیا میں علمی اور عملی دونوں لحاظ سے خوب کام کر رہے تھے۔

پیدائش: مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ 31 دسمبر 1931ء کو ضلع جھنگ کی تحصیل چنیوٹ کے ایک راجپوت گھرانے میں پیدا ہوئے تقریباً سولہویں پشت میں آپؒ کے جد امجد راجہ گل محمد مسلمان ہوئے تھے۔ اپنے پورے خاندان میں مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ پہلے شخص تھے جو عالم دین بنے۔

تعلیم: آپؒ نے چھٹی جماعت تک تعلیم سکول سے اور ابتدائی دینی تعلیم مدرسہ عربیہ آفتاب العلوم چنیوٹ سے حاصل کی۔ 1949ء میں مدرسہ دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار (حیدر آباد۔سندھ) میں داخلہ لیا اور 1951ء میں وہاں سے دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ اسی سال حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے ردّ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کا خصوصی کورس ملتان میں پڑھا۔ آپؒ نے اپنے زمانے کے مشہور و معروف اور اکابر اساتذہ سے کسب فیض حاصل کیا جو اپنے علم و عمل، سیرت اور تقویٰ کے اعتبار سے نہایت عظیم اور بلند مرتبے پر فائز تھے۔

تدریس: اپنی دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپؒ کچھ عرصہ تبلیغ دین کا کام کرتے رہے۔ بعد ازاں 1952ء میں درس و تدریس کا آغاز کیا۔ 1953ء تک مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ (سرگودھا) میں پڑھاتے رہے۔ اسی برس جب ختم نبوت کی ملک گیر تحریک شروع ہوئی تو مولانا چنیوٹیؒ نے ایک متحرک کارکن کی حیثیت سے اس میں حصہ لیا اور گرفتار ہو کر ایک سال تک جھنگ اور لاہور کی جیلوں میں قید ہوئے۔ اسی قید کے دوران ہی آپؒ نے قاری رحیم بخش سے قرآن مجید حفظ کیا۔ 1954ء میں رہائی کے بعد چنیوٹ میں جامعہ عربیہ کا آغاز کیا اور درس و تدریس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے خلاف بھرپور طریقے سے کام کا آغاز کیا۔ 30 سال تک آپؒ تدریس سے وابستہ رہے۔

دعوت مباہلہ: مرزائی پروپیگنڈہ کیا کرتے تھے کہ مرزا قادیانی نے علماء کو مباہلے کی دعوت دی مگر کوئی مولوی اور پیر مقابلہ میں نہ آیا۔ آپؒ نے اس کے توڑ کیلئے قادیانی جماعت کے سابقہ سربراہوں (مرزا بشیر الدین محمود، مرزا ناصر احمد، مرزا طاہر) اور اُن کے موجودہ خلیفہ مرزا مسرور کو مباہلے کا چیلنج دیا مگر ان میں سے کوئی بھی میدان میں آنے کی ہمت نہ کر سکا، اس طرح پوری دنیا پر ان کے جھوٹا ہونے کی حقیقت کھل گئی۔

دعوت و ارشاد کا قیام: 1970ء میں آپؒ نے ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ قائم فرمایا 1990ء میں مرکز دعوت و ارشاد امریکہ، 1991ء میں انٹرنیشنل ختم نبوت یونیورسٹی قائم کی جبکہ 1995ء میں چنیوٹ میں ہی مدرسہ عائشہ للبنات کا آغاز کیا۔

سیاسی کردار: 3 مرتبہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبر منتخب ہوئے اور ایک مرتبہ بلدیہ چنیوٹ کے چیئرمین بنے۔ 18 نومبر 1998ء کو مولاناؒ نے پنجاب اسمبلی میں ربوہ کا نام تبدیل کروا کر چناب نگر رکھوایا جو آپؒ کا عظیم کارنامہ ہے۔ اسی وجہ سے آپؒ کو "فاتح ربوہ" کا لقب ملا۔

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ: عالمی سطح پر قادیانیت کے تعاقب کیلئے آپؒ نے انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ قائم کی اور ختم نبوت کے دفاع کی خاطر امریکہ، برطانیہ، جرمنی، بیلجیئم، اسپین، جزائر فجی، ناروے، جنوبی افریقہ، گھانا، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، بحرین، یمن، مصر، بھارت اور بنگلہ دیش سمیت 37 ممالک کا سفر کیا۔ آپ نے 35 حج اور لاتعداد عمرے کئے۔

مرزائیت کا تعاقب: حرمین شریفین سے مسلمانوں کی محبت و عقیدت اور روحانی وابستگی کے پیش نظر سعودیہ کے مفتی شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے حیات مسیحؑ اور ردّ قادیانیت کا فتویٰ حاصل کیا تاکہ یہ فتویٰ موثر اور وزنی ثابت ہو اور اس کی وقعت بڑھ جائے۔ یہ آپؒ کی کوششوں ہی کا نتیجہ تھا کہ رابطہ عالم اسلامی نے بھی مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جبکہ گیمبیا کے صدر نے بھی سرکاری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی املاک ضبط کر لیں اور ان کے ارتدادی ادارے بند کروا دیئے۔ آپؒ نے مسجد نبوی، ریاض یونیورسٹی، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، مدینہ یونیورسٹی، جامعہ الرشید کراچی، جامعہ اشرفیہ لاہور، دفتر تنظیم اہل سنت ملتان، جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن، دارالعلوم دیوبند اور دیگر بڑے اداروں میں ہزاروں علماء کو ردّ قادیانیت کورس پڑھا کر تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت کے تعاقب کیلئے تیار کیا۔

ختم نبوت سے آپؒ کا عشق جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ ختم نبوت ہی آپؒ کا اوڑھنا بچھونا اور یہی آپؒ کی پہچان تھی۔ مولاناؒ نے 1974ء اور 1984ء کی تحریک ختم نبوت میں قابل تقلید اور اہم کردار ادا کیا۔ حق گوئی کے جرم میں 200 مقدمات کی پاداش میں جھنگ، ساہیوال، منٹگمری، شیخوپورہ، فیصل آباد، بہاولپور اور لاہور کی جیلوں میں قید مشقت اور ظلم و تشدد برداشت کیا، لیکن اپنے مشن سے ذرہ برابر بھی پیچھے نہ ہٹے۔

تصانیف: عوام کو قادیانیوں کے دجل و فریب سے آگاہ کرنے اور ختم نبوت کے موضوع پر 40 سے زائد علمی کتابیں اور سینکڑوں کتابچے تحریر کر کے شائع کئے۔ اس ضمن میں آپؒ کی خدمات شاندار اور بہت وسیع ہیں۔

سفیر ختم نبوت کا خطاب: انہی خدمات کی وجہ سے اردو کے معروف صحافی، شاعر، ادیب اور مشہور مجاہد ختم نبوت جناب آغا شورش کاشمیریؒ نے آپؒ کو "سفیر ختم نبوت" کے لقب سے نوازا۔ آپؒ کو صرف و نحو اور علم میراث میں خصوصی مہارت حاصل تھی۔ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ گڑھا چنیوٹ میں 40 سال تک بحیثیت خطیب فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مناظرانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

عظیم مناظر و خطیب: 53 سال سے آپ مسلسل اپنی خداداد صلاحیتوں کو ناموس رسالت کے تحفظ اور قادیانیوں سے مناظرہ کرنے میں استعمال کرتے رہے مگر جھوٹے مرزائی کے جھوٹے پیروکار دم دبا کر بھاگ جاتے۔ انہیں مولانا چنیوٹیؒ کا سامنا کرنے کی ہمت نہ ہوتی، وہ آپ کا نام سن کر ہی لرز اٹھتے تھے۔ قادیانی آپؒ کے خون کے پیاسے اور ہر وقت جان لینے کے درپے رہتے۔

قاتلانہ حملے: کئی مرتبہ مولانا چنیوٹیؒ کے قتل کی سازشیں اور منصوبے بنے، قاتلانہ حملے ہوئے مگر وہ آپؒ کا بال بھی بیکا نہ کر سکے۔ مولانا چنیوٹیؒ نے بڑے یقین

اور وثوق سے پیشگوئی کی تھی کہ میری موت طبعی ہوگی، سو آپ کی یہ بات سو فیصد یکی ثابت ہوئی اور اللہ نے آخری دم تک دشمنوں کے شر سے آپ کی حفاظت فرمائی۔

نمایاں خصوصیات: اپنے مشن کی تکمیل کے لئے مولانا مرحوم نے عمر، صحت، وقت اور وسائل کو کبھی رکاوٹ نہ سمجھا۔ اپنے بلند اوصاف اور اعلیٰ خوبیوں کی وجہ سے بہت سے لوگوں کی ہدایت کا سبب بنے اور بے شمار قادیانیوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ عجز و انکساری، سادگی، ملنساری، عشق رسولؐ، صبر و تحمل، عفو و درگزر، علم و بردباری، حب صحابہؓ، ایمانی غیرت، اعلیٰ ظرفی، کشادہ دلی، فہم و فراست، ذہانت و فطانت، ذکاوت، بے لچک کردار، اپنے علم پر مکمل دسترس اور مہارت اور سنت نبویؐ پر مضبوط و پختہ عمل جیسی نمایاں خوبیاں اُن کی ذات کا حصہ تھیں۔ جھوٹ، حسد، کینہ، غرور و تکبر، خود نمائی اور منافقت سے ہمیشہ دور رہے۔

وفات: آخری سالوں میں گونا گوں بیماریوں نے اُن کا گھیراؤ کرلیا۔ انہیں دانتوں کی تکلیف، معدہ کی خرابی، جوڑوں میں درد اور شوگر جیسی جان لیوا بیماریاں لاحق تھیں۔ اُن کے گردے فیل اور پھیپھڑے ناکارہ ہو چکے تھے۔ آخر اپنی گرجدار دھاڑوں سے کفر پر لرزہ طاری کردینے والے اس شیر دلیر کا آخری وقت آن پہنچا اور 8 جمادی الاولیٰ 1425ھ (27 جون 2004ء) اتوار کی صبح 11 بجے شریف میڈیکل سٹی کمپلیکس رائیونڈ (لاہور) میں طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

نماز جنازہ: اُن کی میت جامعہ اشرفیہ لاہور لائی گئی۔ جہاں اُن کی وصیت اور خواہش کے مطابق پیر طریقت سید نفیس الحسینی شاہ مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت سید نفیس شاہ صاحب نے جب اشکبار آنکھوں سے اُن کا آخری دیدار کیا تو بے ساختہ اُن کی زبان سے نکلا: "کیا خوب مقام پایا تو نے اے مرد مجاہد! ساری زندگی انتھک محنت کی ہے۔ چین و آرام نہیں پایا۔ اب اعلیٰ تمبروں کے اندر کامیابی حاصل کرکے اس دار فنا سے دار بقا کی طرف جارہا ہے اور ہمیں یہ سبق دے کر جارہا ہے کہ میں نے پیرانہ سالی کے اندر بھی آقا ﷺ کی ختم نبوت کو بیان کیا ہے۔" آپؒ کی وفات سے عالم اسلام میں گہرے غم، صدمے اور رنج و الم کی لہر دوڑ گئی۔ لاہور سے میت چنیوٹ روانہ کردی گئی، اگلے دن یعنی پیر کو صبح گورنمنٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ کے وسیع گراؤنڈ میں غم و صدمے سے نڈھال ایک لاکھ سے زائد کے کثیر مجمع نے سید علاء الدین شاہ نقشبندیؒ کے خلیفہ سید ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی۔

تدفین: مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کو اُن کے اپنے ادارے مرکز دعوت وارشاد جامعہ عربیہ سے ملحقہ قبرستان میں پیر یعقوبؒ کے پہلو میں سپرد خاک کردیا گیا۔ آپؒ کے سوگواروں میں لاکھوں عقیدت مند اور آپؒ کے چار بیٹے مولانا محمد الیاس، مولانا محمد ادریس، مولانا ثناء اللہ اور مولانا بدر عالم شامل ہیں۔ جو ماشاء اللہ چاروں عالم دین ہیں۔ آپؒ کی وفات پر پوری دنیا میں قادیانیوں نے خوشیاں منائیں اور مٹھائیں تقسیم کیں لیکن اُن کی یہ خوش فہمی دور ہو جانی چاہیے کہ اب امت مسلمہ کا بچہ بچہ آقائے نامدار کی ختم نبوت اور ناموس پر کٹ مرے گا۔ لیکن عقیدہ ختم نبوت اور حضور اکرم کی ذات اقدس پر آنچ نہ آنے دے گا۔ حضرت مولانا مرحوم دلوں میں ایسی شمع روشن کر گئے جو ہمیشہ درخشاں اور افروزاں رہے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں علیین میں اپنا قرب نصیب کرے اور ہمیں ان کا مشن جاری رکھنے اور آگے بڑھانے کی توفیق دے۔ آمین۔

مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور مشن جھنگوی شہیدؒ: مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اپنی ساری زندگی تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ تحفظ ناموس رسالت خصوصاً مشن جھنگوی کی نہ صرف تائید کی بلکہ ہر موقع پر سپاہ صحابہ کے قائدین کے ساتھ علی الاعلان تعاون فرمایا مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی ہر معیت اور ابتداء کے موقع پر اعانت فرمائی۔ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کی میت جب جھنگ لائی گئی تو حضرت چنیوٹی نے ہی نماز جنازہ کی امامت فرمائی اس کے بعد مولانا محمد اعظم طارق شہید کے ساتھ بھی بھرپور تعاون جاری رکھا۔

اظہارِ تعزیت

حضرو: علاقہ چھچھ کی ممتاز علمی، مذہبی شخصیت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام نے آزاد کشمیر ملت اسلامیہ کے صدر مفتی عبدالواحد ڈیالوی کی والدہ کی وفات پر تعزیت کیلئے ڈیال تشریف لے گئے اور مرحومہ کی مغفرت کیلئے دعا کی نیز مفتی عبدالواحد سے تعزیت کا اظہار کیا۔

(رپورٹ: ممتاز اعوان)

وادی بلتستان اور گلگت

وادی بلتستان، گلگت خصوصاً سکردو اور کا چھے انتہائی پر امن علاقہ تھا مگر اس پر امن اور پسماندہ ترین علاقے کو دسمبر 2003ء سے ایک خطرناک مرض نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جو کینسر سے کم نہیں ہے۔ اگرچہ جراثیم ایران سے یہاں آئے ہیں لیکن جراثیم تبدیلی نصاب کی فرقہ وارانہ تحریک کی صورت میں تیرہ جنوری 2005ء کو نمودار ہوئے ہیں۔ ابتداء میں اس کینسر زدہ تحریک کا آغاز معمولی احتجاجی مظاہرے سے ہوا مگر آناً فاناً یہ مرض پورے شمالی علاقہ جات میں پھیل گیا۔ شہر سکردو کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ آنے والے لوگ کون تھے؟ جنہوں نے احتجاجی مظاہرے کے نام پر پورے شہر کو میدان جنگ بنا کر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی نتیجے بے گناہ معصوم لوگوں کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ توڑ پھوڑ کے بعد گھروں کو آگ لگادی۔ یہ شرپسندوں کی پہلی کوشش نہیں بلکہ اس سے قبل ہنگامہ آرائی کا یہ سلسلہ بار ہا آزمایا جاچکا ہے۔ اس سلسلے میں ماضی کا ذکر کروں گا تو اس پر بطور خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سکردو میں مدرسہ اہلسنت والجماعت، المرکز الاسلامی اہل حدیث، اسلامی اکیڈمی اہلسنت اور بہت سی مسلمانوں کی املاک کو آگ لگائی جس سے کم از کم 10 کروڑ کا نقصان ہوا۔ اس پر بس نہیں کیا بلکہ ان مفسدین نے قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کو بھی جلایا۔ مدرسہ جامعہ اسلامیہ سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو کو مکمل جلا کر راکھ کردیا اور اس میں قرآن کے بہت سے نسخے بھی جلائے گئے جن کی تصاویر محفوظ ہیں۔ گلگت میں نہتے معصوم لوگوں کو شہید کیا گیا جن میں کلیدی افسر شامل ہیں۔ حتیٰ کہ ہسپتالوں میں داخل غریب مریضوں پر بھی ترس نہ کیا گیا۔ ناردرن ایریا شمالی علاقہ جات کے ہیلتھ آفیسر بزرگ شیر ولی خان کو بھی شہید کیا گیا۔ اقراء روضۃ الاطفال کے سکول کو کرفیو نافذ کرنے کے بعد ٹھیک دو گھنٹے بعد آگ لگائی گئی۔ ان تمام ہنگامہ آرائی کا ذمہ دار وفاقی وزیر فیصل صالح حیات اور ایران کے حکمران ہیں۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ فیصل صالح حیات کو برطرف کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ دنیا بھر کے عوام اہلسنت اور مسلمانان عالم اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس فتنہ کے خاتمے کے لئے وادی بلتستان کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ تعاون کریں۔ وادی بلتستان کے غیرت مند مسلمان ہر وقت فتنہ سبائیت کے خلاف جھنگوی شہید کی طرح گلی گلی چپہ چپہ آواز لگاتے رہیں گے۔ ہم ان شاء اللہ مشن جھنگوی کو شمالی علاقہ جات کے پسماندہ ترین علاقہ سکردو اور کا چھے کی ہر وادی میں پہنچا کر رہیں گے۔

زمانہ بھر گیا۔ ہو ملک بھی ہو عدو میرا ‏ ‏ ‏ بگڑتا کچھ نہیں یارب مہرباں جب ہے تو میرا

(ابو معاذ بلتستی، سکردو)

سنّی سکنڈری

محمد نذیر کاکانی

سنا تھا کہ دنیا میں دو ایسی قومیں ہیں جن میں مذہبی تعصب و جنونیت حد درجے کی پائی جاتی ہے۔ ان میں کسی بھی فرد کو کسی بھی چھوٹے بڑے منصب پر فائز کر دیا جائے۔ پہلے وہ اپنے مذہب کا ہوگا بعد میں منصب و عہدے کا مسئول۔ ایک قوم ہے یہودی اور دوسری روافض۔

سنا تھا واسطہ نہیں پڑا تھا، ہاں ایک دفعہ جب راقم درجہ ثانیہ کا طالب علم تھا، سالانہ چھٹیوں میں مدرسے ہی رہتا ہوا، رمضان المبارک میں O.G.D.C کے ایک پروجیکٹ (امروون سندھ) میں قرآن مجید سننے اور سنانے کا موقع ملا۔ ساتھ ایک جونیئر ساتھی رحمت نبی صدیقی چترالی شہید رحمہ اللہ (اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ آرام وسکون نصیب فرمائے، آمین) تھے۔ روزانہ تین تین پاؤ دس دس رکعات تراویح میں دونوں سناتے۔ پروجیکٹ میں ہر شعبہ زندگی سے وابستہ لوگ تھے اور ماشاء اللہ اکثریت نمازی حضرات کی تھی۔ (کیونکہ مہینہ رمضان کا تھا) ایک دن کسی ملازم نے پوچھا: پیسے بڑھانے کے لئے کوئی وظیفہ بتائیں۔ راقم نے بے ساختہ جواب دے دیا۔ زکوٰۃ وقت پر پابندی سے اور پوری پوری ادا کر دیا کرو انشاء اللہ مال و دولت میں خوب برکت ہوگی۔ زکوٰۃ کے معنی ہی پاکیزگی و اضافے کے ہیں۔ کیا معلوم کہ الفاظ آں صاحب پر بجلی کی کڑک بن کر گریں گے۔ ادھر ادھر کے بہانے بہت تراشے لیکن کوئی قابل اطمینان جواب نہ بن پڑا۔ ہم خود شش و پنج میں مبتلا ہو گئے کہ آخر ادائیگی زکوٰۃ سے انکار کے کیا معنی!

زمانہ ایسا ہے کہ راز اب راز نہیں رہتا، کوئی اپنے آپ کو کتنا ہی چھپائے، تعلقات ظاہر نہ ہونے دے۔ جلد ہی نہ کا بدیر شخصیت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ تعلقات سے بھی پردہ سرک جاتا ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ 2 دن نہ گزرے ہوں گے، معلوم ہو گیا کہ حضرت والا کا تعلق فرقہ امامیہ سے ہے اور انکار زکوٰۃ ان کے مذہب میں شامل ہے۔ وہ تو مذہب پر عمل کرتے ہوئے زکوٰۃ نہیں دے رہے ہیں: "مال کی بڑھوتری کا کوئی اور وظیفہ بتایئے۔" بات دوسری طرف نکل گئی۔ بظاہر عام سی بات ہے لیکن مذکورہ فرقے کے افراد کی سرشت کو سمجھنے میں ایک حد تک معاون ضرور ہے...... تو عرض کر رہا تھا...... 2 قومیں ...... ہاں ایک ان میں سے روافض ہیں جسے عرف عام میں شیعہ کہا جاتا ہے۔ اس فرقے کا جو فرد کسی بھی چھوٹے بڑے منصب پر فائز ہو، اس کے لئے ترجیحات مذہبی معاملات کو پہلے حاصل ہوں گی۔ منصب کی مسئولیت ثانوی درجہ رکھتی ہوگی۔ آپ کہیں گے عجیب بات ہے، مذہب کو اولیت اور منصب کو ثانوی درجہ یہ کوئی عیب تو نہیں۔ اس پر اعتراض کیسا، دراصل بات یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے متعلق اپنے مزعومہ (غلط) عقیدے کی تبلیغ کو اولیت دے گا اور منصبی ذمہ داریوں کی مسئولیت کو ثانوی حیثیت۔

مال و دولت بڑھانے کے لئے زکوٰۃ بروقت پابندی کے ساتھ اور پوری پوری ادا کیا کرو، یہ جملہ سننا تھا کہ کنہمل کا رنگ فق ہوگیا

یہ کوئی الزام نہیں؟ توہین رسالت و بغض صحابہ شیعیت کے نزدیک کتنا اہم ہے۔ فرسودہ اور بے بنیاد عقائد پر اہل تشیع کتنے پختہ ہے۔ آیئے لیاقت میموریل لائبریری کراچی کے وسیع ہال میں چلتے ہیں۔ یہ ایک چشم دید حقیقت ہے جس میں اہل تشیع کے لئے فکر و تدبر، اہل اقتدار کے لئے تنازعات کا حل اور ان "معتدل و مصلحت کوشش سنیوں (مسلمانوں) کے لئے درس بیداری کا سامان موجود ہے۔ جو اب تک شیعہ حضرات سے خیر کی توقع کے منتظر فرما رہیں۔

آپ لائبریری کے ہال میں چشم تصور سے پہنچ گئے۔ دیکھئے وسیع ہال میں سر ہی سر نظر آ رہے ہیں۔ سالانہ تقریری مقابلہ بعنوان معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم انعقاد پذیر ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبولؐ سے مقابلہ تقریر کا آغاز ہوا۔ مقرر تقریر کر رہا ہے۔ مقررین و سامعین میں وکیل، ارس، اسکول، کالج و یونیورسٹی کے طلب اور باہر کے حضرات شامل ہیں۔ اس حسن انتظام کا اعزاز اسلامک اسٹوڈنٹ موومنٹ پاکستان کو حاصل ہے اور اس کا کریڈٹ ضلع ایسٹ کراچی کو جاتا ہے۔

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی...... صوت الاسلام ٹرسٹ کے صدر مبلغ ختم نبوت جناب الیاس ستار جلوہ افروز ہیں۔ ان کے ہمراہ جناب محمد عبداللہ شیخ (سابق عیسائی پادری) ہیں۔

سندھی ٹوپی پہنے شلوار قمیض میں ملبوس ایک اور شخص جناب الیاس ستار کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ میزبانوں نے مہمان گرامی کا خیر مقدم کیا، جناب الیاس ستار نے تعارف کرایا، یہ آپ کی لائبریری کے ڈائریکٹر صاحب ہیں، میں انہیں بھی ساتھ لے کر آیا ہوں۔ خوش آمدید کہا گیا، شکریہ ادا کیا گیا اور سٹیج پر الیاس ستار کے برابر نشست پر بٹھایا گیا۔

سات سات منٹ کی تقریر میں مقررین بڑی جانفشانی، جادو بیانی، شعلہ نوائی کے ساتھ عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور معلومات سے پر خزانوں کی تجوریاں سامعین کے سامنے الٹ دیتے ہیں۔ سلسلہ تقاریر جاندار بھی ہے اور شاندار بھی۔ ایک مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے خاتم المعصومین کا جملہ بولتے ہیں۔ یعنی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم اسی طرح عصمت و معصوم عن الخطاء ہونا بھی آپ پر ختم۔ آنے والے نئے مہمان لائبریری کے ڈائریکٹر صاحب فوراً اس لڑکے کو بلاتے ہیں، جناب خاتم المعصومین آنحضرت کو کہنا صحیح نہیں۔ اس مقرر نے غلط کہا۔ آپ کے بعد بھی معصوم ہیں۔ معصومیت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ لڑکا جواب دیئے بغیر اسٹیج سیکرٹری کے پاس آیا۔ یہ شخص شیعہ ہے اور ابھی سے اعتراض کر رہا ہے کہ خاتم المعصومین کیوں کہا، عصمت ختم نہیں ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی معصوم آتے رہے ہیں۔

اسٹیج سیکرٹری نے جواباً کہا، ذرا صبر کرو، ابھی دوسرے مقرر کی تقریر ختم ہوئی تھی۔ آنے والے کسی محرریان نے دوران تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کا تذکرہ چھیڑ دیا۔

استاد کی عظمت کا اندازہ شاگردوں کی تربیت اور ان کے کردار سے ہوتا ہے، دیکھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

لائبریری کے شیعہ ڈائریکٹر نے آنحضور ﷺ کو ہی خاتم المعصومین قرار دئیے جانے اور اصحاب رسول کی تعریف برداشت نہ کرسکا

عظمت کو۔ آپ بحیثیت معلم انسانیت ہیں، آپ کے شاگردوں میں سب سے پہلا نام صدیقؓ کا ہے، عمر فاروقؓ آپ کے شاگرد ہیں، عثمان ذوالنورینؓ وعلی المرتضیٰؓ آپ کے شاگرد ہیں۔ صحابہ کا تذکرہ چھڑا۔ ڈائریکٹر صاحب کے کان کھڑے ہوگئے۔ اسی لئے دیگر اصحاب رسول کا تذکرہ بحیثیت شاگردان رسول اور فاضلان درسگاہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔ ان میں سے چند ایک کے سنہری ادوار وکارناموں پر روشنی پڑی۔ ڈائریکٹر صاحب یہ جسارت برداشت نہ کرسکے

قد بدت البغضاء من افواھھم

''دل میں پکنے والا لاوا ابلنا چاہ رہا تھا، لیکن یہ اندازہ ہو چلا تھا کہ یہاں اس کی دال نہیں گلتی۔''

زبان پر مہر سکوت فوراً ڈائریکٹر صاحب اپنے مسند کو چھوڑ کر جادفتر بیٹھے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی۔ حالانکہ انہیں کسی نے کچھ کہا بھی نہیں تھا۔ ان کے تو غلط نظریہ پر بنی سوال کا جواب بھی کسی نے نہیں دیا تھا۔ وہ صرف اس وجہ سے مزید نہ بیٹھ سکے کہ کہیں صحابہ کرامؓ کا تذکرہ معتمران کے لئے فساد معدہ کا باعث نہ بن جائے۔ شاید وہ بعض صحابہؓ کے اظہار کی جرأت بھی کردیتے اگر تقریری مقابلہ کسی اور کی طرف سے ہوتا۔ سچ ہے شیعہ پہلے اپنے نظریات کا پرچار کرے گا بعد میں منصب کے فرائض کی ادائیگی۔ لیکن میرے نزدیک اب اس نظریہ میں تھوڑی سی تبدیلی ہونی چاہیے کہ شیعہ پہلے شیعہ ضرور ہوگا، نظریات کا پرچار بھی ضرور کرے گا۔ لیکن ہر جگہ نہیں۔ صرف وہاں جہاں صحابہ کا کوئی سپاہی نہ ہو۔ جہاں صحابہؓ کے سپاہی جھنگوی کے روحانی فرزند ہوں، مجال ہے کہ کوئی شرانگیز حرکت کرسکے وہ بھاگ کر تو جائے گا لیکن اظہار کفر کی جسارت اس سے نہ ہوسکے گی۔ کیونکہ اب اس کے سامنے سدِ سکندری قائم ہوچکی ہے۔ جی ہاں سدِ سکندری

مبارک باد

خلافت راشدہ کے ڈیلر قاری رحمت اللہ تونسوی رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے ہیں۔ اس موقع پر انتظامیہ اشاعت المعارف نے قاری رحمت اللہ تونسوی کو مبارکباد دی ہے اور دعا کی کہ اللہ عزوجل انہیں ہمیشہ خوش وخرم رکھے۔ آمین (ادارہ)

دعائے صحت کی اپیل

حکیم محمد ابراہیم قاسمی M.P.A ان دنوں شدید علیل ہیں۔ قارئین خلافت راشدہ سے ان کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے۔
ارشاد حیدری، ناظم جھنگوی شہید دواخانہ، لنڈی کوتل۔

بقیہ بزم قارئین

میں اور میری جماعت ورفقاء شہید ابن شہید، وکیل صحابہؓ ملت اسلامیہ کے عظیم قائد حضرت مولانا ڈاکٹر ہارون القاسمی شہیدؒ کی شہادت پر ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کے اہل خانہ سے ان کی جدائی پر غم میں برابر شریک ہیں، دعا ہے اللہ رب العزت سے کہ شہید کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالدیان فاروقی، مستاکمان)

❁ خلافت راشدہ کا شدت سے انتظار رہتا ہے لیکن تلہ گنگ شہر سے بہت دور دیہات میں ہمیں رسالہ ہر ماہ کی آخری تاریخوں میں ملتا ہے۔ پھر بھی انتہائی مسرت اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔ ماہنامہ میں پریس چھپائی کے دوران بہت سی غلطیاں آتی ہیں۔ لہٰذا گزارش ہے کہ جس طرح ہم رسالے کے لئے صبر کرتے ہیں اس لئے اہل پریس سے گزارش ہے کہ وہ بھی صبر سے کام لیا کریں۔ (بنت امین عابد، کوٹ لیز و، تلہ گنگ)

❁ الحمد للہ ماہنامہ خلافت راشدہ نے ایک بہت ہی اچھا قدم اٹھایا ہے۔ آپ ہمیں چاہیں کہ سستی اور غفلت کو چھوڑ کر میدان میں اترنا چاہیں۔ اللہ اخلاص کے ساتھ مشن جھنگوی شہیدؒ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ان شاء اللہ میں شہداء کا پیغام ہر گھر تک پہنچانے میں آپ کا معاون بننا چاہتا ہوں۔ تفصیلات سے آگاہ کریں۔
(مولانا عبدالرحیم ناظم، دارالعلوم اسلامیہ گوپس)

اظہار تعزیت

فیصل آباد..... جٹ برادری کے سردار محمد گذشتہ دنوں وفات پاگئے، مرحوم انتہائی نیک اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ قاری عبدالغفار خطیب مسجد خدیجۃ الکبریٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

اعتراضات

گذشتہ سے پہلے شمارے میں ایک مضمون ''خلفائے راشدین کون تھے؟'' کے عنوان سے چھپا تھا۔ یہ مضمون دراصل جناب عبدالمنان معاویہ اللہ آباد والوں نے بھیجا تھا لیکن غلطی سے غلام مصطفیٰ فاروقی فقار پور کے نام سے چھپ گیا ہے۔ جس پر ہم معذرت خواہ ہیں۔ ایڈیٹر

بقیہ ایڈیٹر کی ڈاک

کے اندر کسی شرعی مسئلہ پر پھوٹ ڈالنا مقصود ہوتا ہے تو وہ سب سے پہلے اسلام کے لبادے میں چھپے ہوئے منافقین کو پہلے پتھر کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

❁ بس اڈا ناظم ڈیرہ اسماعیل خان سے مولانا محمد عبداللہ فاروق خطیب جامع مسجد محمد بن احمد ثانی لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس خلیفہ عبدالقیوم مدظلہ اور قمر ڈیرہ جناب عبدالرؤف بلوچ مدظلہ کے حکم سے حضرت اقدس مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کے خطوط جمع کرکے مکتوبات اعظم کے نام سے کتابی صورت میں شائع کرنے کا پروگرام ڈیرہ اسماعیل خاں کے کارکنوں نے بنایا ہے۔ اس لئے جن قائدین یا کارکنوں کے پاس حضرت شہید کا کوئی بھی خط موجود ہو۔ وہ اصل یا فوٹو سٹیٹ کاپی مذکورہ بالا پتہ پر بھیج کر مشکور فرمائیں۔

❁ وادی کاغان سے حسین فاروقی لکھتے ہیں بعض اوقات رسالہ کی لکھائی واضح نہیں ہوتی ہے۔
☆ بقیہ مضمون کا پتہ نہیں چلتا ہے۔
☆ رسالہ اکثر لیٹ ملتا ہے۔
☆ بہت سے سلسلے شروع کرکے آپ نجانے کیوں ختم کردیتے ہیں۔
☆ خلافت راشدہ ویلفیئر ٹرسٹ کا اتنا عظیم منصوبہ آپ نے کیوں چھوڑ دیا ہے۔
☆ خلافت راشدہ ڈائجسٹ بھی شروع کریں۔
☆ محترم بھائی ہمارے لئے خصوصی دعا فرمائیں تاکہ ہم تمام منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچاسکیں۔

❁ منڈی بہاؤالدین سے مولانا فیض احمد عالم نے ''العلماء وخطباء کی خدمت میں'' کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔ جس میں لکھتے ہیں کہ ''شیعہ نے سیدنا حسین ابن علیؓ کے لئے امام کا لفظ اتنا عام کردیا ہے، بعض اوقات مسلمان خطیب بھی اس لفظ کو صرف سیدنا حسینؓ کے لئے ہی خاص کرلیتا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ امام سب صحابہ کے لئے بولا جانا چاہیے۔ اس کے علاوہ ''علیہ السلام'' کا لفظ انبیاء کے لئے خاص ہے۔ لیکن شیعہ کا عقیدہ ہے کہ بارہ امام معصوم ہیں اس لئے وہ ان کے لئے علیہ السلام کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس مسلمانوں کا عقیدہ ہے آنحضورؐ کے بعد کوئی شخص بھی معصوم نہیں ہے۔ لیکن وہ غیر شعوری طور پر حسین اور سیدنا علیؓ کے لئے بھی علیہ السلام کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

بے قصور قیدی

ابن ایوب شمالی

شبرغان جیل سے رہائی پانے والے مجاہد کی المناک داستان جو اب اپنوں کی قید کاٹ رہے ہیں

افغانستان میں طالبان حکومت کے زوال کے وقت موجود سینکڑوں غیرملکی مجاہدین یا تو گرفتار کر لئے گئے یا شہید ہوئے۔ جو شہید ہوئے ان میں سے کئی ایک کو تسلیم ہونے کے باوجود کہیں خنجروں اور کہیں تلواروں سے سرقلم کر دیا گیا۔ کہیں کنٹینروں میں محبوس کر کے شہادت کے جام پلا دیئے گئے۔ ظلم و ستم کی ایسی داستانیں رقم ہوئیں کہ شاید تاریخ بھی ان مناظر کی مثال پیش نہ کر سکے۔ ظلم و ستم اور جور و جبر کی ایجاد دیکھئے کہ زندہ انسانوں کو کنٹینروں میں بند کر کے صحرا میں چھوڑ دیا گیا۔ جاں بلب اور جانوروں کی طرح ایک کے اوپر دوسرا ٹھونسے ہوئے۔ جب یہ پیاس اور حبس سے بلبلا اٹھے ہوں گے تو کیا حالت ہوگی؟ اس کا تصور کرنے کے لئے امریکہ کی سکھائی، انسانی حقوق اور تہذیب کے سبق کو بھلا کر اور امریکی عینک اتار کر ہی کرنے سے سمجھ آ سکتی ہے۔ بچنے والوں کو شبرغان کے بدنام زمانہ عقوبت خانہ منتقل کیا گیا۔ جہاں ضروریات زندگی تو دور کی بات تن کے کپڑے بھی چھین لئے گئے......

ان بے قصور مجاہدین میں سے اکثر کا تعلق پاکستان سے تھا وہ پاکستان جس کی حکومت افغانستان پر حملے میں امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی تھا جس نے اپنے فوجی اڈے تو کیا فضا تک پر امریکہ کو مکمل اختیار دے دیا تھا۔ اس بات کا آج تک امریکہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ پاکستان کی مدد کے بغیر امریکہ کیلئے افغانستان پر قبضہ خواب ثابت ہوتا۔ لیکن اسی پاکستان کے باشندوں کو جنہوں نے امریکہ سے نہیں اس سے پہلے طالبان کے مخالف شمالی اتحاد سے جنگ کی تھی اور پھر امریکہ کے حملے کے وقت ہتھیار ڈال کر گھر واپسی کی راہ لی تھی۔ امریکہ کے ایما پر گرفتار کر کے نہ صرف شہید کیا گیا بلکہ قید و بند کی صعوبتوں سے گزارا گیا...... اس ظلم پر نہ تو امریکہ کو خیال آیا کہ اپنے اتحادی کے احسانات کے بدلے ان مجاہدین کو رہا کر دیا جائے نہ ہی ہمارے حکمرانوں نے ان پاکستانیوں کے لئے کوئی آواز اٹھانا مناسب سمجھا۔

شبرغان جیل میں تین سال تک موت اور زندگی کی جنگ لڑ کر ظلم و جبر کا شکار بننے کے بعد ان کو کابل کی پل چرخی جیل منتقل کیا گیا جہاں ظلم و ستم کا ایک اور باب دھرایا جانے لگا۔ گذشتہ سال ستمبر میں ان مجاہدین کو خیر سگالی کے طور پر جب رہا کر کے پاکستان کے حوالے کیا گیا تو ان میں اکثر قیدی جسمانی، نفسیاتی ہر لحاظ سے بیماریوں کا شکار تھے۔ ٹی بی اور اس جیسی مہلک بیماریوں نے اکثر مجاہدین لاغر اور کمزور کر دیئے تھے۔ دشمن نے تو خیر سگالی کا مظاہرہ کر کے بڑا احسان کیا اور ان کو "رہا" کر دیا۔ لیکن پاکستانی سرزمین پر قدم رکھتے ہی ان کو پھر سے پا بہ زنجیر پابند سلاسل کر کے پہلے پشاور اور ہری پور سنٹرل جیل منتقل کیا گیا۔ بعد ازاں وہاں سے راولپنڈی کی سنٹرل جیل اڈیالہ لایا گیا۔ اپنے ہی ملک کی جیل میں آ کر بھی یہ ظلم و ستم کا شکار رہے۔ ضروریات زندگی اور سہولیات سے محرومی یہاں بھی ان کا مقدر ٹھہری۔ اڈیالہ جیل میں رمضان کا مہینہ ان قیدیوں نے جیل کی پانی میں پکی دال کھا کر گزارا گیا۔ یہاں تک کہ عید جبر پر بھی ان قیدیوں کو دال ہی کھا کر گزارہ کرنا پڑا...... افغانستان میں سابق طالبان رہنماؤں نے تو اپنے ذرائع سے ان قیدیوں کی خوب مہمان نوازی کی لیکن اپنے ہی ملک میں یہ اس قدر مجبور تھے کہ ان کی حالت دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے حکومت نے تو امریکہ کے خوف اور جہاد کی طرف دوبارہ لوٹنے کے ارادے ان کو پے در پے نظربندیوں اور جیل میں پابندیوں کے آزار دی تھمائے کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہ تھا، صاحب بہادر کا حکم یہی ہے کہ ان کو "دھک" کے رکھو۔

> ہم نے روس کے خلاف جہاد کیلئے تیار کئے ہوئے اپنے
> معصوم نوجوانوں کے سر کہیں خنجروں اور تلواروں سے قلم
> کرنے میں مدد دی اور کہیں کنٹینروں میں بند کر کے انہیں
> شہادت کے جام پلانے کا راستہ ہموار کیا

مجھے افسوس ان لوگوں پر ہے جو ایک دور میں طالبان کی حمایت اور ان کی تعریفوں میں رطب اللسان تھے۔ انہی کی ترغیب اور تقاریر سے متاثر ہو کر یہ نوجوان جہاد کا علم لے کر میدان میں نکلے تھے۔ پھر وہ دور آیا کہ دفاع افغانستان کونسل کے نام سے دن رات مظاہرے ہوتے رہے۔ مساجد اور مدارس میں طالبان کی مدد کے لئے چندے اور فنڈ اکٹھے کئے گئے۔ یہ وہ دور تھا جب طالبان حکومت آخری دن گن رہی تھی۔ ان لوگوں نے زبانی جمع خرچ کے سوا اس وقت بھی کچھ نہ کیا پھر جب یہ مجاہدین افغانستان میں ظلم و ستم کا شکار ہوئے تو کسی دینی تنظیم یا شخصیت نے ان کے لئے آواز نہ اٹھائی (چند ایک کا استثنا کافی ہوگا) اور آج جب یہ مہمانانِ رسولؐ جہاد اور دین سے تعلق کے جرم میں اپنے ہی ملک میں پابند سلاسل جبر و ستم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں تو بھی طالبان اور امریکہ مخالف نعروں پر اسمبلی میں پہنچنے والوں کو ان کا خیال نہیں...... شاید میں موضوع سے ہٹ رہا ہوں جس اتحاد کو کل متحدہ مجلس عمل کا نام دیا جا رہا ہے کبھی دفاع افغان کونسل ہوا کرتا تھا...... ان سے تو کچھ کہنا ہی فضول ہے کہ یہ اب حکومت اور چند سیٹیں جیت کر شاید مقصد اصل تک پہنچ چکے ہیں، ان کے پاس اس طرح کے کاموں کے لئے وقت ہی نہیں...... لیکن ہم نے ان قیدیوں کی حالت زار پر راولپنڈی کے تمام اہم مدارس کے علاوہ، محسنین کو خطوط لکھ کر ان کے تعاون پر توجہ دینے کی درخواست کی...... افسوس کہ ان لوگوں کو بھی اس طرف توجہ کی فرصت نہ ملی...... کاش کہ میرے پاس الفاظ ہوتے...... کاش مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ کھل کر لکھنے سے کئی چہروں سے نقاب اتریں گے تو...... میں ان کے تجربے بھی نقل کرتا جو میرے خط ملنے کے بعد ان علماء نے کئے......؟؟

> جو لوگ ایک وقت طالبان کی حمایت اور تعریفوں میں رطب اللسان تھے آج ان کا نام لینے سے گھبرا رہے ہیں۔

ایسے میں مجھے عبداللہ بن مبارک کے اشعار یاد آتے ہیں جو انہوں نے کسی عابد زاہد کے نام لکھے تھے......

یا عابد الحرمین لو أبصرتنا
لعلمت أنک بالعبادة تلعب

اے دن رات منبر و محراب پر دین کا درس دینے والو! نرم بستروں پر آرام کرنے والو! اور اے کارپٹڈ، ایئر کنڈیشنڈ دفاتر اور زرق برق گاڑیوں میں بیٹھ کر محبت رسولؐ کے گن گانے والو! کاش آپ کو ان بے قصوروں کی بھی فکر ہوتی جو اسی محمد عربیؐ کے ماننے والے ہیں..... جو آپ ہی کے بیٹے ہیں۔ آپ ہی کی تقریروں پر جہاد کے لئے نکلے تھے..... ان کو وہ سبق لفظ بلفظ آج بھی یاد ہے۔

> **ایئر کنڈیشنڈ دفاتروں اور زرق برق گاڑیوں میں بیٹھ کر محبت رسول کے گن گانے والو!**
> **تمہارے علم ہے! گوانتانا موبے سے رہا ہو کر آنے والے سینکڑوں بے گناہ نوجوان**
> **تمہارے ملک کے عقوبت خانوں میں ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹ رہے ہیں**

جو نائن الیون سے قبل تمہارا ورد زبان تھا..... لیکن تم — آج شاید اپنا ہی سبق بھول گئے ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ موضوع سے ایک بار پھر ہٹ گیا ہوں۔ بہت زیادہ دور جانے سے پہلے واپس لوٹتا ہوں قصہ مختصر کہ اڈیالہ جیل میں تقریباً چھ ماہ اس کسمپرسی میں گزارنے کے بعد گزشتہ دنوں ایک حکمنامے کے ذریعے ان سب کو پنجاب کی مختلف جیلوں میں منتقل کیا گیا ہے۔ جہاں ان کو عادی مجرموں سے بھی سخت قید کا سامنا ہے۔ گزشتہ ماہ ہونے والی اس منتقلی کی وجہ ایک واقعہ بنی ہے جو ان مجاہدین کی دینی غیرت، محبت رسول اور عشق صحابہؓ کی اعلیٰ مثال ہے۔ ہوا یوں کہ جس بارک میں ان کو محبوس رکھا گیا تھا وہاں دوسرے کمروں میں چند شیعہ قیدی بھی تھے۔ چرس، بھنگ اور شراب کے عادی یہ مجرم نشے کی حالت میں بھی خباثت سے باز نہیں آتے۔ ایک شب شیعہ قیدی نے نعرہ بازی کر کے پوری بارک کو سونے نہ دیا۔ ساتھ ہی اس گستاخ نے اصحاب رسولؐ و خلفائے راشدینؓ کو گالیاں دیں۔ جب یہ گالیاں ان مجاہدین نے سنیں تو سراپا احتجاج ہو گئے، جیل افسران کو طلب کیا گیا پہلے تو نہ آئے، البتہ احتجاج میں شدت کے ڈر سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو آنا ہی پڑا، جب ڈپٹی صاحب آئے تو مجاہدین نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ اس گستاخ کو ہمارے سامنے سزا دی جائے اور ان کو کسی دوسری بارک میں منتقل کیا جائے۔ بڑی بحث کے بعد مجبوراً جیل انتظامیہ نے مطالبہ مانا اور اس گستاخ کو کوڑے لگوائے اور اس کو دیگر شیعہ قیدیوں سمیت حفاظتی سیل میں بند کیا اس واقع پر جیل میں موجود شیعہ قیدی دھمکیوں پر اتر آئے یہاں تک کہ جیل افسران کو اعلیٰ حکام سے درخواست کر کے ان مجاہدین کو دوسری جیلوں میں بھجوانا پڑا..... ایک طرف دیواروں کا ان کے ساتھ رویہ اور یہ ہے ان مجاہدین کی مذہبی غیرت ..... آج ان بے قصور مجاہدین کو ''قصوری'' (جیل اصطلاح میں جیل میں لڑائی جھگڑا کرنے یا منشیات بیچتے پکڑے جانے والے کو الگ بارک میں مار پیٹ کر بند کیا جاتا ہے یہ بارک اور قیدی ''قصوری'' کہلاتے ہیں) قرار دے کر پنجاب کی جیلوں میں پھیلا دیا گیا۔ جہاں یہ بے قصور اور بے جرم قید کاٹ رہے ہیں۔

ہر طرف خاموشی ہے کوئی احتجاج کر رہا ہے نہ مظاہرے ہو رہے ہیں..... کہ ایسا کرنا تو دہشت گردی میں تعاون شمار ہوگا اور پھر شاید دہشت گردی ایکٹ حرکت میں آئے جس کا کام ہی کریسنٹ بردوں کے پیچھے پانی ہوا کرتے ہیں — نہ جانے یہ بے حسی کب ختم ہوگی..... کاش کوئی اعظم طارق ہوتا تو آج اسمبلی کے فورم پر ان بے قصوروں کے لئے آواز اٹھاتا..... لیکن وہ تو اسی جرم میں شہید ہو گئے —

سلام اے مجاہدین اسلام! صحابہؓ کی غیرت کے نشان تم ہو — جو نہ صرف حق پر مٹنے کا عزم رکھتے ہیں بلکہ ظلم سہنے کا حوصلہ بھی — شیرخان جیل سے میانوالی، ساہیوال، لاہور اور فیصل آباد کے عقوبت خانوں کو تم پر ناز ہے کہ تمہاری شرف میزبانی ان کے حصے میں بھی آئی۔ تم وفا کی تصویر اور حق کی تنویر ہو جو صبر و رضا کا پیکر بنے کھڑے ہو، تمہارے لئے ہی کسی نے کہا تھا.....

کیا ہوا ظلم کے بادل بھی اگر چھائے ہیں
ہم کیا موت کے لمحات میں گھبرائے ہیں

1400 سو سال سے امت مسلمہ کو حضرت علیؓ کے نام پر انتشار کا شکار کرنے والے خطرناک گروہ کے عقائد و نظریات کا تحقیقی جائزہ

انتہائی اعلیٰ خوبصورت مرقع | دلائل و براہین کا ذخیرہ | چشم کشا حقائق

زیر اہتمام
بین الاقوامی تحقیقاتی مرکز
فیصل آباد

شیعان علی بمقابلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

شیعہ نوجوانوں کیلئے دعوت فکر..... سید گھرانے کے چشم و چراغ سید خالد حسین کے قلم سے

صفحات: 48 | ہدیہ 25 روپے

(نہج البلاغہ کی روشنی میں)

ایجنسی ہولڈرز اور ڈیلر حضرات مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں

ناشر: اشاعت المعارف ریلوے روڈ، فیصل آباد۔ فون: 640024

شریعت میں روایت حدیث کا مقام

امام اہلسنت عبدالشکور لکھنوی فاروقی کے قلم سے

یہ مضمون مناظر اسلام، امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقی کی معرکۃ الآراء کتاب تحفہ اہلسنت سے نقل کیا گیا ہے

فن حدیث ایک بڑا عظیم الشان علم ہے۔ اس علم کے ماہرین اچھی طرح جانتے ہیں کہ علمائے مسلمین نے کیسی سعی مشکور اس علم میں کی ہے۔ روایات حدیث کا متفرق و منتشر مقامات سے لے کر جمع کرنا پھر ان کی تنقید کرنا، ان کے مدارج کا جانچنا آسان کام نہ تھا۔ اس علم کی تکمیل کے لئے پچاس فن مدون کئے گئے، تقریباً ایک لاکھ راویوں کے حالات قلمبند ہوئے، جرح و تعدیل کے قوانین بنائے گئے، سچ یہ ہے کہ بعونہ تعالیٰ وحسن توفیقہ مسلمانوں نے جس قدر اہتمام اپنی روایات کی حفاظت کا کیا کوئی دوسری قوم اس اہتمام کا ہزارواں حصہ اپنی کتاب اللہ کی حفاظت میں نہیں دکھا سکتی۔ آج ہم جس طرح ایک حدیث کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بیان کر دیں گے۔ دنیا میں کوئی شخص توریت یا انجیل یا وید کی سند ان کے معلم اول تک نہیں بیان کر سکتا۔

وذلک من فضل اللّٰہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لایشکرون

علماء کرام نے حدیث کی جانچ پڑتال کے علم کی تکمیل کیلئے 65 فن ایجاد کر کے ایک لاکھ راویوں کے حالات کا تنقیدی جائزہ لیا۔ کوئی قوم ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی ہے۔ بایں ہمہ حدیث کا اعتبار قرآن شریف کے برابر نہیں ہے نہ ہو سکتا ہے نہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کلام خدا ہے اور حدیث کلام رسول ہے بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف متواتر ہے قطعی و یقینی ہے اور احادیث اکثر و بیشتر اخبار احاد میں ظنی ہیں، جن لوگوں نے بلا واسطہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے احادیث کو سنا ان کے حق میں وہ احادیث واجب القبول اور واجب العمل ہونے میں قرآن شریف سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ الغرض یہ تفاوت راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔

حدیث کی باعتبار اس کی سند یعنی راویوں کے کئی تقسیمیں کی گئی ہیں جملہ ان کے دو یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

تقسیم اول: یہ تقسیم باعتبار تعداد رواۃ کے ہے۔ اس تقسیم میں چار قسمیں ہیں اولاً دو قسمیں متواتر وہ روایت ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں اکثریت سے ہوں کہ ان سب کے جھوٹ پر متفق ہو جانے کو عقل انسانی عادۃً محال سمجھے۔ احاد وہ روایت ہے جس کے راوی اس کثرت سے نہ ہوں۔ احاد کی پھر تین قسمیں ہیں، مشہور: جس کے راوی کسی طبقہ میں تین سے کم نہ ہوں۔ عزیز: جس کے راوی کسی طبقہ میں دو سے کم نہ ہوں۔ غریب: جس کے راوی دو سے بھی کم ہوں یعنی کسی طبقہ میں یا کل طبقات میں ایک ہی راوی ہو۔

حدیث رسول ﷺ کا اعتبار قرآن پاک کے برابر نہیں ہو سکتا،

اس وجہ سے کہ قرآن متواتر قطعی و یقینی ہے اور

احادیث اکثر و بیشتر اخبار واحاد اور ظنی ہیں

تقسیم دوم: باعتبار اوصاف اس تقسیم میں چار قسمیں ہیں۔ صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع، ان سب اقسام میں اعلیٰ ترین قسم متواتر ہے اور وہ بلاشبہ یقینی چیز ہے۔ مگر اس کا وجود کم اور بہت کم ہے۔ حافظ ابن الصلاح محدث اپنی کتاب مقدمۃ الحدیث میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص متواتر حدیث کو تلاش کرے تو وہ تھک جائے گا۔ بعض محدثین جو بعض بعض روایات کو متواتر کہہ دیتے ہیں اور بعض نے مستقل تالیفات میں متواتر روایات کو جمع کیا ہے ان میں اکثر روایات متواتر حقیقی نہیں بلکہ اخبار احاد ہیں، اسانید ان کی کچھ زیادہ ہو گئی ہیں، اس وجہ سے ان کو مجازاً متواتر کہہ دیا گیا ہے، اصطلاح محدثین میں اسی کو متواتر معنوی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن حدیثوں کو وہ متواتر کہتے ہیں ان کے منکر کو کافر نہیں کہتے حالانکہ اگر متواتر حقیقی ہوتیں تو ان کے منکر کا کفر قطعی ہوتا۔

کتب حدیث: حدیث کی کتابوں کے بھی کئی طبقے ہیں بعض اعلیٰ ہیں بعض ادنیٰ، بعض بالکل غیر معتبر، طبقہ اعلیٰ میں صرف تین کتابیں قرار پائی ہیں۔ امام مالک کی موطا، صحیح بخاری، صحیح مسلم، بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں ہر قسم کے رطب و یابس صحیح و ضعیف بلکہ موضوع روایات بھی مندرج ہیں ان کے مولفین کا مقصود تھا کہ جو روایتیں اوپر کے طبقوں میں نہیں لی گئیں وہ سب قلمبند کر لی جائیں بعد میں تنقید ہوتی رہے گی۔ ممکن ہے کہ ان سنگریزوں میں کچھ جواہرات بھی ہوں۔ ان طبقات کا مفصل حال حجۃ اللہ البالغہ اور بستان المحدثین میں دیکھنا چاہیے۔

محدثین کے مدارج: محدثین کے درجے بھی بحسب اختلاف طبائع انسانی مختلف ہیں، بعض اعلیٰ درجے

شیعہ راویوں نے تقیہ کر کے اپنے آپ کو مسلمان (سنی) ظاہر کیا جس سے ہمارے محدثین نے ان کے بارے میں بہت بڑے دھوکہ میں مبتلا ہو کر ان سے روایت لینے میں پس و پیش نہ کیا

کے ناقد و مبصر ہیں، جیسے امام بخاری، بعض متساہل ہیں جو ضعیف بلکہ موضوع حدیثوں کو بھی صحیح کہہ دیتے ہیں، جیسے حاکم، بعض متشدد ہیں جو صحیح حدیثوں کو بھی موضوعات میں داخل کر دیتے ہیں، جیسے ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

نتیجہ فکر: غیر روایات بعد ان سب تحقیقات اور تنقیحات کے کیسی ہی اعلیٰ پایہ کی ہوں ظنی ہیں، عقائد کی بنیاد ان پر رکھنا عقلاً و نقلاً کسی طرح جائز نہیں، البتہ جو حدیثیں اس تحقیقات میں صحیح یا حسن کے رتبہ تک پہنچ جائیں ان سے اعمال کے مسائل استنباط کئے جاتے ہیں، بشرطیکہ وہ سب شرائط بھی پائے جائیں جو اصول فقہ و اصول حدیث میں مذکور ہیں اور ضعیف حدیث فضائل اعمال اور مناقب میں بھی لے لی جاتی ہے مگر انہیں شرائط کے ساتھ جو کتب اصول میں مذکور ہیں اور موضوع روایت تو قطعاً واجب الرد ہے۔

غیر متواتر روایات کے ظنی ہونے کا اصلی سبب یہ ہے کہ صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا صدور یقینی نہیں ہے اس لئے کہ غیر متواتر روایات کی بنیاد معدودے چند راویوں کے بیان پر ہی ممکن ہے کہ جن معدودے چند اشخاص کو قواعد سے جانچ کر معتبر مانا گیا ہے اس جانچ میں غلطی ہوگئی ہو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگ ایک شخص کو اچھا اور سچا سمجھتے ہیں اور واقع اس کے خلاف ہوتا ہے غیب کا حال دلوں کی کیفیت ضمائر کی اصلیت سوا خدا کے اور کون جان سکتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ جیسے صاحب قوت قدسیہ نے ایک مجموعہ احادیث اپنے زمانہ خلافت میں جمع کیا لیکن پھر ایک روز اس مجموعہ کو آگ میں جلا دیا پوچھا گیا کہ ایسا کیوں فرمایا کہ:

خشیت ان اموت وھی عندی فیکون فیھما احادیث عن رجل قد ائتمنت ووثقۃ ولم یکن کما حدثنی فاکون قد نقلت ذلک فیھا لا یصح. (تذکرۃ الحفاظ)

"مجھے اندیشہ اس بات کا پیدا ہوا کہ میں مر جاؤں اور یہ مجموعہ میرے پاس سے نکلے شاید اس میں حدیثیں ایسے شخص سے منقول ہوں جس کو میں نے امین اور معتبر سمجھا تھا مگر اس کی حدیث واقع کے مطابق نہ ہو پس ایسی حدیث کو میں نقل کروں یہ ٹھیک نہیں۔"

روایت میں غلطی صرف راوی کے کاذب ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات غلط فہمی سے بھی ہو جاتی ہے، سہو و نسیان کیوجہ سے بھی ہو جاتی ہے۔

تنقید وغیرہ کی وجہ سے اور طرق روایت کو جمع کرنے سے اور دوسرے قرائن سے یہ احتمالات کمزور ضرور ہو جاتے ہیں مگر کلیۃً تو نہیں ہوتے اور ان احتمالات کا جب تک سایہ بھی باقی ہے روایت ظنی ہی رہے گی یقینی نہیں ہو سکتی۔

> امام بخاریؒ جیسے عالی مرتبت محدث نے اصول حدیث کی بنا پر بعض شیعوں سے روایت لے لی اور صحیح بخاری میں درج فرمائی، اس وجہ سے کہ ہمارے علماء سابقین کو شیعہ مذہب کی پوری حقیقت معلوم ہی نہ تھی

یہی وجہ ہے کہ باوجود حدیث کی صحت مسلم ہو جانے کے بعد بھی ان پر عمل کرنے میں علماء کا اختلاف ہو جاتا ہے حتیٰ کہ صحیح بخاری جیسی اعلیٰ پایہ کی کتاب اور اس کی بعض احادیث حنفیہ کے نزدیک متروک العمل ہیں۔ احادیث کی کیفیت ہے کہ محدث خود ہی ایک روایت کرتا ہے اور اس روایت کو صحیح قرار دیتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا۔ امام مالکؒ نے اپنی موطا میں بعض روایتیں ایسی درج کی ہیں کہ خود ان کا مذہب ان روایات کے خلاف ہے۔ امام ترمذی نے اپنی کتاب میں کئی حدیثیں ایسی روایت فرمائی ہیں کہ ان کی سند میں کوئی داغ نہیں لیکن لکھتے ہیں کہ امت میں کسی نے بھی ان حدیثوں پر عمل نہیں کیا۔ اس کے نظائر بہت ہیں۔

جو ایک خاص بات یہ بھی قابل غور ہے کہ ہمارے محدثین نے یہ اصول قائم کیا ہے کہ اہل بدعت سے روایت لے لی جائے بشرط اول ان کی بدعت کفر کی حد تک نہ پہنچی ہو۔ دوم یہ کہ ان کا صدق معلوم ہو گیا ہو یعنی کسی محدث نے ان پر کذب کی جرح نہ کی ہو۔ سوم کہ وہ روایت ان کی بدعت کی موید نہ ہو۔ اسی اصول کی بنا پر امام بخاری جیسے عالی مرتبہ محدث نے بعض شیعوں سے روایت لے لی اور صحیح بخاری میں درج فرمائیں۔ مثل یونس بن حبان کے جس کا تشیع تبرائیت کی حد تک پہنچا تھا۔ حالانکہ ہمارے علمائے سابقین کو پوری حقیقت مذہب شیعہ کی معلوم ہی نہ تھی اور معلوم کیوں کر ہو سکتی تھی اس مذہب کے لوگ ہی بہت کم تھے اور جو تھے بھی تو وہ اپنے مذہب کے چھپانے میں بے حد اہتمام کرتے تھے۔ مذہب کا ظاہر کرنا ان کے یہاں بڑا ہی جرم تھا۔ لہٰذا ہمارے علما اس امر کا فیصلہ کر ہی نہ سکے کہ ان کی بدعت حد کفر تک پہنچتی ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مذہب میں جھوٹ بولنا عبادت ہے ورنہ وہ کبھی کسی شیعہ کی بابت یہ خیال بھی نہ کرتے کہ وہ صادق ہو سکتا ہے، پھر جب مذہب شیعہ کی پوری حقیقت معلوم ہی نہ تھی تو فیصلہ کیوں کر کیا جا سکتا تھا کہ یہ روایت ان کے بدعت کی موید ہے یا نہیں۔

یہ حال تو ان شیعوں کی روایات کا ہے جن کا شیعہ ہونا معلوم تھا اور جن شیعوں نے تقیہ کر کے سنی بن کر ہمارے محدثین کو دھوکے دیئے ان میں سے جن کا حال تنقید کے بعد ظاہر ہو گیا وہ ظاہر ہو گیا اور جن کا حال نہ ظاہر ہوا ان کا علم سوا عالم الغیب کے کس کو ہو سکتا ہے۔

ان وجوہ سے جو روایتیں اعمال سے تعلق نہیں رکھتیں، محققین کے نزدیک وہ بہت عمیق تحقیق اور شدید تنقید کی محتاج ہیں۔ البتہ اعمال کی روایات ہیں جن کی تصدیق تعامل سے ہو جاتی ہے، ان سے اشتباہ دور ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی سخت تاکید رہتی تھی کہ جو روایتیں اعمال سے تعلق رکھتی ہیں انہیں کی روایت کی جائے دوسری روایات نہ بیان کی جائیں، مصنف عبدالرزاق میں ہے:

قال ابو ھریرۃ لما ولی عمر قال اقلوا الروایۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یعمل بہ.

"حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کم کرو مگر اعمال کے متعلق۔"

الغرض روایات احاد کا بیان عقائد میں ناقابل التفات ہونا بالکل ظاہر ہے۔

علمائے شیعہ نے بھی اپنی روایت کی بابت ایسی ہی تصریحات کی ہیں۔ جس کی توضیح علامہ علی طہرانی اپنی کتاب توضیح المقال ص ۹ میں کی ہے، لکھتے ہیں اکثر حدیثوں میں جعلی ہونے کا احتمال موجود ہے اگر یہ احتمال بعض حدیثوں میں قرآن خارجیہ کے سبب سے کمزور ہو گیا۔ مولوی دلدار علی مجتہد اعظم شیعہ حسام میں فرماتے ہیں کہ ہر حدیث صحیح جائز العمل ہم نیست چہ جائے آنکہ واجب العمل باشد الغرض اس مضمون کی تصریحات علمائے شیعہ سے بکثرت ہیں مگر افسوس کہ وہ ان قواعد پر عمل کرکے مذہب شیعہ کا پھر وجود ہی باقی نہیں رہ سکتا۔ اور صاف لکھا ہے کہ روایت پر بنیاد اعتقاد نہیں ہو سکتی بلکہ ہر حدیث

چاہے کیسی ہی صحیح ہو عمل کے کام بھی نہیں آسکتی مگر اہل سنت کے فن روایت میں اور شیعوں کی روایات میں بھر بھی بڑا فرق ہے۔ کھلے کھلے چند فرق یہاں لکھے جاتے ہیں۔

پہلا فرق: یہ ہے کہ شیعہ اگر اپنی روایات پر اپنے اعتقادات کی بنیاد رکھیں تو ان کے مذہب کا گھروندہ بگڑ جائے ان کے پاس سوا ان واہی تباہی روایات کے اور ہے کیا قرآن سے ان کا ہاتھ خالی ہے کیونکہ ان کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے نہ ہوسکتا ہے۔ (دیکھو النجم کا مناظرہ حصہ اول ومناظرہ امروہہ وتنبیہ الحائرین وغیرہ) اور متواتر روایت بھی کوئی ان کے پاس نہیں ان کا مذہب ہی متواتر نہیں جیسا کہ وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ قرن اول میں صرف پانچ آدمی ہمارے مذہب کے تھے اور بعد کے قرون میں ہر امام اپنا مذہب چھپاتا رہا، ظاہر میں سب امام سنی بنے رہے تنہائی میں بھی کوئی شیعہ مل گیا تو اس سے کچھ کہہ دیا۔

بخلاف اہلسنت (مسلمانوں) کے اُن کے پاس قرآن ہے ان کے تمام اعتقادات کی بنیاد اسی پاک کتاب پر ہے۔ ان کے پاس کچھ متواتر روایات بھی ہیں ان کا مذہب متواتر ہے جیسا کہ خود مخالفین بھی مانتے ہیں، قرن اول میں تقریباً ایک لاکھ چودہ ہزار انسان ان کے مذہب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے ہیں پھر قرون مابعد میں تدوین کتب کے بعد تو ہر قرن میں اتنے لوگ رہے کہ ان کا شمار خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

دوسرا فرق: یہ ہے کہ اہلسنت (مسلمانوں) کا فن

> ہمارے علماء و ماہرین کی تحقیق ہے کہ حضرت امام جعفر صادق کی
> کیونکہ اس مذہب کے لوگ ظاہر میں کم تھے اور وہ اپنے مذہب کو
> چھپاتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک اپنا مذہب ظاہر کرنا بہت بڑا گناہ اور جرم تھا۔

رجال نہایت مکمل، اصول تنقید نہایت کامل، یہاں تک شیعوں کے علماء کو جب اپنے کسی راوی کا حال اپنی کتب میں نہایت ملتا تو ہمارے ہی خزانہ عامرہ سے اپنی کشکول بھرتے ہیں، ان کی کتب رجال کو دیکھو بکثرت حوالہ ہماری کتب رجال لسان المیزان وغیرہ کا دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ اس راوی کا پتہ اپنی کتب میں ہم کو نہیں ملا مگر اہلسنت نے اس کو رافضی لکھا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ وہ ہمارا پیشوا تھا۔

پس فن رجال اور اصول تنقید سے جانچ کر ہم روایات کو اس درجہ تک پرکھ لیتے ہیں کہ جتنا پرکھنے کی اعمال کے لئے ضرورت ہے۔ شیعوں کا ہاتھ اس سے بھی خالی ہے، شیعہ اگر ہمارے اصول تنقید سے اپنی روایات کو پرکھیں تو ایک روایت بھی ان کی جانچ میں پوری نہ اترے اور مطلع صاف ہوجائے۔

تیسرا فرق: یہ ہے کہ ان کی روایات میں باہم اختلاف اس قدر ہے کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں مختلف روایات نہ ہوں، ایک روایت میں اگر وضو میں پیر دھونے کی تعلیم ہے تو دوسری روایت میں پیر پر مسح کرنے کا حکم ہے۔ ایک روایت میں اگر اذان فجر الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کی ممانعت ہے تو دوسری روایت سے اس کا ثبوت ہے ایک روایت میں اگر خون نکلنے سے وضو کا ٹوٹ جانا ثابت ہوتا ہے تو دوسری سے نہ ٹوٹنا وعلی ہذا القیاس تمام مسائل میں شروع سے آخر تک یہی اختلاف ہے اور ان اختلافات اقوال میں امام اصلی مذہب کیا ہے اور یہ اختلاف کیوں ہے، اس کا پتہ نہیں چلتا، خود علمائے شیعہ کا اقرار ہے بخلاف اس کے اہلسنت (مسلمانوں) کے یہاں اختلافات روایات کم اور بہت کم ہے اس کا بھی علمائے شیعہ کو اقرار ہے اور اس قدر قلیل اختلاف میں بھی اصلی تعلیم کا معلوم کرلینا اور سبب اختلاف کا دریافت کرلینا نہایت آسان ہے، کیونکہ یہاں سبب اختلاف وہی معدودے چند ہیں جو اوپر بیان ہوئے اور شیعوں کے یہاں تقیہ ہے اور اماموں کا عمداً اختلاف ڈالنا تاکہ شیعہ راوی پہچانے نہ جائیں وغیرہ بکثرت ہیں۔

چوتھا فرق: یہ ہے کہ ہمارے یہاں حدیث کی جو کتابیں اعلیٰ طبقہ کی ہیں وہ اپنے مولفین سے متواتر ہیں مثلاً موطا امام مالک ہے کہ اس کو نوے ہزار آدمیوں نے پڑھا اور روایت کیا علی ہذا صحیح بخاری کو بے شمار لوگوں نے امام بخاری سے پڑھا اور روایت کیا صدیوں تک بڑی سخت جانچ ان کتابوں کی ہوتی رہی لہٰذا یہ بات یقینی ہوگی کہ یہ کتابیں جن بزرگوں کی تالیف کی جاتی ہیں فی الواقع انہیں کی ہیں، بخلاف کتب حدیث شیعہ کے ان کی اصول اربعہ یعنی، کافی، تہذیب من لا یحضرہ الفقیہ، استبصار بھی اپنے مصنفین سے متواتر نہیں جس نے جو کتاب بنائی اس کو عیب کی طرح چھپائے بیٹھا رہا صدیوں تک چوری چھپے کا معاملہ رہا اب چند روز سے جس مشکل سے دو دو برس ہوئے ہوں گے کہ وہ کتابیں صندوق تقیہ سے باہر نکلی ہیں۔

الاصل اور بہت سے فرق ہیں مگر اس وقت اختصار مدنظر ہے۔

ہماری روایات بے شرط پابندی شرائط وضوابط مذکورہ اصول حدیث واصول فقہ قابل عمل ہیں، شیعوں کی روایات عمل کے قابل نہیں یہ جائے کہ اعتقادات میں پاس ولحاظ مگر بے چاروں کی جان سخت مصیبت میں ہے ان کے پاس بس یہی روایتیں ہیں چاہیں ان کو بچا لیں چاہیں ڈبو دیں انہیں پر ان کے عقائد کی بنیاد ہے، انہیں پر ان کے اعمال کی اور اگر کوئی شیعہ یہ دعویٰ رکھتا ہو کہ ان واہی تباہی روایات کو چھوڑ کر ان کا کوئی عقیدہ یا کوئی مخصوص قرآن سے ثابت ہوسکتا ہے تو ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے۔

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیاں
تا سیہ روی شود ہر کہ در وغش باشد

سلسلۂ تفسیر کے التزامات:

اس سلسلۂ تفسیر میں اس بات کا التزام ہے کہ جس آیت کا جو مطلب بیان کیا جائے گا اور نتائج اُس سے نکالے جائیں گے ان میں ظنیت کو دخل نہ ہونے پائے لہٰذا آیات قرآنیہ کا مطلب کسی روایت احاد کو تفسیر بنا کر نہ بیان کیا جائے گا بلکہ جو کچھ بیان ہوگا وہ مسلم بالکل قواعد زبان عرب اور محاورات قرآنیہ کے ذریعے سے بطور شہادت کے بعد میں کچھ روایات بھی ذکر کی جائیں گی اور مفسرین کے اقوال بھی۔

اگر کسی آیت کی تعیین مراد کے لئے کسی واقعہ کے ملانے کی ضرورت ہوگی تو اس بات کا لحاظ رہے گا کہ وہ واقعہ متواتر ہو یا بین الفریقین بلا خلاف واختلاف مسلم ہو۔

شیعوں کے اعتراضات یا استدلالات کے جواب میں ان کے مسلمات یا مسلم الکل قواعد سے کام لیا جائے گا۔ ان شاء اللہ اس سلسلۂ تفسیر سے دو فائدے حاصل ہوں گے۔

اول: یہ کہ روز روشن کی طرح ظاہر ہوجائے گا کہ شیعوں کی خانہ ساز امامت، قرآن کریم کے قطعاً خلاف ہے اور حضرات خلفائے ثلاثہؓ کے پسندیدہ وامام حق ہونے میں چوں وچرا کرنا خدا اور رسول کی تکذیب کرنا ہے۔

دوم: یہ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کا ایک ڈھنگ لوگوں کو معلوم ہوگا۔

> مورخہ 3 جون بروز جمعۃ المبارک مدرسہ عثمانیہ سدوال کلاں میں ایک عظیم الشان سیرۃ النبیؐ اور عظمت قرآن کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ جس میں خصوصی قاصد حق نواز علامہ مسعود الرحمٰن عثمانی فرمائیں گے۔
> (منجانب: محمد طیب حیدری، کوٹلہ ارب علی خاں)

بزمِ قارئین

❁ مولانا محمد عالم طارق حفظہ اللہ کی طرف سے پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب پڑھ کر آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلکنے لگے اور دل سے دعا نکلی کہ یا اللہ اس جرنیل کو اپنے بھائی کی طرح استقامت نصیب فرما۔ آمین

اپنے شہید قائد کے بھائی حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب کو سپاہ صحابہ میں شامل ہونے پر دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے قائد شہیدؒ کے بھائی کو استقامت عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین...... (محمد طیب حیدری وانتظامیہ مسجد صدیق اکبرؓ کوٹلہ ارب علیخاں)

ہم سانحہ ملتان میں شہید کارکنوں کی مغفرت اور جنت میں بلند درجات کی دعا کرتے ہیں۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے فرزند بدر اعظم کی وفات پر دل کو بہت دکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے جوارِ رحمت میں جگہ دیں۔

(محمد آصف، محمد محسن فاروقی، بھوانہ)

❁ محترم بھائی جان! حضرت مولانا محمد عالم طارق کا انٹرویو ضرور شائع کیا جائے۔

(محمد محسن فاروقی، قمر منیر احمد مکی، جامعہ فاروقیہ)

❁ 10 سال سے باقاعدہ خلافتِ راشدہ کا مطالعہ کرتا چلا آرہا ہوں۔ قائدین کے انٹرویو بہت اچھے ہوتے ہیں۔ مولانا اعظم طارق شہیدؒ کے بھائی عالم طارق کو باقاعدہ جماعت میں شمولیت پر بہت بہت مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ دیر آید درست آید۔ مولانا عالم طارق کا انٹرویو شائع کریں۔ مولانا ہارون قاسمی بھی قافلہ شہداء سے جاملے۔ (محمد اقبال زمعاویہ، ردولہ ڈیال آزاد کشمیر)

❁ خلافتِ راشدہ بہت دیر سے ملتا ہے۔ جلدی شائع کریں اور ہر اسلامی مہینے کے شروع میں شائع کریں۔ ہم مولانا عالم طارق مدظلہ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے علامہ حق نواز جھنگویؒ اور علامہ اعظم طارق سے وفاداری کا اعلان کیا۔

(قاری محمد سعید قاسمی، باجوڑ ایجنسی، صوبہ سرحد)

❁ اپریل کے شمارے میں امیر رضا تقی سے بات چیت اور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ مظلوم کیوں اور تفسیر قرآن اور سیرۃ النبی اور دفاعِ صحابہؓ اور خلفاء راشدین کون تھے یہ سب مضمون بہت پسند آئے۔ رسالہ جلدی شائع کیا کریں اور مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کا انٹرویو بھی شائع کریں۔

(نجم الحسن، دارالعلوم صدیقیہ گرائی، ڈیرہ غازی خان)

❁ سپاہ صحابہ کے مرکزی رہنما مولانا عبدالغنی کے جوان سالہ بیٹا حافظ محمد معاویہ کی وفات پر گہرا دکھ ہوا ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ اسے جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

(محمد نذیر حیدری، محمد بلال خٹک، کوہاٹ شکردرہ)

❁ اپریل کا شمارہ بہت ہی خوبصورت ہے۔ نجفی کی ہلاکت سے اللہ تعالیٰ نے ایک گستاخ صحابہ سے اس زمین کو پاک کردیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے تمام بدمعاشوں سے زمین کو صاف کردے۔ طاہر جھنگوی کا انٹرویو شائع کریں۔ (بنات علی احمد، منڈی بہاؤالدین)

❁ خلافتِ راشدہ چاردانگ عالم میں اپنا علمی لوہا منوا چکا ہے۔ خصوصاً حضرات صحابہ کرامؓ کے حوالے سے انتہائی معلوماتی مضامین، اکابرین کی علمی خدمات کا تذکرہ، شیعیت ورافضیت کی سرجری، شیعہ کی شخصیت بے حیثیت کا پوسٹ مارٹم خصوصاً مولانا امیر رضا تقی کی علمی و تحقیقی بات چیت بہت پسند آئی۔ یقیناً جب یہ رسالہ ہاتھ میں لیتا ہوں تو پھولے سے سماتا نہیں۔ بے شمار خوبیوں کا حامل ہے۔ کمپیوٹر کی غلطیوں کی وجہ سے کبھی خطرناک غلطیاں ہوجاتی ہیں، لہٰذا اطباعتی غلطیوں سے پرہیز کرنے کی کوشش کی جائے۔ صحابہ کرامؓ کی طرح صحابیات رضوان اللہ علیہن اجمعین پر مشتمل مضامین کو شامل کیا جائے۔

(ملک منظور احمد کاشمیری، فاضل جامعہ فریدیہ اسلام آباد)

❁ اپریل کے رسالے میں مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کا انٹرویو نہ پاکر بہت افسوس ہوا۔ حضرت علامہ مسعود الرحمٰن عثمانی صاحب کا انٹرویو شائع کریں۔ لیکن آپ نے ابھی تک عثمانی کا انٹرویو نہیں شائع کیا۔ آخر کیا وجہ ہے کیونکہ عثمانی جیسی شخصیت کا انٹرویو شائع نہ کرنا کارکنوں میں بے چینی پھیلانے کے مترادف ہے۔

(عطاء اللہ ہزاروی، دوجہ سادات، کراچی)

❁ پہلی مرتبہ خلافتِ راشدہ رسالہ پڑھا ہے، جنوری کے رسالے میں قائد ملت اسلامیہ علامہ علی شیر حیدری کی خصوصی تحریر پڑھ کر دل کو بہت ہی سکون پہنچا ان شاء اللہ آئندہ یہ رسالہ ہر ماہ لیا کروں گا اور اس منزہ رسالے سے آپ کے لگائے ہوئے پودے کو اللہ پاک تادیر سلامت رکھے۔ (ضیاء الرحمٰن فاروقی آف ترنڈہ محمد والی)

❁ خلافتِ راشدہ کا گرویدہ بنتا جارہا ہوں۔ صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی لطیف وخوبصورت پیراؤں میں بیان کئے جارہے ہیں۔ یہ انداز سائل قاری کو پڑھنے میں مجبور کردیتا ہے کہ کم قیمت میں خوبصورتی سے ترتیب دیا جانے والا رسالہ بلاشبہ لوگوں کے دلوں میں گھر کرجانے کے لئے کافی ہے۔

(عبدالعلیم، طالب علم دارالعلوم، پشاور، سرحد)

❁ میں خلافتِ راشدہ کا خاموش قاری ہوں، لیکن آج قلم اٹھانے پر مجبور ہوں، اگر میں سابقہ شیعہ مجتہد امیر رضا شاہ تقی کو اسلام میں داخل ہونے پر اور مسلمانوں کے لئے علم کا ذخیرہ شیعہ کی کتب سے جمع کرنے پر مبارک باد نہ دوں تو زیادتی ہوگی۔ سید تقی شاہ کو ناموس صحابہؓ کا سپاہی بننے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ کے اس رسالہ کے توسط سے اسیر ناموس صحابہؓ واہلبیتؓ جناب حافظ اقرار احمد عباسی اور حبیب اللہ مجاہد کو دلی دعاؤں میں یاد کرتا ہوں کہ ان لوگوں کی برکت سے میں ناموس صحابہؓ کا سپاہی بنا۔ (محمد ارشد رشیدی، مانگی)

❁ خلافتِ راشدہ رسالہ کے ذریعے گلگت اور اسکردو میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم کو پورے ملک کے مسلمانوں تک پہنچانے پر ہم آپ کے تہِ دل سے مشکور ہیں۔ گلگت کے مسلمانوں پر اتنا بڑا واقع ہونے کے باوجود میڈیا نے اس کو ظاہر نہیں کیا۔ جس پر ہمیں بہت افسوس ہوا۔ (مولانا آقی حیدری، لیاقت فرید، شاہجہان، گلگت)

❁ خلافتِ راشدہ کی انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پرفتن دور میں یہ رسالہ جاری رکھا۔ یہ ایک حیران کن بات ہے اپریل کے مہینہ کا رسالہ دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ (قاری عبدالرحیم، لنڈی کوتل)

❁ مارچ کے شمارے کے ٹائٹل میں مولانا محمد عالم طارق کی جھنگوی شہید کے قافلہ میں باضابطہ شمولیت کا اشتہار پڑھ کر آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلکنے لگے۔ میں دارالعلوم اسلامیہ کونوس گلگت کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے علامہ علی شیر حیدری، مولانا محمد احمد لدھیانوی مولانا محمد عالم طارق کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ (مولانا عبدالرحیم، گلگت)

❁ آج پہلی دفعہ آپ کی بزم میں جس چیز نے آنے پر مجبور کیا وہ اپریل 2005ء کے شمارے کے بیک ٹائٹل پر "پیغام شہداء" کا اشتہار ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے بالکل اسی طرح کے خیالات میرے دل میں آرہے تھے۔ کہ ہم نے اپنے جنازے اور مصائب وآلام کی وادیوں کو عبور

کرنے کے باوجود وہیں کے وہیں کھڑے ہیں ہم ایک مخصوص دائرے سے باہر نہیں آسکے۔ آپ کی اس نئی حکمت عملی اور سوچ کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور تہہ دل سے فروغ مشن جھنگوی کے اس پروگرام میں اپنی طرف سے ہر طرح کے تعاون کے لئے تیار ہوں۔

موجودہ حالات میں یہ میر کارواں کی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر ہم میں کوئی بدمن ہے تو اس میں خلافت راشدہ کا مرکزی کردار ہے۔

موجودہ دور میڈیا کا دور ہے آج کل میڈیا کے زور پر جنگیں جیتی جارہی ہیں۔ میڈیا کو استعمال کرکے ہمارے بعد میں آنے والے آگے نکل چکے ہیں۔ مجھے اس بات پر خوشی ہوئی کہ اب خلافت راشدہ انٹرنیٹ پر بھی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکے گا۔ میری خواہش ہے کہ یہ رسالہ ہر اچھے سٹال پر موجود ہونا چاہیے تاکہ ہر خاص و عام تک ہمارا پیغام پہنچایا جاسکے۔ اسی طرح لٹریچر کو دیوبندی مکتب فکر کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمان ممالک تک پھیلایا جائے۔ ان شاء اللہ مزید تجاویز کے ساتھ آپ کے ساتھ رابطہ قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ادارہ کا اور سب مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین) (محمد جاوید اختر، ماڈل ٹاؤن لاہور)

❋ اپریل کے شمارہ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، خاص کر مولانا عطاء الرحمٰن شہباز فاروقی کا مضمون پاکستان کا سب سے بڑا گستاخ صحابہؓ کا لاہور میں قتل اور امیر رضا تقی کی باتیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ مولانا مسعود الرحمٰن عثمانی کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔

(حافظ ثناء اللہ صدیقی، خضدار، بلوچستان)

❋ مارچ کا رسالہ جب ڈاکخانہ سے وصول کیا تو خوشی سے میرے آنسو آگئے۔ ماہنامہ خلافت راشدہ پورے مدرسہ کے طالب علموں کو پڑھاتا ہوں، الحمدللہ اس سے جماعت کیلئے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔ (مولانا عبدالرحیم)

❋ حضرت مولانا عطاء الرحمٰن شہباز فاروقی نے جو غلام حسین نجفی کو صحابہ کرامؓ کا سب سے بڑا گستاخ قرار دے کر اور اس کی کتابوں کے حوالے دے کر جو مضمون خلافت راشدہ میں شائع کیا ہے۔ ہم مولانا صاحب کے شکر گزار ہیں۔ یہ مضمون پڑھ کر شیعہ نفرت اور صحابہ کرام کی محبت بڑھتی ہے۔ دفاع صحابہ کرامؓ منجانب رب العالمین حافظ ارشاد احمد کا قسط وار سلسلہ بہت اچھا ہے۔

(مولانا محمد ثناء اللہ سعد، مولانا عبدالرحمٰن صدیقی، محمد اصغر علی حیدری جتوئی، ڈیرہ غازی خان)

❋ میرے پاس اس وقت جنوری 2005ء کا ایک رسالہ موجود ہے جو میرے کسی ساتھی نے اسلام آباد سے بھیجا ہے۔ اس کو پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا۔ کیونکہ حق نواز جھنگوی شہیدؒ سے لے کر محمد اعظم طارق شہیدؒ کی تحاریر کے ساتھ شیعیت کے کفریہ عقائد کو بھی پڑھنے کو ملتے ہیں۔

(خان احمد حیدری، محلہ فاروقیہ، گلگت)

❋ خلافت راشدہ ایک ایسا مذہبی رسالہ ہے جس میں سچ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اس کے تمام ہی سلسلے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے متعلق جتنی معلومات ملتی ہیں وہ کسی اور رسالے سے نہیں ملتیں۔ اپریل کا شمارہ بہت پسند آیا۔ خصوصاً امیر رضا تقی صاحب کا مضمون "صحابہ دشمنوں سے اتحاد کھلا دھوکہ ہے۔" اسکے علاوہ مناظر اسلام مولانا عبدالشکور لکھنوی کا سلسلہ اور دفاع صحابہ کرام منجانب رب العالمین حافظ ارشاد احمد کا سلسلہ اور کرے کوئی بھرے کوئی کا سلسلہ بڑا اہم ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ (عمر حیات، مانسہرہ)

❋ رسالہ میں انٹرویو بہت ہی اچھے لگتے ہیں۔ مبارک باد کے لائق ہے کہ جس انداز میں مولانا جھنگوی شہیدؒ نمبر، مولانا فاروقی شہیدؒ نمبر، مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ نمبر شائع کرکے ہمارے دل کی حقیقی ترجمانی کی ہے۔ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ نمبر ضرور شائع کریں اور خلافت راشدہ میں جہاں دوسرے بڑے قائدین کے فرمودات تحریر کئے جاتے ہیں اسی انداز میں مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کے فرمودات شائع ضرور کریں۔ (محمد طیب رضوان صدیقی، عبدالجبار، محمد عمران، محمد سجاد، قاری محمد انور، صفوان معاویہ، اسامہ، شفیق اللہ، کراچی)

❋ خلافت راشدہ کا 13 سال سے مکمل قاری ہوں۔ تمام تحریریں بہت اچھی ہیں۔ ہم حافظ اسداللہ گلگتی کی شجاعت و بہادری پہ ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، جنہوں نے لاہور آمد کے بعد 3 تین سالہ عرصے میں دعوت تبلیغ سے 20 سے زائد ایسے شیعہ طلباء کو مسلمان بنایا جو حق نواز شہیدؒ کا نام سننے کو تیار نہیں تھے۔ آج وہی جوان جھنگوی شہیدؒ کا پرچم جگہ جگہ لہراتے ہیں اور مشن جھنگوی پہ جان دینا عبادت سمجھتے ہیں۔ حافظ اسداللہ گلگتی کا تعلق وادی تنی مرگ کے گاؤں سید آباد دربان سے ہے۔ (مولانا حافظ نصیب الرحمٰن فاروقی، خطیب جامع مسجد فاروق اعظم)

❋ قارئین کے مکتوبات سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ماہنامہ خلافت راشدہ کی ضخامت میں قدرے اضافہ چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر ماہنامہ خلافت راشدہ کی انتظامیہ مناسب سمجھے تو اس میں اضافہ کرکے سالانہ رفاقت اور فی شمارہ میں بھی اضافہ کردے، بہتر ہے کہ فی شمارہ 15 روپے کی بجائے 20 روپے اور سالانہ کم از کم 200 روپے کردیں بندہ نے تو اسی لئے سالانہ مبلغ 200 روپے ہی روانہ کئے ہیں۔

محترم ظاہر پیر میں بھی چند عزیزوں نے بڑے شوق سے ایجنسی حاصل کرلی ہے۔ الحمدللہ علی ذالک 50 شمارہ کی ان عزیزوں کا بھی مطالبہ ہے کہ خلافت راشدہ اگر پیر کی تاریخ 5 سے لے کر 7 یا 8 تک مل جائے کرے تو ہمارے لئے بڑی آسانی ہوگی۔ براہ کرم اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔ شکریہ (حافظ ارشاد احمد دیوبندی، ظاہر پیر)

❋ خلافت راشدہ کا پرانا قاری ہوں۔ اس کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اس سے جماعت کی کارکردگی اور حالات سے آگاہی ہوجاتی ہے۔ لیکن مجھے اپریل کا رسالہ 30 اپریل کو موصول ہوا ہے۔ تاخیر کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ براہ کرم اس بات پر غور فرمائیں۔ اور رسالہ وقت پر ارسال کرنے کی کوشش کریں۔ خواتین کی اصلاح اور ذہن سازی کی غرض سے بھی مضمون شامل کرکے اس کمی کو پورا کیا جائے۔ قائدین کی آپس میں صلح ہوئی تو دل کو بہت مسرت ہوئی ہے۔ مولانا محمد عالم طارق نے مشن جھنگوی شہیدؒ کو پروان چڑھانے کی غرض سے قائدین کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرنے کے عزم ارادے پر مولانا کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ (عبدالعزیز بھٹی، تحیر پورہ میانوالی)

❋ مئی کا رسالہ میرے ہاتھ میں ہے۔ پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ تمام مضامین بہت اچھے ہیں۔ خاص طور پر حافظ ارشاد احمد دیوبندی کا مضمون نظریہ امامت اور اسلام اور مولانا بدرالدین حسینی کا انٹرویو اور ڈاکٹر ہارون قاسمی کی شہادت پر حافظ الطاف عباس کے مضمون نے تو رسالہ کو چار چاند لگادیئے۔ مولانا عالم طارق کی قافلہ حق میں غیر مشروط شمولیت قائدین سپاہ صحابہؓ کی بصیرت اور صبر کا نتیجہ ہے۔ جس پر ہم قائدین سپاہ صحابہ اور ملک بھر کے غیور سنی عوام کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ (عبدالرشید عثمانی، ماڈل کالونی، لاہور)

❋ ماہنامہ خلافت راشدہ کی طرف سے "پیغام شہداء" کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔ اس سے مشن جھنگوی پوری دنیا تک پھیلانے میں بہت مدد ملے گی۔ اہل ثروت کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

(مولانا عبدالرحیم ناظم، شمالی علاقہ جات)

❋ حافظ ارشاد احمد دیوبندی کا انٹرویو پڑھنے پر بڑی معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ اللہ پاک ان جیسے اکابر کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے۔ ہر رسالے میں کسی نہ کسی قائد کا انٹرویو شائع کریں۔ حکیم ابراہیم قاسمی کے جرأت مندانہ بیان پر بڑی خوشی ہوئی۔ اب ہر جگہ جھنگوی شہیدؒ کے دیوانے الحمدللہ موجود ہیں۔ ہم حکیم ابراہیم قاسمی کو ان کے جرأت مندانہ بیان پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ 40)

ایڈیٹر کی ڈاک

❁ عزیز آباد سے مولوی غلام حسین دھاندو کی خوبصورت تحریر ”عظیم پیغمبر“ کے عنوان سے موصول ہوئی۔ یہ تحریر خلافت راشدہ ڈائجسٹ کی زینت بنے گی۔ ان شاء اللہ

❁ مظفرگڑھ سے محمد اسماعیل نعمانی کی تحریر ”حضرت حذیفہ کی عجیب گفتگو“ کے عنوان سے موصول ہوئی۔

❁ ملتان سے صوفی محمد شفیق نے ”ہمارے عظیم قائد“ کے عنوان سے مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ کی جرأت و بہادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تحریر روانہ فرمائی ہے۔ جو ان شاء اللہ جدید ایڈیشن میں شامل اشاعت کی جائے گی۔

❁ شیخوپورہ جامعہ عثمانیہ کیا پنڈ سے عبدالحمید نے ”متعہ“ کی تاریخ کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔

❁ شکرگڑھ سے نجیب حسن صدیقی لکھتے ہیں ــــ ”خلافت راشدہ میں زیادہ تر صحابہ کرام کے ناموں پر““““ نہیں ہوتا ہے۔ حتی کہ بعض اوقات ٹائٹل پر بھی یہ غلطی دہرائی جا چکی ہے۔

❁ جیو ٹی وی پر ایک پروگرام ڈاکٹر عامر لیاقت کی نگرانی میں چلتا ہے جس میں ایک خاص مقصد کے تحت رافضی مذہب کی تائید کو رنگ چلائی جاتی ہے۔ اگر کوئی مسلمان عالم اس میں بلایا بھی جاتا ہے تو اس کو رافضی کے مقابلے میں جاہل ثابت کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جیو ٹی وی پر علی والا پہلا نمبر والی قوالی چلائی جاتی ہے۔ جس سے ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

☆ محترم بھائی آپ اگر جیو ٹی وی دیکھتے ہیں تو پھر آپ اس کے سامعین ہیں آپ کی ذمہ داری ہے کہ ایسے جذبات مشتعل کرنے والے پروگراموں کی شکایت ٹیلی فون یا خط کے ذریعے متعلقہ ٹیلی ویژن کی انتظامیہ سے کریں تاکہ وہ ایسے پروگراموں سے پرہیز کریں۔ اگر پھر بھی اس پروگرام کو بند نہ کریں تو پھر احتجاج کا راستہ تو موجود ہے۔

❁ سعید آباد بھیرہ سے محمد عبداللہ سالک لکھتے ہیں ”اگر کوئی آدمی رافضی کا جنازہ پڑھا دے تو اس کے بارے میں علماء کرام کی رائے کیا ہے؟ کیونکہ ایسا واقعہ ہمارے علاقے میں پیش آ چکا ہے۔

☆ محترم بھائی رافضی چونکہ مسلمان نہیں ہیں اس لئے جنازہ پڑھنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمود کا فتویٰ گزشتہ رسالوں میں چھپ چکا ہے۔ تسلی کے لئے وہ دیکھ لیں۔

❁ خانپور سے محمد عمر درخواستی نے ”مختصر پاور“ کے عنوان سے اقوال زریں روانہ فرمائے ہیں۔

❁ غازی کوٹ مانسہرہ سے حافظ محمد ریاست فاروقی نے ”عظمت صحابہ کرامؓ“ کے عنوان سے تحریر روانہ کی جس میں اپریل کے شمارے میں شائع ہونے والے گستاخ صحابہ غلام حسین نجفی کے بارے میں شائع ہونے والے مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آخر میں یہ شعر درج ہے

ثنائی اللہ کی تہہ میں بقا کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

❁ سعودی حکومت کے سابق مشیر عبدالمجید نے ماہنامہ روحانی ڈائجسٹ کراچی اپریل 2005ء کی اشاعت میں نبی اکرم کی گستاخی پر مبنی مضمون کی اشاعت کی نشاندہی کی ہے۔

☆ محترم بھائی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کی سزا کے لئے قانونی چارہ جوئی فرمائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے گستاخانہ تحریر پر مبنی تمام مواد متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او کے پاس پیش کیا جائے۔

❁ سریاب روڈ کوئٹہ کے نیلا گنبد مدرسے کے محمد کرم نے ”دیکھو تو سہی“ کے عنوان سے 6 اوراق پر مشتمل تحریر بھیجی ہے۔ جس میں ایران کی شیعہ حکومت کے کرتوتوں کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں زیادہ تر حوالے ”قتل کدہ ایران“ سے دیئے گئے ہیں۔

❁ ڈڈیال میرپور آزاد کشمیر سے شاہین معاویہ نے ”عظمت اصحاب رسولؐ“ کے عنوان سے مضمون بھیجا ہے۔

❁ جامعہ امدادیہ فیصل آباد سے عبدالغفار غفاری نے ”حکمرانوں کو ایک مخلصانہ مشورہ“ کے عنوان سے تحریر روانہ کی ہے۔ جس میں مدارس عربیہ کے خلاف حکومتی مہم کے نقصان دہ اثرات کا بڑی دور اندیشی کے ساتھ جائزہ لیا گیا ہے۔

❁ باغ آزاد کشمیر سے قاری احسان الحق عثمانی ”شان بے نرالی“ کے عنوان سے نظم روانہ فرمائی ہے جس میں شاعر کا نام نہیں لکھا ہے۔

❁ کراچی سے ابوطلحہ محمد اقبال قاسمی نے شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین سے ”یہودیوں اور رافضیوں میں مشابہت“ کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔ جو آئندہ شمارہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات و واقعات کے ساتھ شامل اشاعت ہو جائے گی۔

❁ تحصیل بالاکوٹ کے گاؤں دمدر کے محلہ لاسی سے محمد صدیق ٹھاکر، حافظ محمد رفیق ٹھاکر نے ”مشن جھنگوی کیا ہے اور اس کے مقاصد کیا ہیں“ کے عنوان سے تحریر روانہ فرمائی ہے اور لکھتے ہیں کہ میرے پورے گاؤں کا تعلق سپاہ صحابہ سے ہے۔ ہم رسالے میں چھپنے والے انٹرویوز سے بہت محظوظ ہوتے ہیں۔ قائدین سے درخواست ہے کہ بلدیاتی الیکشن میں بھرپور حصہ لینے کا اعلان فرمائیں۔ مہربانی کرکے خالد جھنگوی اور طاہر جھنگوی نعت خواں کا انٹرویو ضرور شائع کریں۔

❁ کشمور سندھ سے محمد یوسف صدیقی نے ”بیچ تن پاک کے اصل قصہ“ کی حقیقت کے عنوان سے خوبصورت اور ایمان افروز تحریر بھیجی ہے۔ جو آئندہ کسی شمارے میں شائع کی جائے گی۔

❁ جامعہ رحمانیہ ہزرزدون کے طالب علم ہاشم دین ہاشمی بالاکوٹی نے ”الجہاد ماضی الی یوم القیامۃ“ کے عنوان سے خوبصورت تحریر روانہ فرمائی ہے۔

❁ وہاڑی سے محمد امین صفدر نے ”سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان“ کے عنوان سے تحریر روانہ فرمائی ہے۔

❁ جھنگ سے محمد ممتاز فاروقی نے ”آغا خانیت کے باطل عقائد و فاسد نظریات“ کے نام سے ایک تحریر بھیجی ہے۔

❁ رواٹ اسلام آباد سے محمد نجیب طارق نے ربیع الاول کی مناسبت سے ”خصائص النبیؐ“ کے عنوان سے تحریر بھیجی ہے۔ متحدہ مجلس عمل میں اہل تشیع کی شمولیت پر کڑی تنقید کی گئی ہے۔

❁ معروف صحافی و کالم نگار وسیم عباس قریشی ”ہمدردیاں غیر مسلموں کی.....“ کے عنوان سے تحریر روانہ فرمائی ہے۔ جس میں ایران کی پارلیمنٹ کی طرف سے حالیہ دنوں میں عورتوں کا موروثی حصہ مردوں کے برابر کا قانون پاس کرنے پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب بھی اسلام دشمن قوتوں کو مسلمانوں (بقیہ صفحہ 40 پر)

نگر نگر مشن ہمارا

سیرۃ کونین و شہادت کانفرنس

عظیم الشان تیسری سالانہ سیرۃ کونین و شہادت کانفرنس بمقام نور شید تحصیل بھاوریاں ضلع سرگودھا میں شان و شوکت سے ہوئی۔ قاری محمد اسماعیل کی تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا، نعتیہ کلام رانا عبدالرؤف خان اور مجاہد شہید نامی صحابہ نظم پیش کی، اس کے بعد مولانا محمد ریاض جھنگوی نے اپنے بیان میں کہا کہ عقائد درست ہوں تو سیرت نبوی پر عمل کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اس کے بعد وکیل اہلسنت مولانا رحمت اللہ تونسوی نے کہا کہ صحابہ کرامؓ کی زندگی سیرت نبوی کا عکس ہے اور جہاد ہمارے نبی کا طرۂ امتیاز ہے اور شہادت محبوب تمنا تھی اور اصحاب رسولؐ نے اس کو اللہ تعالیٰ سے مانگ مانگ کر حاصل کیا ہے اس کے بعد وکیل صحابہؓ قاصد حق نواز مولانا مسعود الرحمن عثمانی نے کہا صحابہ کرامؓ کی زندگی و سیرت کو اپنانا ضروری ہے، آخری خطاب سے مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ دشمنان اصحاب رسولؐ میدان میں آئیں ہم مقابلہ کے لئے تیار ہیں، مولانا محمد اکرم عابد قتیل الرحمن زبیری، حافظ ہارون قاسمی بھی شریک ہوئے، اس پروگرام کا اہتمام حافظ فہد منیر ہمرا چوہدری نصیر ہمرا نے کیا جو کہ شہید حافظ محمد ریاض ہمرا کے گھر والے ہیں، اس اجتماع میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے ہیں اور جگہ تنگ ہونے کے بعد گلیوں میں کھڑے ہو کر اور دیواروں پر بیٹھ کر اس پروگرام کو سماعت کرتے رہے آخر میں دعا مولانا محمد عالم طارق نے کرائی۔

قائدین کا دورہ صادق آباد

(محمد سلیم عباسی، نمائندہ خصوصی) حالیہ یوم عاشورہ کے دوران ملک بھر میں امن و امان خوش آئند ہے۔ اس میں کالعدم ملت اسلامیہ اور حکومت کے بہترین اقدامات و کردار کا بھی بڑا عنصر شامل ہے اب مزید صدر پرویز مشرف جرأت کر کے تمام مذہبی جلوسوں کو ہمیشہ کے لئے امام بارگاہوں تک محدود کر دیں۔ آغا خان بورڈ کے ساتھ پاکستان تعلیمی بورڈ کا الحاق نامنظور ہے، پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بلاتاخیر بحال ہونا چاہیے، امن کی خواہاں ملت اسلامیہ دہشت گرد جماعت نہیں ان خیالات کا اظہار کالعدم ملت اسلامیہ پاکستان کے صدر مولانا محمد احمد لدھیانوی مرکزی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں نے صادق آباد میں تحصیل صدر محمد امین مجاہد کی رہائش گاہ پر ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں کیا اس موقع پر ضلعی ملت اسلامیہ ملک عبدالحق، قاری عبدالمجید قاسمی، قاری عبدالرزاق قاسمی، محمد عمران قاسمی، محمد سلیم عباسی، استاد اللہ دتہ، حافظ امیر الدین، محمد علی رحمانی، ندیم معاویہ، محمد اکرم عباسی، محمد سلیم رحمانی بھی موجود تھے۔ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے کہا کہ گلگت اور سکردو میں اہلسنت کے افراد و رہنما عدم تحفظ کا شکار ہیں، حکومت فوری مکمل تحفظ و اقدام اٹھائے انہوں نے کہا کہ اہل تشیع اسلام، صحابہ کرامؓ اور پاکستان سے مخلص نہیں ہیں، یہ بات حالیہ واقعات گلگت و دیگر صوبوں میں مختلف جلوسوں اور احتجاجی پروگراموں میں بھی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے 1700 سو سے زائد علماء، طلباء، وکلاء اور کارکن شہید کر دیئے گئے، ابھی تک بڑی تعداد بے گناہ پابند سلاسل بھی ہے، ہم نے بیک وقت پینتالیس پینتالیس جنازے بھی اٹھائے۔ مولانا احمد لدھیانوی نے کہا ہم مستقل امن کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ حکومت کی طرف سے شیعہ مسلم تنازعہ کے خاتمے کے لئے بنائی گئی کمیٹی کے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد کے عنوان پر ندوہ، دارالعلوم دیوبند کا اتفاق بھی بڑی خوشخبری ہے۔ پاکستان میں تمام اہل سنت جماعتوں کا اتحاد بھی ناگزیر ہے۔

صحابہ دشمنی کی سزا

پنو عاقل شہر ضلع سکھر کی اہم تحصیل ہے اور اس شہر کو اندرون سندھ میں ایک خاص شہرت اور اہمیت حاصل ہے اور پورے شہر کے اندر پر امن مذہبی اور دینی فضا قائم ہونے کی وجہ سے اس شہر کا شمار سندھ کے پر امن شہروں میں ہوتا ہے، اس شہر کی اہمیت اور شہرت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر ایشیا کی سب سے بڑی فوجی چھاؤنی واقع ہے اور دینی اور مذہبی لحاظ سے یہاں علماء دیوبند کی عظیم دینی درسگاہ ہالیجی شریف واقع ہے اور علاقے کے اندر بڑی تعداد میں علماء دیوبند کی درسگاہیں آباد ہیں جن کی تعلیم و تدریس دور دور تک مشہور ہے۔

ہر سال محرم الحرام کے مہینے میں دوسرے شہروں کی طرح پنو عاقل میں بھی تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر مشتمل ایک امن کمیٹی قائم کی جاتی ہے۔ امن کمیٹی کے اجلاس میں اہلسنت و الجماعت کی جانب سے یہ مسئلہ اٹھایا گیا کہ اہل تشیع فرقے کی جانب سے پچھلے دو تین برسوں سے ان کی مجالس میں صحابہ کرامؓ پر اشارتاً تبرا کیا جاتا ہے مگر اہل تشیع تقیہ کر کے اپنا دفاع کرنے میں کامیاب ہو جاتے رہے ہیں، مگر اس مرتبہ اہلسنت والجماعت تعلقہ پنو عاقل کے مقامی علماء کرام نے محرم الحرام میں ان کی مجالس کی تقریریں ریکارڈ کروائیں، بالآخر 7 اور 10 محرم الحرام کو تعلقہ پنو عاقل کے نواحی علاقے گاؤں سلطان پور میں مقامی شیعہ ذاکر رسول بخش جونیجو (جو ایگریکلچر محکمے میں سرکاری ملازم ہے) نے ماتمی جلوس میں خلفاء ثلاثہؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ، سیدنا طلحہؓ، سیدنا زبیرؓ سمیت دیگر صحابہ کرامؓ پر صراحتاً تبرا کیا اور مجمع میں سے بھی شیعہ نوجوان نے صحابہ کرامؓ کے خلاف نعرہ بازی کی۔ جس کی بروقت اطلاع وہاں کے یونٹ کے عہدیدار مولانا منیر احمد انقلابی اور ان کے ساتھیوں نے اہلسنت و جماعت تعلقہ پنو عاقل کے عہدیداروں کو پہنچائی۔ یہ خبر سنتے ہی پورے علاقے میں غم و غصہ پھیل گیا اور اہل سنت والجماعت تعلقہ پنو عاقل کے صدر قاضی اعجاز احمد نے ہنگامی طور پر اجلاس بلایا جس میں تعلقہ کے دیگر عہدیدار مولانا امداد اللہ معاویہ، مولانا سیف اللہ صدیقی، مولانا عبدالخالق چاچڑ، مولانا عبدالشکور کھوہارو، جناب محمد اسلم حسینی اور غلام سرور فاروقی سمیت بڑی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی، جس میں طے کیا گیا کہ ملزموں کی گرفتاری تک تمام کارکنوں کی طرف سے کینٹ تھانے کا احتجاجی گھیراؤ اور دھرنا دیا جائے گا۔ صبح ہوتے ہی تمام کارکن جامع مسجد اقصیٰ پنو عاقل میں جمع ہو گئے اور اہلسنت والجماعت ضلع سکھر کے صدر مولانا عبدالرزاق حیدری، پیر ہدایت اللہ ہالیجی، تعلقہ عہدیدار قاضی اعجاز احمد، مولانا امداد اللہ معاویہ مولانا سیف اللہ صدیقی، مولانا عبدالخالق چاچڑ مولانا عبدالشکور کھوہارو کی قیادت میں تھانے کا گھیراؤ اور احتجاجی دھرنا دیا جو ملزموں کے خلاف FIR درج نہ ہونے تک مسلسل آٹھ گھنٹے جاری رہا، اس دوران اہلسنت والجماعت پاکستان سندھ کے قائد مولانا بدرالدین حسینی نے بھی احتجاجی دھرنے میں شرکت کی اور انتظامیہ کی ہٹ دھرمی اور رویے سے قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ علی شیر حیدری کو آگاہ کیا علامہ علی شیر حیدری نے مرکز میں جانشین اعظم طارق شہید مولانا محمد

احمد لدھیانوی سے رابطہ کیا اور پھر حضرت لدھیانوی صاحب نے وفاقی وزیر سے رابطہ کر کے اُن کو معاہدہ یاد دلایا جو انہوں نے محرم الحرام سے پہلے امن کے سلسلے میں سپاہ صحابہؓ کی قیادت سے کیا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر محرم الحرام کے دوران پورے ملک میں کہیں پر بھی اہل تشیع کی جانب سے صحابہ کرامؓ پر اشارتاً، کنایۃً یا صراحۃً تبراء کیا گیا تو آپ کی جماعت اس پر ملزموں کے خلاف ڈائریکٹ ایکشن نہ لے ہم خود اُن ملزموں کے خلاف قانونی کاروائی کریں گے جس پر وزیر داخلہ نے فوری ایکشن لیتے ہوئے سندھ کے I.G سے بات کی اور فوری طور پر F.I.R درج کر کے ملزموں کے خلاف ایکشن لینے کا آرڈر کیا۔ آخر کار S.H.O نے آڈیو کیسٹ سننے کے بعد ملعون شیعہ ذاکر رسول بخش جونیجو اور ریاض ساجد، اعجاز ساجد، حاکم ساجد، نثار ساجد اور ان کے دیگر ساتھیوں سمیت 100 سے زائد لوگوں کے خلاف دفعہ 295 اور (a) 298 کے تحت ایف آئی آر درج کی۔ F.I.R درج ہونے سے پہلے کچھ مصلحت پسند مولوی حضرات تھانے میں پہنچ گئے اور اہلسنت والجماعت کی مقامی قیادت کو کہا کہ وہ احتجاجی دھرنا چھوڑ کر اہل تشیع سے کچھ صلح وصفائی کرلیں مگر علماء حق ہمیشہ کی طرح باطل کے سامنے ڈٹ گئے۔ بقول امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کے جو لوگ ہمیں شیعوں سے اتحاد اور مصلحت پسندی کا درس دیتے ہیں حقیقت میں یہ مولوی اندر سے رافضی ہوتے ہیں۔ انہوں نے سنیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہوتا ہے۔

دورہ کے بعد سندھ کی عظیم دینی درسگاہ ہالیجی شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجی نے اہلسنت والجماعت کی ضلعی اور تعلقہ کی مقامی قیادت کو درسگاہ پر بلایا اور اُن کو مکمل طور پر ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ایسے ذاکر کی جرأت جو صحابہ کرامؓ جیسی مقدس شخصیات کے خلاف بھونکے ہم ایسے شخص کا وجود کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے اور اپنی طرف سے 500 روپے بطور چندہ بھی دیتے ہوئے کہا کہ آپ ان کے خلاف مکمل قانونی جدوجہد اور تحریک چلائیں اور کہا باقاعدہ طور پر جب تک انتظامیہ ملزموں کو کیفرِ کردار تک نہیں پہنچاتی اُس وقت تک آپ حضرات ان کے خلاف احتجاجی جلوس اور مظاہرے کرتے رہیں اور اپنے بھائی مولانا عبدالقیوم ہالیجی جو جمعیت علماء اسلام ضلع سکھر کے امیر ہیں کو تاکید کرتے ہوئے کہا کہ جہاں بھی اہلسنت والجماعت والے آپ کو احتجاجی جلسے یا مظاہرے میں بلائیں اس میں شرکت کریں اور مکمل تعاون کریں۔ (رپورٹ: رانا مقبول احمد ضلع سکھر)

سیرۃ النبیؐ کانفرنس اوکاڑہ

اوکاڑہ (منشی محمد یونس، نمائندہ خصوصی) چک 53/2-L اوکاڑہ میں 4 مئی کو سیرۃ النبیؐ کانفرنس ہوئی۔ جس میں ملت اسلامیہ کے مرکزی رہنما ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں، مولانا عبدالخالق رحمانی نے سیرت النبیؐ پر ایمان افروز بیانات کئے۔ معروف نعت خواں صفی اللہ بٹ نے اپنے مخصوص انداز میں نعتیہ کلام پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری اسحاق غازی صاحب نے انجام دیئے۔

نوٹ: مخالف فرقہ نے جلسہ روکنے کی بھرپور کوشش کی لیکن الحمدللہ رب العزت کی مدد اور ساتھیوں کی کوشش سے جلسہ انتہائی کامیاب ہوا۔

ماتمی ماتم بھول گئے

(محمد عثمان مجاہد، نمائندہ خصوصی) 7 محرم الحرام کو رافضیوں کا ماتمی جلوس گزرتا ہے ان کا مسلمانوں سے ایک معاہدہ تھا کہ جلوس شہر سے تقریباً دو کلومیٹر دور رہے گا لیکن رافضیت ہر سال زور لگاتی ہے کہ کسی طرح ہم شہر میں داخل ہو جائیں اور پھر آہستہ آہستہ گلیوں میں لیکن الحمدللہ رافضیت کا یہ خواب آج تک پورا نہیں ہوا اور نہ ہی ان شاءاللہ آئندہ ہوگا۔ اس دفعہ شیعوں کا پختہ ارادہ تھا کہ ہم معاہدہ توڑ کر پلی (معاہدہ کے درمیان پلی ہے) کراس کر کے ہم دم لیں گے۔ کیونکہ یہاں زمیندار، ناظم، نائب ناظم تحصیل ناظم سب کے سرپرست رافضی ہیں۔ سات محرم کو مسلم نوجوان ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور لائحہ عمل بنایا اور پھر محلہ کے بزرگوں نے امن کی درخواست انتظامیہ کے نام لکھ کر دی۔ جس میں تحریر تھا کہ اہل تشیع اور مسلمانوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ موجود ہے، لہٰذا اس پر لفظ بہ لفظ عمل کرایا جائے اور رافضی اپنی حدود میں رہیں۔ معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے ماتم کریں۔ جب محلہ کے بزرگ وہ درخواست لے کر انتظامیہ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پڑھے بغیر درخواست پھاڑ کر پھینک دی اور پوری جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ جلوس کا معاہدہ شہر تک ہے۔ لہٰذا ہم اپنی پوری میعاد تک جائیں گے۔ جب مسلم نوجوانوں نے دیکھا کہ پولیس بھی ان کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور درخواست سے بھی کوئی کام نہ بنا تو نوجوان جذبات میں آ گئے۔ جونہی ماتمی جلوس پلی کراس کرتے ہوئے آگے بڑھا تو مسلمان نوجوان میدان کارزار میں اتر پڑے بچوں نے ہاتھوں میں اینٹیں نوجوانوں نے ڈنڈے اٹھالئے اور جلوس کی طرف بڑھنے لگے۔ اچانک پولیس والے سامنے آئے تو نوجوانوں نے پولیس والوں کو دھکے دے کر ایک طرف کیا اور جلوس کی طرف بڑھے، حیرت انگیز منظر تھا ادھر ہزاروں کا مجمع اور ادھر صحابہ کرامؓ کے چند سپاہی آسمان دنگ ہے ہوا سادھے ہوئے ہیں، پرندے چہکنا بھول گئے کہ آج کیا ہونے والا ہے، رافضیت نوجوانوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ماتم بھول گئی اور پھر کیا تھا اللہ کی مدد نوجوانوں کی محنت اور صحابہ کرامؓ کی کرامت کہ رافضیت الٹے قدموں سے پیچھے ہٹتی چلی گئی اور پلی سے دس قدم دور کھڑے ہو گئی اور ادھر سے چند نوجوانوں نے ایس پی ڈی ایس پی تک فون کالوں کا تانتا باندھ دیا کہ حالات بالکل خراب ہیں، علاقہ کا SHO صرف چار سپاہیوں کے ساتھ جو کنٹرول سے باہر ہیں تقریباً دس منٹ میں ڈی ایس پی مع پورے خان گڑھ پہنچا۔ حالات کنٹرول کئے، رافضیت کو معاہدہ پر برقرار رکھا اور مسلم نوجوانوں سے معذرت کی اس کے بعد قائد ملت اسلامیہ علامہ احمد لدھیانوی نے فون پر خان گڑھ والوں کو مبارکباد پیش کی۔

دعائے صحت کی اپیل

جامعہ اشاعت القرآن حضرو کے شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالسلام عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ قارئین خلافت راشدہ سے حضرت کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منجانب: ممتاز راٹھور)

دعائے صحت کی اپیل

کوریاں (فیصل آباد) ملک محمد یعقوب ملک محمد طارق کے والد محترم ملک علم دین گذشتہ دنوں ٹریفک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے ہیں۔ قارئین خلافت راشدہ سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

دعائے مغفرت

مولانا حبیب الرحمٰن صدیقی صدر ملت اسلامیہ فیصل آباد کی قریبی عزیزہ اور ماسٹر محمد فاروق کی اہلیہ ایک حادثہ میں وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ جماعت سے بہت زیادہ محبت کرتی تھیں۔ تمام قارئین خلافت راشدہ سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

CamScanner

ماہنامہ خلافت راشدہ کے ایجنسی ہولڈرز

ماہنامہ خلافت راشدہ اور اشاعت المعارف کی تمام کتابیں، کیلنڈر، ڈائری، جنتری اور سٹیکرز حاصل کرنے کیلئے درج ذیل ایجنسی ہولڈرز سے رابطہ کریں۔ ان شہروں کے علاوہ ایجنسی کے خواہشمند دفتر خلافت راشدہ رابطہ کریں

بھکر	**دریا خان**	**احمد پور سیال**	**ڈگری**	**جھمٹ**	**خان پور**	**انبار**	**سمندری**
محمد اکرم فاروق c/o عوامی پنسار سٹور پرانی سبزی منڈی	محمد اکرم فاروق نزد مسجد علی اصغر محلہ شتابیہ	محمد الیاس میو محلہ شمس آباد	حافظ محمد رمضان معرفت سلیم جنرل سٹور	عثمان حیدر دکاندار بمقام جھمٹ، اٹک	محمد اکرم السعید کریانہ سٹور شاہی بازار، خان پور	محمد جان ورکشاپ والے بمقام [illegible]، اٹک	فاروقی کیسٹ ہاؤس بخاری چوک
بہاولپور	**کامل پور موسیٰ**	**داجل**	**حضرو**	**چنیوٹ**	**کھاروشاہ**	**اٹک**	**فاضل پور**
محمد مصطفی، السلم کتب خانہ [illegible]	ابوالطیب مسعود احمد گاؤں کامل پور موسیٰ	صابر حسین [illegible]	ممتاز خان [illegible] اشاعت القرآن [illegible]	محمد سعید مسجد ابوبکر صدیق [illegible] روڈ	[illegible]	[illegible] 266/R [illegible]	[illegible] c/o [illegible]
کنڈیارو	**نوشہرو فیروز**	**گمبٹ**	**بھریا روڈ**	**خان پور**	**راجن پور**	**بیت ہزار خان**	**باھتر**
[illegible]	حافظ [illegible] c/o [illegible]	[illegible]	حافظ [illegible] c/o [illegible]	[illegible] c/o [illegible]	ملک لطف الرحمن [illegible] کتاب گھر [illegible]	[illegible] c/o [illegible]	ممتاز خان بلال مسجد لاری اڈہ باھتر
ڈیرہ غازی خان	**میرواہ گورچانی**	**ملھوالی**	**تاجہ باجہ**	**غورغشتی**	**صادق آباد**	**ڈیرہ اسماعیل خان**	**ڈھنگ**
[illegible]	[illegible]	[illegible]	محمد سلیمان [illegible] گاؤں [illegible]	محمد یاسر بن تاج محلہ جہان بانڈہ، غورغشتی	محمد زبیر عثمانی c/o عمران کریانہ سٹور، گلشن عزیز آباد	[illegible] کیسٹ ہاؤس [illegible]	رانا خالد حیات بسم اللہ بازار [illegible]
شکرگڑھ	**سرائے عالمگیر**	**ٹوبہ ٹیک سنگھ**	**دمے والا**	**لودھراں**	**فورٹ عباس**	**کوٹلہ جام**	**گوجر خان**
[illegible]	حافظ خالد حافظ [illegible] روڈ	محمد امین ملک [illegible] ریلوے پھاٹک	شفاء اللہ خان میڈیکل سٹور [illegible] تحصیل [illegible]	[illegible]	محمد شفیع محسن [illegible]	[illegible] کوٹلہ جام تحصیل [illegible]	[illegible]
جابہ	**خوشاب**	**ہارون آباد**	**عارف والا**	**ٹھیڑی**	**خیرپور میرس**	**وہاڑی**	**چیچہ وطنی**
مولوی محمد اسحاق جامع مسجد ختم نبوت جابہ	حافظ محمد اسماعیل صدیقی مدنی کتب خانہ، لاری اڈہ	مشکور احمد علی معاویہ پی بی او مدینہ کالونی	حافظ [illegible] دارالعلوم صدیقیہ [illegible] آباد	معروف احمد یسین القدوس بیکرز، خیرپور	حافظ محمد طاہر [illegible] مسجد، چوڑی گر بازار	[illegible]	قاری محمد افضل فاروقیہ مسجد [illegible] گلی نمبر 16
تونسہ شریف	**بٹ گرام**	**احمد پور شرقیہ**	**جیکب آباد**	**پریالو**	**ملتان**	**سمبڑیال**	**اوگی**
[illegible] نیوز ایجنسی، کالج روڈ	ضیاء الرحمن فاروقی [illegible] کریانہ سٹور، سعید مارکیٹ	[illegible]	صوفی علی اکبر حیدری c/o [illegible]	نظام الدین یسین شاہی بازار، پریالو	[illegible]	ناصر بک سنٹر، سمبڑیال سیالکوٹ	حافظ [illegible] c/o [illegible]
ہالہ	**بہاولنگر**	**میرپور خاص**	**تھل حمزہ**	**ٹنڈو آدم**	**مٹھہ ٹوانہ**	**مانسہرہ**	**کوٹلہ ارب علی خان**
حافظ محمد عرفان معاویہ c/o [illegible]	[illegible] c/o [illegible]	حافظ [illegible] مدنی مسجد [illegible]	جمیل احمد شاہ اسلامی کیسٹ ہاؤس، تھل حمزہ	[illegible] فاروقی c/o [illegible]	ماسٹر محمد معاویہ محلہ قاضیانوالہ، مٹھہ ٹوانہ	[illegible]	قاری محمد [illegible]
اڈہ گجرات	**شیخوپورہ**	**موسیٰ زئی**	**کبیر والا**	**عبدالحکیم**	**خان گڑھ**	**حاصل پور**	**بہادر پور**
حافظ بشیر احمد خلیل میڈیکل سٹور اڈہ گجرات	حسان اکبر گیلانی جامعہ فاروقیہ شرقپور روڈ	محمد عابد گاؤں موسیٰ زئی پشاور	مکتبہ خلافت راشدہ نزد ڈی ایس پی آفس	محمد عرفان احمد معاویہ [illegible]	مولانا عبدالرشید بلال دینی درسگاہ خان گڑھ	[illegible]	اسامہ میڈیکل سٹور، بہادر پور
نواب شاہ	**رتو ڈیرو**	**ڈوگہ تھال**	**کروڑ لعل عیسن**	**سنانواں**	**شہر سلطان**	**مظفر آباد**	**شہداد کوٹ**
[illegible] مارکیٹ [illegible] نمبر 2	حسین احمد [illegible] آزاد [illegible]	قاری احسان الحق شاہ خطیب مسجد صدیق اکبر [illegible]	احمد جاوید c/o یوسف شاپ [illegible]	محمد بلال [illegible]	شفیق الرحمن مغل کلاس ہاؤس [illegible] شہر سلطان	راجہ محمد یاسر عوامی جنرل سٹور [illegible] مارکیٹ	حافظ محمد [illegible] صدیقی مدرسہ صدیق [illegible] شہدادکوٹ
ایبٹ آباد	**جھنگ**	**دیپال پور**	**چترال**	**پسرور**	**ڈیرہ اللہ یار**	**سرگودھا**	**خانیوال**
محمد حنیف [illegible]	حافظ بشیر احمد تقویٰ مسجد جھنگ سٹی	ارشاد اللہ تاج دین [illegible] صدیقی چوک	فضل محمد [illegible] اتالیق مارکیٹ، شاہی بازار	حافظ محمد [illegible]	[illegible]	[illegible] مکان نمبر 258 [illegible]	طاہر [illegible] کچہری بازار
جلہ جیم	**کوہلو**	**فیروز وٹواں**	**اوکاڑہ**	**پنو عاقل**	**لودھراں**	**نوشہرہ**	**خضدار**
مولوی محمد سلیم جلوی ادارہ [illegible] القرآن ٹرسٹ، جلہ جیم	سید عبدالباری c/o محمد اقبال [illegible] پوسٹ ماسٹر	عبدالرزاق معرفت عبدالرشید [illegible] کلاتھ ہاؤس، مین بازار	منشی محمد یونس چک نمبر 53/2-L شمشاد کالونی	حافظ غلام سرور فاروقی الفاروق مسجد، شاہی بازار	[illegible] c/o [illegible] پوسٹ بکس 54	قاری اعجاز احمد c/o زکریا دواخانہ نزد مسجد [illegible]	عبداللطیف فاروقی c/o مکتبہ [illegible]
	ظاہر پیر	**اڈہ ہمت**	**دھیر کوٹ**	**شجاع آباد**	**ٹیکسلا**	**چکوال**	
	راشد معاویہ مدرسہ عربیہ احیاء العلوم	محمد یوسف مجاہد اڈہ ہمت [illegible] روڈ	مولوی ضیاء الرحمن [illegible] روڈ	عبداللطیف فاروقی c/o قاری [illegible]	[illegible] مکتبہ قاسم العلوم [illegible]	محبوب فوٹو سٹیٹ تحصیل چوک	

چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو

خلافت راشدہ | محمد پیغمبر ﷺ | یا اللہ مدد | صحابہؓ رہبر | حق چار یار

حب صحابہؓ | بغض صحابہؓ

5 جون 2005 بروز اتوار بعد از نماز مغرب انشاءاللہ بمقام چرچ گراؤنڈ جھنگ صدر

زیر صدارت
شیخ حاکم علی
سابق صوبائی وزیر

زیر نگرانی
عبدالغفور جھنگوی
آف جھنگ

تاریخ ساز عظیم الشان

یک روزہ دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کانفرنس

قائد اہلسنت وکیل صحابہؓ
حضرت علامہ مولانا **محمد احمد لدھیانوی** مدظلہ
آف کمالیہ

جانشین فاروقی شہید پاسبان مشن جھنگوی
استاذ المناظرین
حضرت علامہ **علی شیر حیدری** مدظلہ
مدیر جامعہ حیدریہ خیرپور سندھ

حضرت مولانا **خلیفہ عبدالقیوم** مدظلہ

ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا **محمد عالم طارق** مدظلہ
وکیل صحابہؓ

ڈاکٹر **خادم حسین ڈھلوں** مدظلہ
جہانیاں

اس کے علاوہ ملک کے ممتاز علماء کرام، مذہبی سکالر، دانشور، صحافی اور وکلاء شرکت کریں گے۔

منجانب
خلافت راشدہ ٹرسٹ

چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو ☆ چلو چلو جھنگ چلو

041-640024